

خواتین کی نماز

مع

ادبی اخلاقی و عصری مسائل



محمد عتیق سعید

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد

خواتین کی نماز

مع

ادبی اخلاقی و عصری مسائل

مؤلف:

محمد عتیق سعید

مدرس دارالعلوم نوریہ رضویہ فیصل آباد

مکتبہ نوریہ رضویہ ۰ گلبرگ اے ۰ فیصل آباد

گلبرگ اے فیصل آباد فون: 041-2626046

نام کتاب	....	خواتین کی نماز (حصہ اوّل) (بمع ادبی و اخلاقی و عصری مسائل)
مؤلف	....	محمد عتیق سعید (مدرس دارالعلوم نوریہ رضویہ فیصل آباد)
تصحیح	....	مولانا مفتی محمد شہباز القادری (مفتی دارالعلوم نوریہ رضویہ فیصل آباد)
		پروفیسر سیّدہ کلثوم اختر گورنمنٹ کالج برائے خواتین۔ ایم اے عربی (پی ایچ ڈی)
کمپوزنگ	....	الحسین کمپوزنگ سنٹر لاہور
صفحات	....	۹۳
اشاعت	....	جون ۲۰۰۷ء
تعداد	....	۱۱۰۰
مطبع	....	اشتیاق اے مشاق پرنٹرز لاہور
ناشر	....	مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد
قیمت	....	روپے

ملنے کے پتے

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

گنج بخش روڈ، لاہور فون: 7313885

مکتبہ نوریہ رضویہ

گلبرگ-A فیصل آباد فون: 2626046

فہرست مضامین

انتساب

استاذی المکرّم حضرت علامہ سیّد ہدایت رسول قادری (مہتمم دارالعلوم نوریہ رضویہ)
فیصل آباد
استاذی المکرّم حضرت مولانا قاری محمد صدیق قادری (ناظم اعلیٰ دارالعلوم نوریہ رضویہ)
وجمیع اساتذۂ کرام کہ جن کی محبتوں اور شفقتوں اور علمی وعملی اخلاقی وروحانی صحبتوں میں پرورش پاکر اس ادنیٰ کاوش کی قابلیت عطا ہوئی اور اپنے ان والدین کے نام جنہوں نے اس مرکز سادات کو زانوئے تلمذ طے کروانے کے لئے منتخب کیا۔

گر قبول افتد زہے عز وشرف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فقہ کی تعریف

لغوی اعتبار سے فقہ کا معنی ہے۔ اَلْفَتْحُ وَالشَّقُّ۔ کھولنا اور شق کرنا (واضح کرنا)

عام فقہاء کی اصطلاح میں فقہ کا معنی اَلْعِلْمُ بِالْاَحْکَامِ الشَّرعِیَّۃِ عَنْ اَدِلَّتِھَا التَّفْصِیْلِیَّۃِ (توضیح)

احکامِ شرعیہ کو تفصیلی دلائل کے ذریعے معلوم کرنا۔ فقہ ہے۔

یاد رہے کہ فقہ کا فن کوئی عقلی علوم وفنون کی طرح خود ساختہ نہیں بلکہ قرآن وحدیث میں اس کی بنیاد موجود ہے فقہ اور قرآن کا تعلق اتنا گہرا ہے کہ ''فقہ کا لفظ'' بھی قرآن ہی سے لیا گیا۔

فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَۃٍ مِّنْھُمْ طَآئِفَۃٌ لِّیَتَفَقَّھُوْا فِی الدِّیْنِ (پ۱۱ع۴)

ایسا کیوں نہ ہو کہ مؤمنین کے ہر طبقے سے ایک جماعت نکلے تاکہ دین میں تفقہ حاصل کرے۔

وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا ط (پ۳ع۵)

جو حکمت دیا گیا وہ خیر کثیر سے مالا مال ہوا۔

حدیث مبارکہ کی رُو سے۔ ارشادِ محبوب خدا ہے:

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ (بخاری شریف)

اللہ تعالیٰ جس کے بارے میں خیر کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں تفقہ عطا فرماتا ہے۔

اِنَّ رِجَالًا یَّأْتُوْنَکُمْ مِنَ الْاَرْضِ یَتَفَقَّھُوْنَ فِی الدِّیْنِ فَاِذَا اَتَوْکُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِھِمْ خَیْرًا

(کتاب العلم۔ مشکوٰۃ شریف)

کہ زمین کے مختلف خطوں سے لوگ تمہارے پاس آئیں گے تاکہ دین میں تفقہ حاصل کریں۔ جب وہ تم سے ملیں تو تم انہیں خیر کی وصیت کرنا۔

فقہ کی ضرورت واہمیت

فقہ کی ضرورت اسی طرح ہے جیسے پانی کے لئے پیالے کی ضرورت۔ مصدر احکام اور منبع قانون ہونے کی حیثیت سے قرآن وحدیث ہی اصل ہیں۔ قانون وضع کرنے اور بنانے کا حق اللہ اور اس کے رسول کا ہے۔ لیکن زندگی کے بیشمار احوال وظروف میں شریعت کا حکم معلوم کرنے کے لئے قرآن وحدیث کے علاوہ بھی کسی اور چیز کی ضرورت ہے اور اسی شے کا نام "فقہ" ہے۔ فقہ ان مسائل وجزئیات کے مجموعہ کا نام ہے جو ایک مسلمان کو اپنی شخصی زندگی میں پیش آتے ہیں اور ان مسائل کو آئمہ ومجتہدین نے قرآن وحدیث کے اصول وکلیات سے اخذ کیا ہے۔ زندگی میں پیش آنے والے مسائل سے ہر بندہ واقف نہیں اس لئے حکم خدا ہے "فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَاتَعْلَمُوْنَ" کہ مسئلے کا علم نہیں تو علم والوں سے پوچھ لو۔ چونکہ علم کا حاصل کرنا ہر مرد وعورت پر فرض ہے۔ "اَلْعِلْمُ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَةٍ" اس فرضیت سے مراد ضروریاتِ دین کا سمجھنا ہے۔ یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، نکاح، طلاق، حق مہر، رضاعت، میراث وغیرھا، ان مسائل کا معلوم کرنا مرد کے ساتھ ساتھ عورت کا بھی فرض ہے۔

انتباہ: آج اس پُرفتن اور بے عملی کے دور میں مرد کے ساتھ ساتھ عورت کی تربیت زیادہ ضرورت کی حامل ہے کیونکہ عورت کی گود اولاد کی پہلی درسگاہ ہے۔ اسی گود سے پلنے والے وقت کے امام ومجتہد بنے، غوث وقطب کے درجے کو پہنچے۔ اگر اولین درسگاہ ہی جہالت خانہ ہو تو پھر امام تو کجا شاید والدین کے لئے تاجِ عظمت بھی نہ بنے ہمارے ہاں نوبت باین جارسید کہ ماں اپنی بیٹی کی پرورش تو کرتی ہے لیکن تربیت کی بے انتہا کمی ہے۔

کتنی بیٹیاں ہیں کہ انہیں خلعتِ عروس سے سجایا تو جاتا ہے لیکن طہارت ونفاست کے احکام سے بالکل عاری۔

انہیں رخصت کرتے وقت قرآن کریم کا تحفہ تو دیا جاتا ہے لیکن معانی ومطالب سے بے بہرہ۔

انہیں شوہر کے نکاح کے بندھن میں باندھ تو دیا جاتا ہے لیکن حق مہر جیسے عظیم حق تک نہیں جانتی۔
انہیں خاندانی رسم و رواج میں مستحکم تو کیا جاتا ہے لیکن شریعت مطہرہ کی تعلیم دے کر زمانے کی قبیح عادات سے آزاد نہیں کیا جاتا۔ یہ کس کا قصور ہے ہاں والدین کا، اگر خود تعلیم نہیں تو کم از کم اولاد کی دینی تعلیم سے تربیت کو اوّل فریضہ سمجھا جائے۔ تا کہ خود بھی اور اولاد بھی دنیا و آخرت میں سرخرو ہو سکے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہمارا دین ''اسلام ہے'' اور ہم مسلمان ہیں اور ہمارا مذہب اہل السنۃ والجماعۃ ہے مسلکاً حنفی ہیں۔

یاد رہے کہ دین اسلام کے مسائل دو قسم کے ہیں۔(۱) اعتقادی (۲) عملی

عقائد: عقیدہ کی جمع ہے اس سے مراد کہ صرف حکم خدا و رسول کو دل و جان سے مان لینا اور زبان سے اقرار کر لینا ہے۔ جیسے توحید و رسالت، جنت و دوزخ، قبر و حشر ان تمام کو دل و جان سے تسلیم کرنا عقیدہ کہلاتا ہے۔

اعمال: سے مراد کہ دل و زبان سے تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ کچھ کرنا یا نہ کرنا بھی ضروری ہے یعنی تمام اوامر و نواہی کو حکم شرع کے مطابق قبول کرنا اور بعد میں کسی پر عمل کرنا ضروری اور کسی پر نہ کرنا ضروری ہو لیکن یاد رہے کہ درخت کی شاخیں جڑ کے ساتھ قائم ہوتی ہیں۔ جڑ مضبوط ہے تو شاخیں بھی مضبوط اسی طرح عقائد جڑیں ہیں اور اعمال شاخیں ہیں تو پھر عقائد کے درست نہ رہنے یا بگڑ جانے سے اعمال بھی ضائع ہو جاتے ہیں۔ ''مقولہ مشہور ہے کہ بندہ برتن سے وہی انڈیلے گا جو برتن کے اندر ہوگا۔ اس لئے اعمال سے پہلے عقائد کا صحیح و درست ہونا بے حد ضروری ہے۔

یاد رہے کہ ''عقائد اور اعمال'' کی آگے پانچ پانچ اقسام ہیں۔

عقائد کی اقسام: ایمان باللہ، ایمان بالرسلؑ، ایمان بالملائکۃ، ایمان بالکتب اور ایمان بالقدر۔ ان تمام اقسام کو ''ارکان ایمان'' کہا جاتا ہے۔

یہ وہ چیزیں ہیں جن کو صرف اور صرف دل و جان سے تسلیم کرنا اور زبان سے صرف اقرار کرنا ہے۔ عمل ضروری نہیں۔

دوسری اعمال کی اقسام: کلمہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج۔ ان کو ارکانِ اسلام کہا جاتا ہے۔ ان پر ایمان رکھنے کے ساتھ اعضاء جسمانیہ سے ادا کرنا بھی ضروری ہے۔

ارکانِ ایمان کا اجمالی تعارف

جیسے کہ عقیدہ کی تعریف میں بیان ہو چکا کہ عقائد جڑ کی مانند اور اعمال شاخوں کی طرح ہیں۔ اگر جڑ مضبوط نہ ہو یا کٹ جائے تو شاخیں بھی ختم ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح عقائد کمزور ہوں یا بگڑ جائیں تو اعمال بھی اکارت ہو جاتے ہیں۔ اس زمانے میں قسم قسم کے عقائد کی بنا پر طرح طرح کے فرقے پیدا ہو چکے ہیں اور پیدا ہو رہے ہیں اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے۔ کیونکہ حدیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ بنی اسرائیل کے بہتر (72) فرقے تھے مسلمانوں (امتِ مسلمہ) میں (73) ہوں گے ایک فرقے کے علاوہ باقی سب دوزخی ہوں گے اور ایک جنتی فرقہ وہ جس کے بارے حضور مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ فرقۂ ناجی (جنتی فرقہ) وہ ہوگا جو (اس راہ پر چلے) جس پر میں اور میرے صحابہ ہوں گے۔

دیگر محدثین اور ائمہ عظام کی تحریرات کے ساتھ ساتھ علامہ طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اہل سنت و جماعت کے علاوہ سب دوزخی، بدعتی اور ناری ہیں۔ (اس لئے دخترانِ اسلام ہمارے ایمان اور نجات کا دارومدار اسی پر ہے کہ اپنی زندگی عقائد اہل سنت پر پہاڑ کی مضبوطی کی طرح وقف کر دیں تاکہ ہم سب کا خاتمہ بالخیر ہو)

(۱) ایمان باللہ: یہ کائنات ارض وسماء نہ ہمیشہ سے ہے نہ ہمیشہ رہے گی یہ کسی وقت فنا ہو جائے گی۔ ان سب کو کوئی پیدا کرنے والا ہے اور وہی اسے فنا کرے گا۔ اسی ذات پاک کا نام ''اللہ'' ہے وہ ازل سے ہے ابد تک رہے گا۔ سب اس کے محتاج وہ کسی کا محتاج نہیں، وہ زندہ ہے ہمیشہ زندہ رہے گا، زندگی و موت اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ وہی عبادت کا حقدار ہے۔ وحدہٗ لاشریک ہے۔ اس کا کوئی ہم پلہ، ہم سَر نہیں۔ وہ سب پر مہربان ہے، لیکن اس کی گرفت اور پکڑ بہت سخت ہے۔ عذاب وثواب دینے والا ہے وہ مسلمانوں کو آخرت میں جنت عطا فرمائے گا اور کافروں، منکروں، گمراہوں کو دوزخ میں جھونکے گا۔

مسئلہ: ان تمام باتوں پر ایمان رکھنا، سچے دل سے قبول کر لینا مسلمان کے لئے ضروری ہے ورنہ وہ کافر ہوگا۔

(۲) ایمان بالرسل: چونکہ بندے اللہ تعالیٰ کی ذات کو نہ دیکھ سکتے ہیں نہ خود بخود اس کا پیغام و حکم سن سکتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے کچھ خاص الخاص بندوں کو وحی کے ذریعے اپنا پیغام دے کر بندوں کی طرف بھیجا تاکہ لوگ اللہ تعالیٰ کے احکام و پیغامات کو سن کر اور سمجھ کر عمل کریں۔ ان انسانوں میں سے خاص بندوں کو "نبی" کہتے ہیں۔ تمام انبیاء کا گھرانہ، خاندان اعلیٰ، چال چلن بہترین، عقل اور سمجھ تمام انسانوں سے اعلیٰ، ہر نبی اور رسول پیدائشی معصوم۔ تمام گناہوں اور عیوب سے پاک و منزہ ہے۔

مسئلہ: نبی اور رسول ہونا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہے، کوئی شخص اپنی محنت و عبادت سے ہرگز نبی و رسول نہیں بن سکتا۔

مسئلہ: ہر نبی و رسول نفس نبوت میں برابر ہیں لیکن درجہ و فضیلت میں بعض بعض سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ قرآن و حدیث سے یہ فضیلت ثابت ہے۔ "ولقد فضلنا بعض النبین" اور ہم نے بعض نبیوں کو فضیلت عطا فرمائی ہے۔ "تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض" یہی وہ رسول ہیں جن میں سے بعض کو بعض پر ہم نے فضیلت عطا فرمائی۔ لیکن ہم کو یہ علم نہیں کہ کون کس سے افضل ہے؟ مگر حضور مکرم ﷺ کی تمام انبیاء و رسل سے افضلیت قرآن و حدیث اور اجماع امت سے ثابت ہے اور آپ کا خاتم النبین ہونا، شب معراج جسمانی معراج عطا ہونا، شافع محشر ہونا، تمام نبیوں کی طرح آپ کا قبر انور میں زندہ ہونا ثابت ہے اور ان پر ایمان رکھنا عقائد میں سے ہے۔

مسئلہ: نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کسی قول، فعل، آپ کی کسی سنت، کسی عادت، یا آپ کے لباس کو حقیر سمجھنا کفر ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے نائب مطلق اور محبوبِ اعظم ہیں۔ آپ سے، آپ کی آل اولاد سے اور تمام صحابہ اکرام سے محبت و عقیدت رکھنا لازم ہے۔

(۳) ایمان بالکتب: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے بہت سی کتابیں اپنے رسولوں پر اتاری ہیں۔ یہ تمام کتابیں سچی ہیں۔ کل آسمانی صحائف اور کتب کی تعداد ایک سو چار ہے۔ جن میں سے چار کتابیں بہت مشہور ہیں:

۱۔ توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

۲۔ زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
۳۔ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔
۴۔ قرآن مجید حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا۔

مسئلہ: تمام کتابوں پر ایمان رکھنا ضروری ہے لیکن عمل صرف قرآن کریم پر ہوگا کیونکہ ہر کتاب ایک وقت کے لئے خاص تھی دوسری کتاب کے نازل ہونے تک اس پر عمل ہوتا تھا اس لئے جب قرآن کریم نازل ہوا تو دوسری تمام کتابوں پر عمل متروک ہو چکا ہے۔

مسئلہ: قرآن مجید (۲۳) سال کی مدت میں تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا۔

(۴) ایمان بالملائکۃ: فرشتے اللہ تعالیٰ کی ایک نورانی مخلوق ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے نور سے پیدا فرمایا۔ ان کو یہ طاقت دی ہے جو شکل چاہیں بن جائیں۔ کبھی انسان کی شکل، کبھی دوسری صورتوں میں۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے ہیں۔ کبھی نافرمانی نہیں کرتے، ہر قسم کے گناہ سے پاک ہیں کچھ کھاتے پیتے نہیں۔ صرف اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتہلیل ذکر واذکار ہی ان کی زندگی اور حیات ہے۔

مسئلہ: فرشتے زمین وآسمان کے سارے انتظامات کرتے ہیں۔ بندوں کے نامۂ اعمال لکھنا، روزی پہنچانا، پانی برسانا، درخت، کھیتی اُگانا، ماں کے رحم میں بچے کی صورت بنانا، مرنے والوں کی روح قبض کرنا، رسولوں نبیوں کے پاس وحی لے کر آنا، امتیوں کا درود و سلام حضور مکرم کی بارگاہ میں پہنچانا۔ غرض یہ کہ دنیا کا سارا نظام اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے چلاتے ہیں۔ ایک فرشتے جیسا کام لاکھوں آدمی مل کر بھی نہیں کر سکتے۔ ہم فرشتوں کو نہیں دیکھ سکتے ہاں انبیاء، اولیاء، صلحاء اور قبر کے مردے فرشتوں کو دیکھتے ہیں۔

مسئلہ: فرشتوں کی تعداد بے شمار اَن گنت ہے لیکن چار فرشتے بہت مشہور ہیں:

۱۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام۔ علوم الٰہی اور وحی الٰہی کا لے جانا ان کے سپرد ہے۔
۲۔ حضرت میکائیل علیہ السلام۔ تمام مخلوقات کو رزق پہنچانا ان کے ذمہ ہے۔
۳۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام۔ قیامت کے قیام کے لئے صور پھونکنا ان کے سپرد ہے۔
۴۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام۔ تمام عالم ومخلوق کی ارواح قبض کرنا ان کے اختیار

میں ہے۔

یہ چاروں سب فرشتوں سے افضل واعلیٰ ہیں۔فرشتوں کے وجود کا انکار کرنا کفر ہے اس لئے مسلمان ہونے کے لئے فرشتوں کے وجود پرایمان لانا ضروری ہے۔

(۵) ایمان بالآخرۃ: آخرت یعنی قیامت کے دن پر ایمان ویقین رکھنا بھی ضروری و لازم ہے۔جس طرح ہر چیز کی ایک عمر مقرر ہے کہ اس کے پورا ہونے کے بعد وہ چیز فنا ہو جاتی ہے۔اسی طرح دنیا کی بھی ایک عمر مقرر ہے کہ اس کے پورا ہونے کے بعد دنیا اور دنیا کی ہر چیز فنا ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ دوبارہ ہر فنا کی ہوئی شے کو زندہ کرے گا پھر سب کو میدان حشر میں جمع کرے گا، ہر ایک کے اچھے، بُرے اعمال کا حساب لے کر نیکوں کو جنت عطا فرمائے گا اور بُروں کو دوزخ میں ڈال دے گا۔اسی دن کا نام ''قیامت'' ہے۔

ارکانِ اسلام کا اجمالی تعارف

ارکانِ اسلام: جیسا کہ ارکانِ ایمان میں گزر چکا ہے کہ کچھ امور کا تعلق صرف اقرار کرنے سے ہے اور کچھ کا تعلق اعمال سے ہے۔اقرار والے امور کو عقائد کہتے ہیں جن کا صرف ماننا اور تسلیم کرنا ضروری ہے عمل ضروری نہیں، جیسے کہ اللہ تعالیٰ، رسولوں، فرشتوں، کتابوں اور آخرت پر ایمان وعقیدہ رکھنا ضروری ہے۔انہیں ارکانِ ایمان کہتے ہیں اور کچھ امور کا تعلق تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ عمل بھی ضروری ہو جیسے کہ کلمہ، نماز، روزہ وغیرہ ارکانِ ایمان کے اجمالی تعارف کے بعد ارکانِ اسلام کا اجمالی تعارف پیش نظر ہے۔

ارکانِ اسلام پانچ ہیں۔ کلمہ طیبہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج۔ حدیث شریف میں ہے:

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَ اِقَامَ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَ صَوْمِ رَمَضَانَ (متفق علیہ)

ترجمہ: کہ نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (۱) (یہ کہنا) کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ (۲) اور نماز قائم کرنا (۳) اور زکوٰۃ ادا کرنا (۴) حج ادا کرنا (۵) اور رمضان المبارک کے

روزے رکھنا۔

۱۔ **پہلا رکنِ اسلام کلمہ شریف:** اسلام میں سب سے پہلی چیز لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا اعتقاد ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات وصفات میں بے مثل ہے۔ وہی عبادت اور استعانت کے لائق ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول ہیں۔ پوری عبادت و بندگی بلکہ زندگی میں آپ کی پیروی کرنا ہے۔ کلمہ شریف کے یہ دونوں جزو یعنی توحید و رسالت تمام عبادات اسلامیہ کی اصل ہیں۔ بغیر ان کے کوئی عمل اور کوئی عبادت بدنی و مالی نماز، روزہ وغیرہ قبول نہیں ہوتے بلکہ جنت میں داخلے کا اوّل ذریعہ کلمہ شریف ہے۔ حدیث پاک ہے: مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ (بخاری) ترجمہ: کہ جس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہا وہ جنت میں داخل ہوگیا۔

۲۔ **دوسرا رکنِ اسلام نماز:** نماز اسلام کی جامع عبادات اور خلاصہ ہے۔ نماز کے ذریعے بندہ توحید و رسالت کی گواہی دیتا ہے۔ قرآن کریم میں نوے ۹۰ سے زائد مرتبہ نماز کا ذکر آیا ہے۔ عبادات میں صرف نماز کو یہ خصوصیت حاصل ہے۔ کہ امیر و غریب، بوڑھے، جوان، مرد و عورت، تندرست و بیمار ہر ایک پر فرض ہے۔ جو کسی حال میں ساقط نہیں ہوتی۔ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق کوئی رسول یا نبی ایسا نہیں آیا جس نے اپنی امت کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے خود نماز نہ پڑھائی ہو یا نماز کا حکم نہ دیا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ حتیٰ کہ بنی اسرائیل پر بھی صرف دو نمازیں فرض ہوئی تھیں۔ نمازِ عشاء کی امتِ محمدیہ کی خصوصیت ہے۔ اس سے پہلے کسی امت پر نمازِ عشاء فرض نہیں ہوئی۔ علامہ حلبیؒ امام رافعیؒ کی شرح مسند شافعی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے صبح کی نماز پڑھی، حضرت داؤد علیہ السلام نے ظہر کی نماز پڑھی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے عصر کی نماز پڑھی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے مغرب کی نماز پڑھی اور حضرت یونس علیہ السلام نے عشاء پڑھی۔ حضور مکرم علیہ السلام پر پہلی وحی کے ساتھ نماز فرض ہوگئی تھی۔ سورۃ مزمل سے ثابت ہے حضور مکرم اور صحابہ اکرام پر رات کی نماز فرض تھی۔ پہلے دو دو رکعات فرض

تھیں۔رات کی نماز کے علاوہ صحابہ کرام حضور مکرم کے ساتھ ساتھ چاشت اور عصر کے وقت بھی نماز پڑھتے۔پانچ اوقات کی نماز شب معراج سے لازم ہوئیں۔اس سے پہلے رات کی ایک نماز مسلمانوں پر فرض تھی۔نماز کی اہمیت کا اندازہ اس حدیث مبارکہ سے لگایا جاسکتا ہے کہ نماز دین کا ستون ہے پس جس نے اس کو قائم کیا بے شک اس نے دین کو قائم کیا اور جس نے اس کو چھوڑ دیا اس نے دین کو برباد کر دیا (مشکوٰۃ) ارشاداتِ مصطفیٰ ﷺ میں سے ہے کہ نماز موت کے وقت ملک الموت سے سفارش کرنے والی ہے قبر میں نکیرین کو جواب دینے والی ہے۔پل صراط پر بجلی کی طرح گزار دینے والی ہے۔دوزخ کی آڑ ہے اور جنت میں لے جانے والی ہے (تنبیہ الغافلین) یہ نماز کی خصوصیت ہے کہ ہر عبادت (روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ) فرش پر فرض ہوئیں لیکن نماز عرش پر (شب معراج) فرض ہوئی (بخاری) غرض یہ کہ نماز کی اہمیت سے کسی کو انکار نہیں۔حضرت عمرؓ، حضرت ابن مسعودؓ، حضرت ابن عباسؓ اور دیگر صحابہ اکرام، امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک جان بوجھ کر نماز نہ پڑھنا کفر ہے (ترغیب) امام مالک و امام شافعی کے نزدیک بے نمازی واجب القتل ہے۔ امام اعظمؒ کے نزدیک بے نمازی کو قید کر کے سخت سزا دی جائے اور اتنا مارا جائے کہ بدن سے خون بہنے لگے یہاں تک کہ توبہ کرنے یا اسی حالت میں مر جائے۔(درمختار)

تیسرا رکنِ اسلام روزہ: روزے کا لغوی معنیٰ ہی کسی چیز سے رک جانا، اور چھوڑ دینا، شرعی اعتبار سے اہل عبادت کا عبادت کی نیت سے طلوعِ فجر سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے، پینے اور عملِ تزویج سے رُکے رہنے کو روزہ کہتے ہیں۔روزہ ہجرت کے اٹھارہ ماہ بعد فرض ہوا۔روزہ سابقہ امتوں پر بھی جزوی طور پر فرض تھا لیکن ایک ماہ کے مکمل روزے صرف اسی امتِ مصطفیٰ ﷺ کا خاصہ ہے۔روزہ خالصتہً اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔جس میں ریاکاری کا شائبہ تک نہیں۔یہ ایک ایسا پوشیدہ عمل ہے جو صرف اللہ اور بندے کے درمیان ہی ایک خاص راز ہے۔روزہ رکھ کر انسان بُرے اخلاق، بُری عادات سے محفوظ رہتا ہے۔اللہ تعالیٰ کی محبت میں نفس امّارہ کے مطالبات مسترد کر دیتا ہے۔انسان میں ایک لاہوتی رنگ جھلکنے لگتا ہے۔افلاقِ باری تعالیٰ سے متعلق اور صفاتِ الٰہیہ سے متصف ہو جاتا

ہے انسان میں گناہوں کی کثرت، حیوانی قوت کے بڑھ جانے سے ہوتی ہے، روزہ رکھنے سے یہ خواہشات نفسانی اور قوت حیوانی کم ہو جاتی ہے۔ روزے کی وجہ سے امیر کے دل میں غریب کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ روزے سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر ہوتی ہے۔ ہر بندے کے رزق میں اضافہ اور دستر خوان میں برکت ہوتی ہے۔ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، دوزخ کے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ لیا جاتا ہے۔ گناہوں کے تمام اسباب مقفل ہوتے ہیں اور انسان باحسن اللہ تعالیٰ کی یاد میں محو ہوتا ہے۔

چوتھا رُکنِ اسلام زکوٰۃ: زکوٰۃ کا معنی ہے پاکیزگی۔ بڑھنا، برکت، عام فقہاء کے نزدیک زکوٰۃ کا شرعی اور عرفی معنی ہے کہ سال گزرنے کے بعد ایک معین نصاب سے ایک حصہ غیر ہاشمی فقیر کو زکوٰۃ کی نیت سے دینا۔

شروع اسلام میں زکوٰۃ عام مالی صدقہ و نفلی خیرات کے معنی میں شمار کی جاتی تھی۔ صدقۂ فطر ۲ھ کو مدینہ منورہ میں واجب ہوا اور زکوٰۃ بھی اپنی باقی مدات کے ساتھ اسی سال فرض ہوئی لیکن صحیح قول یہ ہے کہ اجمالاً زکوٰۃ مکہ مکرمہ میں فرض ہوگئی تھی (مرقات) لیکن اس کا پورا انظام رفتہ رفتہ فتح مکہ کے بعد قائم ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر زکوٰۃ فرض کی تاکہ مسلمان اس بات کو جان لیں کہ سعادتِ اخروی صرف مال و دولت میں مشغول رہنے سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں مال خرچ کرنے سے حاصل ہو گی۔ مال چونکہ لذتوں اور آسائشوں کا سبب و ذریعہ ہے۔ اس لئے فطری طور پر انسان مال کی طرف مائل اور اسے جمع کرنے پر حریص ہو جاتا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے مال کا حرص و لالچ ختم ہوتا ہے۔ زکوٰۃ کے سبب غرور و تکبر سرکشی اور فسق و فجور مٹتا ہے۔ بندہ اللہ تعالیٰ کے اور رسول اکرم ﷺ کے رنگ میں رنگا جاتا ہے۔ زکوٰۃ کے ذریعے انسان میں صلہ رحمی، ہمدردی، فقراء و مساکین کے ساتھ حسنِ سلوک جیسے عظیم جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ امیر و غریب کے درمیان رشتۂ الفت قائم ہوتا ہے۔ تعلیم رسولؐ میں نماز کے ساتھ ساتھ جو فریضہ سب سے اہم معلوم ہوتا ہے وہ زکوٰۃ ہے۔ اسلام میں حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کا بھی یکساں خیال رکھا گیا۔ قران مجید میں بتیس ۳۲ مرتبہ صراحۃً لفظِ زکوٰۃ آیا ہے۔ زکوٰۃ دینے

والوں کی تعریف وتوصیف اور نہ دینے والوں کی مذمت اور عذاب کی وعید سنائی گئی۔

پانچواں رکنِ اسلام حج: کس شے کی طرف قصد کرنے کو حج کہتے ہیں چونکہ حج میں ایک مسلمان بیت اللہ شریف کی زیارت کا قصد وارادہ کرتا ہے اس لئے اسے حج کہتے ہیں اور فقہاء کرام کے نزدیک ارکان دین میں سے کسی رکن کوادا کرنے کے لئے بیت اللہ کا قصد کرنا یا اس مقصد کے لئے بیت اللہ کی زیارت کا قصد کرنا حج کہلاتا ہے۔ حج بقول راجح ۹ھ کوفرض ہوا حج کے تمام ارکان ومناسک سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے۔ حج حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا مورد ومعدن ہے اللہ تعالیٰ کے گھر میں جانا حاضر ہونا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثل اللہ تعالیٰ کی دعوت پر لبیک کہنا اور اس بے مثال قربانی کی روح کو زندہ کرنا ہے جس کی بنیاد عظیم رسولوں نے رکھی تھی۔ حج باہمی تعاون اور اتحاد کی روح ہے کیونکہ عام مسلمان ایک دوسرے کے درد وغم سے واقف حالات سے آگاہ ہوتے ہوئے دریا صحرا جنگل پہاڑ عبور کر کے ایک جگہ جمع ہوتے ہیں جس سے ان میں باہمی اتحاد کی روح پیدا ہوتی ہے حج گناہوں سے برأت اور پاکیزگی دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے سونے چاندی کے میل اور کھوٹے صاف کر دیتی ہے اسی طرح حج مومن کو گناہوں سے پاک وصاف کر دیتا ہے حج توبہ اور استغفار کی انابت ہے یہ اعمال کی نشاۃ ثانیہ ہے اس سے بندے کو خود کی ذمہ داریوں کا احساس ہوتا ہے عام طرز معاشرت میں انسان کے سینکڑوں دشمن ہیں لیکن حج جانے سے قبل تمام سے بغض وعناد ختم کیا جاتا ہے۔ حج سے مساوات پیدا ہوتی ہے ہر چند کہ نماز بھی درس مساوات ہے لیکن ہمہ گیری کے ساتھ اظہار مساوات حج میں ہوتا ہے کہ جب امیر وغریب عالم وجاہل حکام وعوام بادشاہ ورعایا ایک لباس ایک صورت اور ایک حالت میں رب کے حضور پیش ہوتے ہیں۔

اصطلاحاتِ ضروریہ

دین اسلام کے احکامات کو سمجھنے کے لئے ان اصطلاحات (چند مقررہ نام) کا جاننا ضروری ہے ان احکام کو ''احکام الٰہی'' بھی کہتے ہیں۔ یہ آٹھ قسم کے ہیں:

فرض، واجب، سنت، مستحب، حرام، مکروہ تحریمی، مکروہ تنزیہی اور مُباح

(۱) فرض: اسے کہتے ہیں جو دلیل قطعی (قرآن کریم کی واضح آیت سے ارشاد یا حدیث متواتر و مشہور) سے ثابت ہو۔ اس فرضِ قطعی کا انکار کرنے والا کافر ہے اور بلا عذر شرعی چھوڑنے والا فاسق و گنہگار ہے۔ (مرد ہو یا عورت) اور عذاب الٰہی کا مستحق ہے۔

اقسامِ فرض: فرض عین اور فرض کفایہ، فرض عین جس کا ادا کرنا ہر شخص (مرد ہو یا عورت) پر لازم ہے جیسے کہ نماز، روزہ وغیرہ۔

فرض کفایہ: وہ فرض جو سب پر لازم نہیں بلکہ چند افراد کے ادا کر لینے سے سب کی طرف سے ذمہ ختم ہو جاتا ہے جیسے کہ نمازِ جنازہ۔

(۲) واجب: ایسا حکم شرعی جو دلیل ظنّی (غالب گمان والی) سے ثابت ہو (چاہے قرآنی آیت سے چاہے حدیث سے) واجب پر عمل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ بغیر شرعی عذر کے چھوڑنے والا فاسق و گنہگار ہے۔ لیکن انکار کرنے والا کافر تو نہیں بلکہ گمراہ اور بد مذہب ضرور ہے۔

دلیل ظنّی سے مراد یہ کہ کسی ایسی قرآنی آیت سے ثابت ہو جس میں کئی معانی کا احتمال ہو یا کسی حدیث واحد، خبر واحد سے ثابت ہو۔

(۳) سنتِ مؤکدہ: جس کام کو حضور مکرم ﷺ نے ہمیشہ کیا ہو یا کرنے کے لئے فرمایا ہو اور بغیر عذر کبھی نہ چھوڑا ہو ایسی سنت کا بلا عذر چھوڑنے والا گنہگار ہے۔

(۴) سنتِ غیر مؤکدہ: جس کام کو حضور مکرم علیہ السلام نے اکثر کیا ہو اور کبھی کبھی چھوڑ بھی دیا ہو، ایسی سنت کو چھوڑنا گناہ نہیں لیکن سنتِ غیر موکدہ کو ادا کرنے میں مستحب عمل سے بھی زیادہ ثواب ہے۔

(۵) مستحب یا نفل: جس کے کرنے میں ثواب ہے اور نہ کرنے میں کوئی گناہ بھی نہیں یعنی ہر وہ کام جو شریعت کی نظر میں پسندیدہ ہو اور اس کو چھوڑ دینا شریعت کی نظر میں بُرا بھی نہ ہو خواہ اس کام کو رسول اکرم علیہ السلام نے کیا ہو یا اس کی ترغیب دی ہو یا علماء صالحین نے اس کو پسند کیا ہو۔ اگرچہ حدیثوں میں اس کا ذکر نہ آیا ہو یہ سب مستحب ہیں۔ مستحب کو کرنا ثواب اور چھوڑ دینے پر عذاب بھی نہیں نہ ہی کوئی عتاب۔ جیسے کہ وضو میں قبلہ رخ

بیٹھنا۔نماز میں بحالت قیام سجدہ گاہ پر نظر رکھنا،میلاد شریف،عرس کی تقریبات تمام مستحب ومندوب بھی کہتے ہیں۔

(۶) مباح: ایسا عمل جس کا کرنا اور چھوڑ دینا دونوں برابر ہو،جس کے کرنے میں نہ کوئی ثواب اور چھوڑ دینے پر نہ کوئی عذاب ہو جیسے کہ لذیذ کھانے کھانا،نفیس واعلیٰ کپڑے پہننا وغیرہ۔

(۷) حرام: ایسا عمل جو فرض کے مقابل ہو یعنی جو دلیل قطعی سے ثابت ہو اور اس کا چھوڑنا ضروری اور باعثِ ثواب ہے اور حرام کام کا ایک مرتبہ بھی قصداً کرنے والا فاسق و جہنمی اور گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے۔حرام کا انکار کرنے والا بھی کافر ہے۔خوب سمجھ لیں کہ حرام فرض کا مقابل ہے کہ فرض کا کرنا ضروری اور حرام کا چھوڑنا ضروری ہے۔

(۸) مکروہ تحریمی: ایسا عمل جو واجب کے مقابل ہو یعنی جو شریعت کی دلیل ظنّی سے ثابت ہو (دلیل قطعی اور ظنّی کی تعریف فرض و واجب میں گزر گئی) اس کا نہ کرنا لازم اور باعثِ ثواب ہے اور اس کا کرنے والا گنہگار ہے اگرچہ اس کا گناہ حرام سے کم ہے مگر چند بار کر لینا گناہِ کبیرہ ہے۔اچھی طرح سمجھ لیں کہ مکروہ تحریمی واجب کا مقابل ہے۔کہ واجب کا کرنا ضروری اور مکروہ تحریمی کا چھوڑنا ضروری۔

(۹) مکروہ تنزیہی: ایسا عمل جو سنتِ غیر موکدہ کے مقابل ہو یعنی وہ عمل جسے شریعت پسند نہ کرے مگر اس کے کرنے والے پر عذاب نہیں ہوگا۔

ان اصطلاحاتِ ضروریہ کے علاوہ دو چیزیں اور بھی ہیں (۱) اساءت (۲) خلاف اولیٰ۔

(۱۰) اساءت: ایسا عمل جس کا کرنا بُرا اور کبھی اتفاقیہ کر لینے والا لائق عتاب اور اس کو کرنے کی عادت بنا لینے والا مستحقِ عذاب ہے۔واضح رہے کہ یہ سنتِ مؤکدہ کا مقابل ہے۔یعنی سنتِ مؤکدہ کو کرنا ثواب اور چھوڑنا بُرا ہے اور اساءت کو چھوڑنا ثواب اور کرنا بُرا ہے۔

(۱۱) خلافِ اولیٰ: ایسا عمل کہ اس کو چھوڑ دینا بہتر تھا لیکن اگر کر لیا تو کچھ مضائقہ نہیں یاد رہے کہ خلافِ اولیٰ عمل مستحب کا مقابل ہے کہ مستحب کے کرنے میں ثواب نہ کرنے پر عذاب بھی نہیں لیکن خلافِ اولیٰ کو چھوڑنا بہتر اور کرنے پر عذاب و گرفت نہیں۔

شش کلمے

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ فرمایا وہ سب حق ہے ان کا ماننا لازم و فرض ہے۔ آپ نے جو غیب کی باتیں بتائیں جیسے کہ قیامت کا آنا۔ مرنے کے بعد زندہ ہونا۔ حساب کتاب کے بعد جنت یا دوزخ میں جانا۔ قبر میں عذاب، ثواب کا ہونا۔ آپ کا آسمانوں پر معراج فرمانا وغیرہ سب حق ہے۔ اللہ کی ذات و صفات، تمام کتب سماویہ، فرشتوں، رسولوں پر ایمان لانا فرض ہے اسی کو ایمانِ مجمل اور ایمانِ مفصل میں بتایا گیا ہے۔

ایمانِ مجمل: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَ قَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ تَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ

ترجمہ: ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے زبان سے اقرار کرتے اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے اس کے حکموں کو قبول کیا۔

ایمانِ مفصل: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَ شَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت پر اور اس بات پر کہ تقدیر کی اچھائی اور بُرائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور میں ایمان لایا کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا ہے۔

اول کلمہ طیب: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

دوم کلمہ شہادت: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

سوم کلمہ تمجید: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے اور سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ اور طاقت وقوت دینے والا صرف خدائے بزرگ و برتر ہی ہے۔

چہارم کلمہ توحید: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا۔ ذُوْالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرِ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے۔ وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور وہ زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا وہ جلال اور کرم والا ہے۔ اسی کے ساتھ (قبضۂ قدرت) میں ہر قسم کی بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے۔

پنجم کلمہ استغفار: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْخَطَأً سِرًّا اَوْعَلَانِيَةً وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ اَعْلَمُ وَ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ لَا اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

ترجمہ: میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر۔ چھپ کر کیا یا ظاہر ہو کر اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جس کو میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے جس کو میں نہیں جانتا (اے اللہ) بے شک تو غیبوں کو جاننے والا اور عیبوں کو چھپانے والا اور گناہوں سے بخشنے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔

ششم کلمہ ردّ کفر: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَ اَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِيْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں جان بوجھ کر تیرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤں اور میں معافی چاہتا ہوں تجھ سے ہر اس چیز کے بارے میں جس کو نہیں جانتا ہوں اس سے میں نے توبہ کی اور بیزار ہوا کفر سے شرک سے اور جھوٹ، غیبت، بدعت وگمراہی، چغلی، بے حیائی، الزام تراشی اور تمام گناہوں سے اور مسلمان ہوا میں اور ایمان لایا میں اور میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

نوٹ: تمام مسلمان (مردو خواتین، بوڑھے، بچے) ان چھ کلموں اور ایمان مجمل و مفصل کو خوب اچھی طرح زبانی یاد کریں اور اپنے بچوں کو بھرپور محنت کے ساتھ یاد کرائیں کیونکہ یہی وہ کلمے ہیں جن کے اندر بیان کئے گئے تمام احکامات پر جب تک ایمان نہیں کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا۔ ہر مسلمان ماں باپ پر لازم ہے کہ وہ اپنے بچوں اور بچیوں کو یہ اسلامی کلمے زبانی یاد کرا دیں اور خوب محنت کے ساتھ ان کے معانی ومفہوم ان کے ذہن نشین کرائیں تاکہ یہ اسلامی عقیدے بچپن ہی سے دلوں میں جم جائیں اور زندگی بھر ہر مسلمان مرد وعورت ان عقیدوں پر پہاڑ کی طرح مضبوطی کے ساتھ قائم رہے اور دنیا کی کوئی طاقت ان کو اسلام سے برگشتہ نہ کر سکے۔ اللہ تعالیٰ نعلین مصطفیٰ کے صدقے ہر مسلمان کو ان اسلامی عقیدوں پر زندگی بھر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور خاتمہ بالخیر نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النّبی الکریم صلی اللہ علیہ و سلم والحمد لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلمین

طہارت کا بیان

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے جس کا مفہوم ہے کہ پاک وصاف ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ (توبہ)

فرمان رسول اکرم ﷺ ہے۔ کہ استنجاء کرنے کا التزام کرو۔ (ابن ماجہ)

استنجاء کی تعریف: لغوی اعتبار سے اَلْاِسْتِنْجَآءُ مَسْحُ مَوْضَعِ النَجْوِ وَالنَّجْوُ مَا یَخْرُجُ مِنَ البَطْنِ (طحطاوی)

ترجمہ: نجاست کی جگہ کو ملنا استنجاء ہے اور ہر وہ شے جو پیٹ سے نکلے وہ نجاست کہلاتی ہے۔

اَصْطَلَاحًا: قَلْعُ النَجَاسَةِ بِنَجْوِ الْمَآءِ اَوْ بِالْحَجْرِ اِنْ کَانَ قَلِیْلًا مِنْ قَدْرِ الدِّرْھَمِ۔ (طحطاوی)

ترجمہ: اصطلاحی صورت میں پانی یا پتھر کے ذریعے نجاست کو ختم کر دینا استنجاء کہلاتا ہے۔ (چاہے تھوڑی ہی کیوں نہ ہو) استنجاء پیشاب پاخانہ کی جگہ پر لگنے والی نجاست کو دور کرنے کو کہتے ہیں اور اس نجاست سے پاکی حاصل کرنا ضروری ہے یہاں تک کہ نجاست کا اثر زائل ہو جائے اور اس پر دل بھی مطمئن ہو جائے۔

مسئلہ: عورت یا مرد جب سو کر اُٹھے کسی پانی کے برتن میں ہاتھ (آج کل برتن وغیرہ کا استعمال بہت کم ہے شہروں میں واش روم اور دیگر سہولیات موجود ہیں) ڈالنے سے پہلے اپنے ہاتھوں کو کلائی سمیت اچھی طرح دھولے چاہے ہاتھ پاک ہو یا ناپاک۔ (درمختار)

نوٹ: اس کی وجہ سرکار اقدس ﷺ نے ارشاد فرمائی کہ برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھ اچھی طرح دھولو کیونکہ معلوم نہیں تیرے ہاتھ نے رات کہاں گزاری (یعنی سوئے ہوئے ہاتھ نجاست کی جگہ پر بھی لگ سکتا ہے)

مسئلہ: استبراء بول یعنی دورانِ استنجاء تمام قطرات کے اخراج سے مطمئن ہو جانا ضروری ہے۔ لیکن عورت کے لئے اس طرح اخراج ضروری نہیں محلِ بول کے وسیع ہونے کی وجہ سے (لیکن پھر بھی احتیاط ضروری ہے) (نور الایضاح)

مسئلہ: عورت استنجاء میں پانی گراتے وقت ہاتھ فرج پر پیچھے سے آگے کی طرف لگائے۔
مسئلہ: استنجاء میں مٹی کا ڈھیلا استعمال کرنا اولیٰ ہے پھر پانی استعمال کرے اور عورت ڈھیلا استعمال کرے تو تین ڈھیلے استعمال کرنا سنت ہے (پہلے پیچھے سے آگے کی طرف دوسرا ڈھیلا آگے کی جانب سے پیچھے کی طرف اور تیسرا ڈھیلا پھر پیچھے سے آگے کی طرف) ہر ڈھیلا ایک دفعہ استعمال کرنے کے بعد قابلِ استعمال نہیں رہتا (شہروں میں اب یہ طریقہ مجبوری کی وجہ سے ناپید ہے۔
مسئلہ: ڈھیلا ہو یا پانی دونوں بائیں ہاتھ سے استعمال کرے اور استنجاء بھی داہنے ہاتھ سے نہ کرے یعنی دائیں ہاتھ سے پانی اور بائیں سے صفائی اگر شرعی عذر ہو تو دایاں بھی استعمال ہوسکتا ہے۔
مسئلہ: عورت مرد کی نسبت پھیل کر نہ بیٹھے اور استنجاء میں انگلیوں کے پوروں کی بجائے ہتھیلی سے استنجاء کرے۔
مسئلہ: اینٹ، سخت شے، ٹھیکری، ہڈی، کوئلہ، کاغذ، جانوروں کا چارہ اور ہر حرمت والی چیزیں اور نفع دینے والی، گوبر سے استنجاء کرنا مکروہ تحریمی ہے۔
ٹشو کا استعمال: آج کل دورِ جدید میں مغربی سٹائل پر ٹشو استعمال کئے جاتے ہیں۔ مسلمانوں پر اس کا استعمال غیر مناسب ہے۔ لیکن جہاں پانی موجود نہیں اور استعمال کے لئے ٹشو ہی رکھا ہوا ہے تو مجبوراً استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جیسے کہ یورپی ممالک اور ہوائی جہاز کے سفر میں۔
مسئلہ: سورج یا چاند کی طرف رخ کر کے، قبلہ کی طرف رخ کر کے، سایہ دار یا پھل دار درخت کے نیچے، کسی سوراخ میں، راستہ میں، قبرستان میں، چلتے یا ٹھہرے پانی میں، مسجد کے پاس، بے پردہ جگہ میں، یا جس جگہ سے چھینٹیں اڑیں۔ ان تمام جگہوں اور سمتوں میں پیشاب پاخانہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (ردّالمحتار)
مسئلہ: قبلہ کی طرف پاؤں کرنا اور تھوکنا بھی مکروہ تحریمی ہے۔ (درّمختار)
مسئلہ: خواتین اس مسئلہ میں بھی بہت غیر محتاط ہیں کہ گھروں میں بیڈروم میں لیٹتے ہوئے

قبلہ کا کوئی احترام نہیں رکھتیں۔ بیداری ہو یا نیند ہر صورت قبلہ کی طرف پاؤں کرنا منع ہے۔ یہاں تک اپنے بچوں کو سلاتے وقت ان کے پاؤں بھی قبلہ رخ نہ کریں۔

مسئلہ: خواتین اس مسئلہ پر غور رکھیں کہ پیشاب کھڑے ہو کر کرنا منع ہے اس لئے اپنے چھوٹے بچوں کو بھی کھڑا کر کے نہ پیشاب کروائیں نہ کرنے کا سلیقہ دیں تا کہ آئندہ خود بخود بچہ تعلیم اسلام کا پیروکار بنے۔

دو چیزوں کا ضرور پابند کریں اوّل کھڑے ہو کر اور سب کے سامنے پیشاب نہ کرنا۔
دوسرا: قبلہ رخ پاؤں نہ کرنا ورنہ والدین گنہگار ہوں گے۔

مسئلہ: پیشاب کی چھینٹوں سے بچنا ضروری ہے حدیث شریف میں ہے کہ پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنے پر عذاب قبر ہوتا ہے۔ (حاکم)

مسئلہ: بیت الخلاء ہو یا باہر کوئی جگہ جہاں بول و براز کیا جائے۔ بات کرنا، کلمہ پڑھنا، ایسی انگوٹھی جس پر کوئی متبرک نام یا کلام لکھا ہو۔ یا ایسا کھلا تعویز جو چمڑے میں بند نہ ہو اپنے ساتھ رکھنا منع ہے۔ (شامی)

مسئلہ: ننگے سر استنجاء کرنا بھی منع ہے۔

مسئلہ: مجبوری کے عالم میں دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا جائز ہے۔ (عالمگیری)

بیت الخلاء میں داخل اور خارج ہونے کی دعا

مسئلہ: یاد رہے کہ نبی کریم علیہ السلام کی تعلیمات ہماری زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالتی ہے اور ایک کامل حیات کی طرف راغب کرتی ہیں جس میں ہر قسم کی آفات و بلیات سے نجات بھی ہے اور دین و دنیا و آخرت کی کامیابی کی ضامن بھی۔ لیکن اس تعلیم مبارکہ پر عمل بھی ایسا ہونا چاہئے جیسا کہ آپ کا فرمان عالی ہے۔ ورنہ ثواب کی بجائے عذاب میں مبتلا ہو گا۔ جہاں حضور مکرم نے ہمیں بہت ساری دعائیں تعلیم فرمائیں وہاں بیت الخلاء میں آنے جانے کی بھی دعا سکھائی لیکن یاد رہے یہ دعائیں بیت الخلاء کے اندر جا کر یا اندر سے باہر آتے وقت نہ پڑھی جائیں بلکہ جب ارادہ ہو تو ان جگہوں میں جانے سے پہلے ہی پڑھ

لی جائیں اور جب فارغ ہوں تو باہر نکل کر پڑھی جائیں۔

داخل ہونے کی دعا: یعنی جاتے وقت یہ دعا پڑھے "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ" (شروع اللہ کے نام سے۔ اے اللہ میں ناپاک اور ناپاکوں سے تیری پناہ چاہتی ہوں) (اشعۃ اللمعات)

پھر بایاں پاؤں بیت الخلاء کے اندر رکھے اور اپنے جسم کو سمیٹتے ہوئے رفع حاجت کے لئے بیٹھ جائے اور مرد کی طرف کھل کر نہ بیٹھے اور بائیں پاؤں پر وزن دے کر بیٹھے۔

خارج ہونے کی دعا: پہلے دایاں پاؤں باہر رکھے اور اس جگہ سے نکل کر پھر یہ دعا پڑھے۔ "غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ" (مغفرت چاہتی ہوں تجھ سے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے تکلیف والی چیز کو دور کیا اور مجھے آرام دیا۔

(مشکوۃ، ردالمحتار)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وضو کا بیان

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ ؕ

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو (اور وضو نہ ہو) تو اپنے منہ کو اور کہنیوں تک ہاتھوں کو دھولو اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھولو۔

۱۔ حدیث مبارکہ ہے۔ جسے امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابو ہریرۃ سے روایت کیا کہ حضور مکرم علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن میری امت اس حالت میں بلائی جائے گی کہ منہ اور ہاتھ پاؤں آثارِ وضو سے چمکتے ہوں گے تو جس سے ہو سکے وہ چمک زیادہ کرے۔ (بخاری ومسلم)

۲۔ محبوب مکرم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان بندہ جب وضو کرتا ہے تو کلی کرنے سے منہ کے گناہ گر جاتے ہیں ناک میں پانی ڈال کر صاف کیا تو ناک کے گناہ ختم ہو گئے اور جب منہ دھویا تو چہرے کے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ پلکوں کے بھی ختم ہو جائے ہیں جب ہاتھ دھوئے تو ہاتھوں کے گناہ نکل گئے یہاں تک کہ کانوں سے نکلے اور جب پاؤں دھوئے تو پاؤں کی خطائیں ختم ہو گئیں۔

۳۔ فرمایا جنت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی وضو ہے۔ (مشکوۃ شریف)

۴۔ وضو کرنے والے کے تمام (چھوٹے چھوٹے) گناہ پانی سے جھڑ جاتے ہیں یہاں تک کہ پانی کا آخری قطرہ ہر عضو کے آخری گناہ کو ساتھ لے کر گرتا ہے۔ (مسلم شریف)

۵۔ جس شخص کو وضو کی حالت میں موت آئے اسے شہادت کا ثواب ملتا ہے۔ (ابویعلی)

وضو کے فرائض: (۱) منہ کا دھونا (۲) کہنیوں سمیت ہاتھ دھونا (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا (۴) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔ (سورۃ مائدہ)

وضو کی سنتیں: (۱) وضو کی نیت کرنا (۲) بسم اللہ شریف پڑھ کر شروع کرنا۔ (۳) دونوں ہاتھ کلائی تک دھونا (۴) مسواک کرنا (۵) کلی کرنا (۶) ناک میں پانی ڈالنا (۷) ہر حصے کو تین بار دھونا (۸) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا (۹) ایک بار تمام سر کا مسح کرنا (۱۰) کانوں کا مسح کرنا (۱۱) ترتیب سے وضو کرنا (۱۲) پے در پے وضو کرنا یعنی ایک حصہ خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا دھولے۔

وضو کے مستحبات: قبلہ کی طرف منہ کر کے وضو کرنا۔ پاک اور اونچی جگہ پر بیٹھنا۔ وضو کے کام میں دوسرے سے مدد نہ لینا یعنی ضرورت پڑے تو برتن وغیرہ سے وضو کرتے وقت دوسرے سے مدد لی جاسکتی ہے بلا عذر نہ لے۔ گردن کا مسح کرنا۔ وضو سے پہلے "بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْإِسْلَامِ" پڑھنا اور وضو کے بعد "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ" پڑھنا اور سورۃ القدر پڑھنا۔ (مراقی الفلاح، شامی)

نواقض وضو: (وضو کو توڑنے والی چیزیں)

☆ پیشاب، پاخانہ کرنا یا ان دونوں راستوں سے اور چیز کا نکلنا وضو توڑ دیتا ہے۔
☆ ریح یعنی پچھلے مقام سے ہوا خارج ہوئی تو وضو ٹوٹ جائے گا۔
☆ بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ وغیرہ نکل کر بہنا شروع کر دے تو وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں۔
☆ منہ بھر کر قے کا آنا وضو توڑ دیتا ہے۔
☆ سہارا لگا کر سو جانا کہ مقعد ڈھیلا پڑ گیا اور خود پر کنٹرول بھی نہ رہا اس سے وضو جاتا رہے گا۔
☆ نماز میں اتنی آواز سے ہنسنا کہ پاس والے سن لیں اس سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ (درمختار)

مسئلہ: ایک بات مشہور ہے کہ کسی کو برہنہ دیکھ لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یہ بات غلط ہے (اغلاط العوام) ہاں جان بوجھ کر دیکھنا حرام ہے۔

مسئلہ: آنکھ سے آنسو بہہ جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا لیکن آنکھ میں کوئی دانہ وغیرہ ہو یا آنکھ

دکھنے آئی ہو اور اس کی وجہ سے جو آنسو یا پانی بہے گا وہ وضو توڑ دے گا۔

مسئلہ: منہ سے خون نکلا اگر تھوک کا رنگ سرخ ہو گیا تو وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں۔

مسئلہ: منہ بھر کر قے آئی تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ لیکن بلغم کی قے وغیرہ سے نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ: درمیان وضو ریح خارج ہوئی یا پیشاب وغیرہ کا قطرہ نکل آئے تو کیا وضو بے کار نئے سرے سے کرنا پڑے گا۔ اگر پیشاب وغیرہ کا قطرہ نکل آئے تو پہلے استنجاء بھی کرے۔

مسئلہ: کسی کے دانت سے خون نکلا اور نگل لیا اور یاد نہیں کہ خون کم تھا یا زیادہ تو احتیاطاً وضو دوبارہ کر لینا چاہئے۔ (فتویٰ)

مسئلہ: کسی کے کان میں درد ہوتا ہو اور پانی وغیرہ بھی نکلے تو وہ پانی نجس ہے اگر وہ پانی بہہ کر کان کے ظاہری حصے تک آ جائے جس کا غسل میں دھونا فرض ہوتا ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ: لیٹے لیٹے آنکھ لگ گئی یا کسی چیز سے ٹیک لگا کر بیٹھے بیٹھے سو گئی اور ایسی غفلت ہو گئی کہ اگر ٹیک نہ ہوتی تو گر پڑتی تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (شامی)

مسئلہ: سجدہ کے عالم میں نیند آ گئی اور سو گئی تو عورت کا وضو ٹوٹ جائے گا مرد کا باقی رہے گا۔ (شامی)

مسئلہ: بعض عورتوں کو رحم سے اکثر اوقات سفید پانی آتا رہتا ہے وہ نجس ہے اس سے وضو ٹوٹ جائے گا۔ (اس کی وضاحت معذور کے احکام اور استحاضہ کے بیان میں دیکھیں)

مسئلہ: پیشاب یا مذی کا قطرہ عورت کی فرج سے باہر نکل آئے اگر چہ ظاہری کھال کے اندر ہی ہے تب بھی وضو ٹوٹ جائے گا۔

معذور کا بیان (مسئلہ): جس کسی کو شرعی عذر کی وجہ سے بیماری لاحق ہو۔ مثلاً عورت کو استحاضہ کا خون (ایسا خون جو حیض اور نفاس) کے علاوہ یعنی ماہواری کے بعد بھی آتا رہے) شرعی عذر ہے۔ یا نکسیر وغیرہ پھوٹی بند نہیں ہوئی یا بواسیر یا خون وغیرہ آتا رہے یا عورت کی فرج سے اکثر سفید پانی خارج ہوتا رہے جسے ''لیکوریا'' بھی کہتے ہیں یا کوئی ایسا زخم جس سے خون بند نہیں ہوتا اور بہتا رہتا ہے۔ یا ہوا خارج ہونے کا مسئلہ ہے۔ کہ دو چار منٹ کے لئے بھی ہوا نہیں رکتی۔ یا پیشاب وغیرہ کی بیماری ہے کہ ہر وقت قطرہ آتا رہتا ہے۔ ان تمام

صورتوں میں وہ عورت (یا مرد) شرعی طور پر معذور ہے۔

معذور کا حکم: اس کا حکم یہ ہے کہ ہر نماز کے وقت وضو کر لیا کرے۔ جب تک وہ وقت باقی رہے گا اس کا وضو بھی باقی رہے گا۔ اس وضو کے ساتھ ہر قسم کی عبادت کر سکتی ہے لیکن دوسری نماز کے وقت کے شروع ہوتے ہی اس کا پہلا وضو ٹوٹ جائے گا اور نئے سرے سے وضو کرے گی اگر چہ اس کا پہلا وضو باقی ہے۔

مسئلہ: ہر وقت کی نماز کے لئے وضو سے مراد یہ ہے کہ مثلاً ظہر کی نماز کے لئے وضو کیا تو یہ عصر کے وقت شروع ہونے تک باقی رہے گا۔ جیسے ہی وقتِ عصر شروع ہوگا۔ اس کا پہلا وضو ٹوٹ جائے گا۔

حیض، نفاس اور استحاضہ:

حیض کی تعریف: صحت مند بالغہ اور جوان عورت کو عادت کے طور پر ہر ماہ جو خون آتا ہے اسے ''حیض'' کہتے ہیں۔

نفاس کی تعریف: بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہے ''اسے نفاس'' کہتے ہیں۔

استحاضہ کی تعریف: اور بیماری کی وجہ سے جو خون آتا ہے اس کو ''استحاضہ'' کہتے ہیں۔

مسئلہ: حیض کی مدت کم سے کم تین دن اور تین راتیں، اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس راتیں ہیں۔ اگر ماہواری کا خون تین دن سے کم آ کر بند ہو گیا تو وہ ماہواری ''یعنی حیض کا خون نہیں ہوگا بلکہ وہ استحاضہ ہے۔ اسی طرح اگر دس دنوں سے زیادہ جو خون آئے گا وہ بھی حیض نہیں ہوگا بلکہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ: نفاس کی یعنی بچہ پیدا ہونے کے بعد خون کی کم از کم کوئی مدت نہیں یہ پیدائش کے بعد ایک گھنٹہ، آدھ گھنٹہ بھی آئے تو نفاس کے خون میں شمار ہوگا۔ لیکن زیادہ سے زیادہ اس کی مدت چالیس دن ہے۔ اگر چالیس دنوں میں لگاتار آئے یا وقفہ وقفہ سے تو نفاس کا خون ہوگا۔ اگر چالیس دنوں کے بعد بھی آئے تو وہ نفاس کا نہیں بلکہ استحاضہ کا ہوگا۔

مسئلہ: حالتِ حیض اور نفاس میں عورت پر نماز اور روزہ رکھنا، قرآن پڑھنا حرام ہیں۔ اسی طرح اگر وہ حج پر ہے تو حیض کے دن شروع ہو گئے تو وہ عورت خانہ کعبہ کا طواف اور نماز نہیں

پڑھے گی باقی ارکان حج ادا کرتی رہے۔

مسئلہ: حائضہ اور نفاس والی عورت پر ان دنوں کی نمازیں معاف ہیں یعنی پاک ہو کر اگلی نمازیں ادا کرے ان دنوں والی نمازوں کی قضا نہیں کرے گی وہ معاف ہیں لیکن روزے کی قضا معاف نہیں۔ پاک ہو کر اپنے رہ جانے والے روزوں کو قضا کرے۔

مسئلہ: اسی طرح حائضہ اور نفاس والی عورت پر قرآن کریم کو دیکھ کر یا زبانی پڑھنا حرام ہے۔ ہاں تعلیم وتربیت کے لئے پڑھ سکتی ہے۔ یعنی کہ جیسے مدارس میں معلمات ایسی جوان بچیوں کو قرآن وحدیث کی تعلیم دیتی ہیں۔ یہ تعلیم دینا جائز ہے کیونکہ اس میں قرآن پاک کی تلاوت ثواب کی نیت سے نہیں بلکہ تعلیم لینے کی نیت سے پڑھا جاتا ہے۔

اسی طرح مسجد میں جانا، کعبہ کا طواف کرنا اور شادی شدہ ہے تو عمل مباشرت کرنا بھی حرام ہے۔

مسئلہ: حائضہ یا نفاس والی بیوی کو اپنے بستر پر لٹانا، سلانا، جائز ہے جبکہ عمل مباشرت کا خطرہ نہ ہو۔ اور ایسی عورت سے نفرت کرنا یہودیوں اور مجوسیوں کا طریقہ ہے۔

مسئلہ: روزے کی حالت میں حیض کا خون جاری ہو گیا تو فوراً روزہ ٹوٹ جائے گا اگر اعتکاف میں ہے تو اعتکاف بھی جاتا رہا۔ بعد میں ان کی قضا کرے گی۔ اگر روزہ فرض تھا تو قضا بھی فرض (جیسے کہ رمضان المبارک کے روزے) اگر روزہ نفلی تھا تو اس کی قضا واجب ہے۔

مسئلہ: اکثر عورتوں میں رواج ہے کہ جب تک چالیس دن ''بچہ کی پیدائش'' کے بعد چلہ پورا نہ ہو گا وہ عورت نہ نماز پڑھے، نہ روزہ رکھے اور وہ عورت خود کو اس قابل نہیں سمجھتی۔ یہ بالکل جہالت اور غلط بات ہے۔ شریعت کا حکم یہ ہے کہ عورت کا نفاس والا خون جیسے ہی بند ہو چاہے ایک گھنٹہ بعد ہی بند ہو جائے۔ اس عورت پر اسی وقت شریعت کے احکام لاگو ہو جاتے ہیں یعنی وہ نماز اور روزہ کے قابل ہو جاتی ہے۔ وہ اسی وقت پاک ہو کر نماز ادا کرے۔

مسئلہ: اکثر عورتوں کو کمزوری، وغیرہ کافی دنوں تک رہتی ہے۔ اور نہانے سے بیماری بڑھ سکتی ہے تو ایسی صورت میں وہ تیمّم کر کے نماز پڑھے یہ معاف نہیں۔ اگر تیمّم بھی نہیں کر سکتی تو

بعد میں ان دنوں کی قضالازم ہوگی۔
مسئلہ: ماہواری کا خون اگر پورے دس دن میں ختم ہوا تو ختم ہوتے ہی بغیر غسل کے عمل مباشرت جائز ہے۔لیکن مستحب ہے کہ غسل کے بعد کرے۔اگر دس دنوں سے کم میں خون بند ہوا تو بغیر غسل کئے مباشرت جائز نہیں۔ (عالمگیری ج ۱)
مسئلہ: ایسی عورت جو رات کو سوتے وقت پاک تھی صبح بیدار ہوئی تو حیض کا کچھ اثر دیکھا تو اسی وقت سے حیض کا حکم جاری ہوگا رات ہی سے حائضہ نہیں مانی جائے گی۔
مسئلہ: دو حیضوں کے درمیان کم از کم پندرہ دن کا فاصلہ ہونا چاہئے۔یعنی ایک حیض ختم ہوا تو پندرہ دن نہیں گزرے تھے کہ دوبارہ خون آ گیا تو یہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ (بیماری کا خون) ہے اس سے نماز روزہ معاف نہیں۔
مسئلہ: اسی طرح حیض اور نفاس کے درمیان بھی کم از کم پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے اگر نفاس کا خون ختم ہوئے پندرہ دن نہیں ہوئے تھے کہ دوبارہ خون آ گیا تو یہ استحاضہ کا ہوگا۔
مسئلہ: حمل کی صورت میں جو خون آئے وہ بھی استحاضہ کا ہوگا۔
مسئلہ: حیض کے خون کے چھ رنگ ہوتے ہیں۔(۱) کالا (۲) سرخ (۳) سبز (۴) پیلا (۵) گدلا (۶) مٹیلا۔سفید رنگ کسی صورت بھی حیض نہیں ہوتا۔
مسئلہ: حائضہ اور نفاس والی عورت نماز روزہ، تلاوت قرآن نہیں کر سکتی اس کے علاوہ دیگر تمام وظائف، کلمہ شریف، درود شریف، تسبیح و تحلیل کر سکتی ہے بلکہ یہ مستحب ہے کہ نمازوں کے اوقات میں وضو کر کے اتنی دیر درود شریف، یا دوسرے وظائف پڑھ لیا کرے جتنی دیر میں نماز پڑھا کرتی تھی تا کہ عادت باقی رہے۔ (عالمگیری ج ۱)
مسئلہ: مستحاضہ عورت (یعنی جسے بیماری کا خون آ رہا ہو۔اسے نہ نماز معاف ہے نہ روزہ۔ اور نہ استحاضہ کی صورت میں صحبت کرنا حرام ہے۔یعنی جائز ہے۔
مسئلہ: حیض و نفاس والی عورت، قرآن شریف کی تعلیم دے تو ان کو لازم ہے کہ ایک ایک لفظ پر سانس توڑیں پوری ایک آیت ایک سانس میں نہ پڑھیں یعنی الحمد پڑھ کر سانس توڑ دیں پھر للہ پڑھ کر پھر سانس توڑ دیں۔

آپریشن کا مسئلہ:

اگر آپریشن کے بعد خون جاری ہو تو وہ عورت نفاس والی ہے ورنہ نہیں نماز روزہ سب ادا کرے گی۔

مسئلہ: جڑواں بچوں کی پیدائش کی صورت میں نفاس کا حکم پہلے بچے کی ولادت سے ہوگا لیکن عدّت کا خاتمہ دوسرے کی ولادت پر معتبر ہے کیونکہ عدت کے لئے (انخلائے رحم) رحم کا بند ہونا ضروری ہے اور انخلائے رحم دوسرے مولود پر ثابت ہوتا ہے۔

وضو کرنے کا طریقہ

سب سے پہلے وضو کرنے والی کو اپنے دل میں پکا ارادہ کرنا چاہئے کہ میں وضو عبادت کی نیت سے کر رہی ہوں۔ پھر کسی اونچی پاک اور صاف جگہ پر بیٹھے۔ اگر چہ کھڑے ہو کر وضو کرے لیکن جگہ پاک ہو۔ (جیسے کہ دورِ حاضر میں بیسن وغیرہ پر کھڑے ہو کر وضو کرتے ہیں) پھر بسم اللہ شریف پڑھ کر دونوں ہاتھ اپنی کلائی تک تین مرتبہ دھوئے (یاد رہے کہ اگر وضو اٹیچ باتھ وغیرہ میں کیا جا رہا ہے تو وہاں کسی قسم کی دعا وظیفہ، بسم اللہ وغیرہ پڑھنا جائز نہیں صرف دل میں ارادہ ہو)

پھر مسواک کرے اگر نہیں موجود تو ہاتھ کی انگلی دانتوں اور مسوڑھوں پر اچھی طرح پھیرے اگر دانتوں میں یا تالو میں کوئی چیز لگی ہے تو انگلی سے یا مسواک، ٹوتھ برش وغیرہ سے صاف کرے پھر تین مرتبہ کلی کرے اور غرارہ بھی کرے اگر روزہ دار ہے تو پھر غرارہ کرنا منع ہے۔ کیونکہ اس طرح حلق میں پانی اترنے کا خطرہ ہے اور روزہ ٹوٹ سکتا ہے)۔

پھر داہنے ہاتھ سے تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھائے۔ اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر تین مرتبہ چہرے کو اس طرح دھوئے کہ ماتھے پر بالوں کے کناروں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک دھوئے اور ایک کان کی لو (نرم حصہ کان کا) سے لے کر دوسرے کان کی لو تک دھوئے اچھی طرح سب پر پانی بہائے یعنی تین دفعہ۔

مسئلہ: چہرہ دھوتے وقت اگر ناک میں نتھ، باریک تار یا کوئی اور چیز ڈالی ہے تو اسے حرکت دے تا کہ اس کے نیچے اچھی طرح پانی بہہ جائے (خواتین اس مسئلہ میں زیادہ کوتاہی کرتی ہیں)۔

پھر تین مرتبہ دایاں ہاتھ کہنی سے کچھ اوپر تک اچھی طرح مل کر دھوئے۔

اسی طرح بایاں ہاتھ بھی کہنی سے کچھ اوپر تک دھوئے۔ اگر انگلی میں تنگ انگوٹھی یا چھلّہ وغیرہ ہے یا بازو میں تنگ چوڑیاں ہیں تو ان سب کو ہلا پھرا کر اچھی طرح نیچے تک پانی پہنچائے۔

پھر ایک بار پورے سر کا مسح کرے اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ پانی سے تَر کرے انگوٹھے اور کلمہ والی انگلی کو چھوڑ کر باقی تین تین انگلیوں کے کنارے آپس میں ملائے اور چھ انگلیوں کو اپنے ماتھے پر رکھ کر پیچھے کی طرف سَر کے آخری حصّے (گدھی) تک لے جائے اس انداز سے کہ انگلیاں سَر کے اوپر اوپر پھریں اور ہاتھ کی ہتھیلیاں سَر کے دونوں سائیڈ پر پھریں۔ پھر کلمہ والی انگلیوں کے پورے کانوں کے اندر کے حصّوں میں اچھی طرح پھیریں۔ اور انگوٹھے سے کان کے باہر والے حصّے کا مسح کریں اور انگلیوں کے نچلے کناروں سے گردن کا مسح کریں پھر

تین بار دایاں پاؤں ٹخنے سے کچھ اوپر تک دھوئے۔ اسی طرح بایاں پاؤں ۔ اور بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے دونوں پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرے اور خلال بھی دائیں پاؤں کی چھنگلی سے شروع کرے۔

نوٹ: خواتین اکثر وضو میں بہت زیادہ بے احتیاطی سے کام لیتی ہیں۔ زیور، انگوٹھی، چھلّے، چوڑیوں اور نتھ، نتھلی وغیرہ کو بالکل حرکت نہیں دیتیں اور پاؤں دھوتے وقت ہاتھ بھی نہیں پھیرتیں بلکہ پانی کے آگے پاؤں رکھ کر صرف بہالیتی ہیں۔ یاد رکھیں کہ اس سے وضو کامل نہیں ہوتا۔

یاد رکھو کہ وضو میں کچھ چیزیں فرض ہیں جن کے بغیر وضو ہوتا ہی نہیں۔ اور کچھ چیزیں سنت ہیں جن کو چھوڑنا گناہ ہے۔ اور کچھ چیزیں مستحب ہیں کہ جن کو چھوڑنے سے وضو کا

ثواب کم ملتا ہے۔ لہٰذا شروع میں فرائض، واجبات اور سنن کے بارے لکھا ہے ان مسائل کو اچھی طرح یاد کرلیں۔ علاوہ ازیں کچھ دیگر ضروری مسائل درج ذیل ہیں:

مسئلہ: کسی مرد یا عورت کے ہاتھ پاؤں پھٹ گئے اور اس پھٹن میں موم، کوئی روغن یا کوئی دوا وغیرہ بھری ہے اگر اس کے اتارنے یا نکالنے سے ضرر و نقصان ہوگا تو بغیر اتارے اوپر سے پانی بہالینے سے وضو ہو جائے گا۔

مسئلہ: وضو کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ فلاں جگہ خشک رہ گئی ہے تو اس پر صرف پانی والا ہاتھ پھیرنا کافی ہیں بلکہ پانی بہانا لازم ہے۔

مسئلہ: اگر زخم پر پٹی وغیرہ بندھی ہوئی ہے۔ پٹی کھولنے میں اگر کوئی دقت یا تکلیف نہیں تو کھول کر مسح کرے ورنہ پٹی کے اوپر ہی مسح کافی ہے۔

مسئلہ: وضو کرنے کے بعد ناخن کاٹ لیئے یا کسی جگہ کی کھال وغیرہ نوچ لی۔ بال وغیرہ کاٹ لئے تو وضو میں کوئی نقصان نہیں۔ وضو باقی رہے گا۔

مسئلہ: نتھ، بالیوں، چوڑیون وغیرہ مین اچھی طرح غسل اور وضو کرتے وقت پانی پہنچانا ضروری ہے۔

مسئلہ: اگر ناخنوں میں آٹا وغیرہ سوکھ کر جم گیا اگر وضو اور غسل کے دوران پانی اُس جگہ تک پہنچ جائے تو درست ورنہ آٹا وغیرہ اتار کر وضو اور غسل کریں۔

مسئلہ: آج کل ناخنوں پر نیل پالش لگائی جاتی ہے۔ اس سے نہ وضو ہوتا ہے نہ غسل اتار کر وضو اور غسل کریں۔

نوٹ: اس مسئلہ میں بے حد احتیاط ضروری ہے خاص کر جو میرڈ (شادی شدہ) ہیں یا حیض ونفاس سے پاک ہو کر غسل، وضو کرنا ہے۔ ان کے لئے لازمی ہے کہ نیل پالش وغیرہ اتار کر غسل وضو کریں ورنہ ناپاک کی ناپاک رہیں گی۔ ایسے عالم میں ان کا کھانا پکانا، اور ہر کام غیر مناسب ہوتا ہے۔

اعضائے وضودھوتے وقت مسنون دعائیں

۱۔کلی کرتے وقت یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّی عَلٰی تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ

ترجمہ: اے اللہ تلاوت قرآن پر میری مدد فرما اپنے ذکر پر، اپنے شکر پر اور اپنی عبادت کی خوبی پر۔

۲۔ناک میں پانی ڈالتے وقت: اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِی رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تَرِحْنِی رَائِحَةَ النَّار

ترجمہ: اے اللہ مجھے جنت کی خوشبو سنگھانا اور دوزخ کی بو نہ سنگھانا۔

۳۔ چہرہ دھوتے وقت: اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِی يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوهٌ

ترجمہ: اے اللہ اس دن میرے چہرے کو سفید بنانا جس دن کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ۔

۴۔ دایاں ہاتھ کہنی سمیت دھوتے وقت: اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِی كِتَابِی بِيَمِينِی وَ حَاسِبْنِی حِسَابًا يَسِيرًا۔

ترجمہ: اے اللہ میرا نامۂ اعمال میرے دائیں ہاتھ میں دینا اور میرا آسانی کے ساتھ حساب لے لے۔

۵۔ بایاں ہاتھ دھوتے وقت۶: اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِی كِتَابِی بِشِمَالِی وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِی

ترجمہ: اے اللہ نہ تو میرا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دینا اور نہ پیٹھ پیچھے رکھنا۔

۶۔سر کا مسح کرتے وقت: اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِی تَحْتَ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلَّ عَرْشِكَ

ترجمہ: اے اللہ مجھے اپنے عرش کے نیچے سایہ دینا جس دن تیرے عرش کے سایہ کے سوا کوئی

سایہ نہ ہوگا۔

۷۔کانوں کا مسح کرتے وقت: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِی مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُون اَحْسَنَہٗ۔

ترجمہ: اے اللہ مجھے ان لوگوں میں سے بنا جو بات کو سنتے ہیں اور اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں۔

۸۔ گردن کا مسح کرتے وقت: اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ

ترجمہ: اے اللہ آگ سے میری گردن آزاد فرما۔

۹۔دایاں پاؤں دھوتے وقت: اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاط یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَام:

ترجمہ: اے اللہ پل صراط پر مجھے ثابت قدم رکھنا جس دن قدم پھسلیں گے۔

۱۰۔ بایاں پاؤں دھوتے وقت: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِی مَغْفُوْرًا وَسَعْیًا مَشْکُوْرًا وَ تِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرًا۔

ترجمہ: اے اللہ میرے گناہوں کو بخشا ہوا بنا میری کوشش کی قدردانی فرما اور میرے سودے کو گھاٹے والا نہ بنا۔

غسل کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّھَّرُوا اگر تم پر غسل واجب ہو جائے تو خوب اچھی طرح غسل کرو۔ اور سورۃ البقرۃ میں حکم ہے حَتّٰی یَطْھُرْنَ یہاں تک کہ وہ خوب پاک اور صاف ہو جائیں۔

حضور مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب حالتِ جنابت میں ہوتے تو غسل فرماتے اور عورتوں کو بھی آپ نے غسل کا حکم فرمایا ہے۔ (بخاری شریف)

غسل کرنے کا طریقہ: سب سے پہلے اچھی طرح ہاتھ کلائی تک دھوئے پھر استنجاء کرے اور بدن کے جس حصہ پر نجاست لگی ہے پہلے اسے اچھی طرح دھوئے (چاہے حیض

کا خون، یا نفاس کا خون ہو چکا ہے جنابت کی ناپاکی ہو) پھر نماز جیسا وضو کرے۔ وضو کرتے وقت اگر پانی پاؤں میں جمع ہو رہا ہے تو غسل کرنے کے بعد پاؤں دھوئے ورنہ پہلے ہی دھوئے (جیسا کہ آج دورِ جدید میں ماڈل باتھ روم ہیں ان میں پانی ٹھہرنا محال ہے) پھر تمام بدن پر تھوڑا تھوڑا پانی ڈال کر ملے (صابن وغیرہ استعمال کریں) پھر سارے بدن پر تین مرتبہ پانی بہائے۔ (درمختار، مراقی)

مسئلہ: بدن بھر میں ایک بال برابر بھی کوئی جگہ خشک رہ جائے تو غسل نہیں ہوگا تمام تر سہولتوں کے باوجود غسل کرنے کے بعد کم از کم ایک مرتبہ پاؤں اور جوتی پر پانی بہا لینا چاہئے۔ (ابوداؤد، منیہ)

جیسے کہ خواتین (بیٹھنے والی چیز پر بیٹھ کر نہائیں تو نیچے والی جگہ خشک رہتی ہے اس لئے وہاں پر بھی پانی پہنچانا ضروری ہے۔

مسئلہ: غسل کی جگہ پردہ کی ہونی چاہئے۔ بے پردہ نہانا جائز نہیں۔ (ابوداؤد)

مسئلہ: بیٹھ کر نہانا عورت کے لئے افضل و بہتر ہے۔ (مراقی)

مسئلہ: بوقتِ غسل، نتھ، بالی، چوڑیاں، دیگر زیورات انگوٹھی چھلّے وغیرہ کو اچھی طرح ہلانا ضروری ہے۔ ورنہ غسل نہیں ہوگا۔

مسئلہ: نیل پالش کا مسئلہ وضو کے بیان میں گزر گیا ہے تفصیلاً وہاں مطالعہ کریں۔ اس کے ساتھ غسل نہیں ہوتا۔

مسئلہ: بالوں پر اگر چوٹی وغیرہ باندھی ہے لیکن بال ڈھیلے ہیں کہ کھولے بغیر جڑوں تک پانی پہنچ جائے تو کھولنا ضروری نہیں ایسے ہی اچھی طرح مل کر جڑوں تک پانی پہنچائے۔ لیکن چوٹی ایسی تنگ ہے کہ بالوں پر شدت آئی ہے کہ کھولے بغیر پانی جڑ تک نہیں جا سکتا تو چوٹی کھول کر پانی پہنچانا ضروری ہے۔ (درمختار)

احتیاط یہی ہے کہ ہر حالت میں کھول کر نہائے۔

مسئلہ: عورت کو (فرج کی کھال) پیشاب والی جگہ میں ڈھلکتی ہوئی ظاہری کھال کے اندر پانی پہنچانا بھی غسل میں فرض ہے۔ اگر پانی نہ پہنچے گا تو غسل نہیں ہوگا۔

مسئلہ: جس گھر میں جنبی ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ (حدیث شریف) اس لئے غسل جنابت میں جلدی کرنی چاہئے۔

مسئلہ: غسل میں کسی وجہ سے (شرعی عذر) دیر ہو تو حالتِ جنابت میں استنجاء اور وضو کر لینا مستحب ہے۔ (بخاری، مسلم)

ایک خاص مسئلہ: احتلام ایک ایسا عمل ہے جس سے ہر صورت غسل واجب ہو جاتا ہے۔ مرد کے علاوہ یہ صورت عورت میں بھی موجود ہے۔ کہ رات خواب میں خود سے انزال ہوتے دیکھے یا سو کر اٹھے تو کپڑے میں نجاست پائے تو عورت سے احتلام ہونے کی علامت ہے۔ اس سے بہر صورت غسل واجب ہوتا ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضور مکرم علیہ السلام سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ ہاں ہوتا ہے ہماری خواتین اس مسئلہ میں بالکل غیر محتاط اور ناواقف ہیں۔ یاد رکھئے اگر سونے کے بعد اُٹھے اور اپنے کپڑے پر پتلا لیس دار مادہ (تر یا خشک) دیکھے تو اس عورت پر غسل واجب ہو گیا۔ خواتینِ اسلام اس پر آگاہ رہیں اور اپنی اسلام کی بیٹیوں کو صحیح تعلیم کریں۔

غسل کی اقسام: غسل کی چار اقسام ہیں: فرض، واجب، سنت، مستحب۔

۱۔ حیض و نفاس کے بعد غسل کرنا فرض ہے۔ (ھدایہ، عالمگیری)

۲۔ حیض کی وجہ سے بالغ ہونے پر غسل کرنا اور بچہ پیدا ہونے کے بعد بالکل خون کے نہ آنے پر غسل کرنا واجب ہے۔ (شرح تنویر)

۳۔ نماز جمعہ، نماز عیدین، حج و عمرہ کے احرام کے لئے عرفات میں وقوف کے لئے غسل کرنا سنت ہے۔ (ردالمحتار)

۴۔ اسلام قبول کرنے کے لئے۔ بے ہوشی ختم ہونے کے بعد۔ شب برات کو۔ چاند گرہن، سورج گرہن اور بارش مانگنے کی نماز کے لئے (نماز استسقاء) گناہوں سے توبہ کرنے کے لئے غسل کرنا مستحب ہے۔ (نورالایضاح)

مسئلہ: پلاسٹک سرجری اپنے جسم کی ٹشوز سے ہو یا غیر کی جلد سے دونوں صورتوں میں غسل

اور وضو بہر صورت جائز اور درست ہوگا۔
مسئلہ: عورت کا عمل مباشرت پر غسل کرنے کے بعد مادہ خارج ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں کہ غسل سے پہلے پیشاب یا چند قدم چلی تھی یا نہیں اگر پیشاب و استنجاء کے بعد غسل کیا پھر مادہ خارج ہو جائے تو غسل باقی رہے گا صرف استنجاء کر کے وضو کر لے اور اگر غسل سے پہلے پیشاب و استنجاء نہیں کیا تھا اور غسل کر لیا اب نہانے کے بعد چند قطرات مادہ کے خارج ہو گئے تو غسل دوبارہ کرنا پڑے گا۔ (بہار شریعت)
مسئلہ: غسل کرتے وقت بعض خواتین قرآنی آیات اور کلمے وغیرہ پڑھتی ہیں یہ بہت بڑا گناہ ہے اور خلافِ ادب ہے۔ غسل خانہ میں کسی قسم کی دعا درود پڑھنا جائز نہیں۔ خواتین میں ایک مسئلہ اور بھی مشہور ہے کہ حیض و نفاس سے فارغ ہو کر غسل کے بعد جب تک کلمے نہ پڑھے اس کا غسل نہیں ہوتا یہ بھی سراسر جہالت ہے حیض و نفاس ایک شرعی عذر ہے کوئی کفر نہیں کہ بغیر کلمہ کے غسل نہیں ہوگا۔ ہاں بطورِ برکت غسل خانے سے نکل کر پڑھنے میں حرج نہیں۔
مسئلہ مصنوعی بال: مصنوعی بال دو طرح کے ہیں ایک تو بازاری وِگ اور دوسرے سَر کی جلد میں پیوند کاری۔ پہلی صورت وِگ کو اتار کر غسل کرنا ضروری اور دوسری صورت میں ایسے ہی غسل جائز ہے کیونکہ پیوند کاری کی وجہ سے بال اتارنا مشکل ہے بلکہ سَر کا ایک حصہ بن چکے ہیں۔
مسئلہ: بوقتِ غسل دانتوں پر جمنے والے چیڑی (مَیل، پان کا جرم وغیرہ) مَل کر دانتوں سے چھڑانا ضروری ہے۔ اس لئے غسل سے قبل اچھی طرح انگلی سے، مسواک سے یا ٹوتھ برش سے صاف کریں۔
مسئلہ: غسل جنابت کے بعد عورت پہلے والے کپڑے پہن سکتی ہے جبکہ اس پر نجاست نہ لگی ہو اور اگر نجاست لگی ہے تو اس حصہ کو دھو کر بھی پہننا جائز اور اس سے نماز پڑھنا بھی جائز ہے۔
مسئلہ: لیکوریا سے غسل واجب نہیں ہوتا، ایسی عورت نماز کے لئے استنجاء اور وضو کر لیا

کرے اس کی وضاحت وضو کے بیان میں گزر گئی معذور کے احکام میں۔
مسئلہ: غسل کرنے کے بعد فوراً کپڑے پہن لے یہ افضل ہے۔

تیمّم کا بیان

تیمّم کا مطلب: پاکی حاصل کرنے کی نیت سے ہاتھ اور منہ پر مخصوص طریقے سے پاک مٹی کے ساتھ مسح کرنے کو تیمّم کہتے ہیں۔ فرمانِ الٰہی: کہ جب تم (وضو یا غسل کی حاجت میں) پانی کے استعمال سے معذور ہو تو تیمّم کیا کرو۔ (مائدہ)

مسئلہ: وضو اور غسل نہ کرنے کی صورت میں عبادت کی نیت سے تیمّم کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کے لئے شرط ہے کہ مرد یا عورت پانی پر قادر نہ ہوں (یعنی پانی پہنچ سے ایک میل سے بھی زائد فاصلہ پر ہے) یا وضو کرے تو بیماری اور بڑھ سکتی ہے، یا سردی اتنی شدید ہے کہ وضو یا غسل کرے تو ہلاکت ہو سکتی ہے یا پانی کی جگہ دشمن ہے کہ جان کا خطرہ ہے۔ یا پیاس اتنی شدید کہ پانی نہ پئے گی تو ہلاکت یا بےہوشی ہو سکتی ہے۔ ان تمام شرعی اعذار کی بنا پر تیمّم کر کے عبادت کی جائے۔ بغیر عذر کے تیمّم جائز نہیں۔

مسئلہ تیمّم کے تین فرائض ہیں: (۱) نیت کرے جو کہ شرط ہے (۲) چہرہ کا مسح کرنا (تیمّم میں چہرے کی حد اتنی ہے جتنی کہ وضو میں) (۳) ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا۔

طریقۂ تیمّم: طہارت کی نیت کر کے دونوں ہاتھ کی ہتھیلیاں پاک زمین پر دو مرتبہ مارے (ایسی زمین جس پر مٹی ہو یا ایسی چیز جو جنسِ زمین سے ہو مثلاً، ریت، مٹی یا مٹی کا ڈھیلا، پتھر جس پر مٹی ہو، ریت مٹی سے بنی ہوئی دیوار مٹی کے برتن بغیر روغن والے، گیرو، ملتانی مٹی، ان سے تیمّم درست ہے۔ (منیہ، شامی)

ہاتھ مارنے کے بعد دونوں انگوٹھے آپس میں دو مرتبہ مارے تا کہ زیادہ لگی مٹی جھڑ جائے پھر وضو کی طرح دونوں ہاتھ چہرے پر پھیرے (پیشانی سے ٹھوڑی تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک) پھر دوبارہ دو مرتبہ زمین پر ہاتھ مارے پھر اسی طرح جھاڑے پہلے بائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں دائیں ہاتھ کی اوپر والی سطح سے ہاتھ کھینچتی ہوئی کہنی تک

لے جائے پھر بائیں ہاتھ سے ہی ہتھیلی کو نچلے حصہ پر پھیرتی ہوئی واپس انگلیوں تک لے آئے اسی طرح دوسرے بازوں کا مسح کرے دائیں ہاتھ کے ذریعے۔ (شرح وقایہ، شامی)

مسئلہ: تیمّم کرتے ہوئے ان دو اعضاء کا کوئی حصہ بال برابر بھی خالی نہ رہے ورنہ تیمّم نہیں ہوگا۔ (درمختار)

مسئلہ: عورت ناک کی تار، لونگ، یا انگوٹھی، چھلّہ، اتار کر تیمّم کرے اگر ممکن ہو ورنہ وضو کی طرح پھیر کر، حرکت دے کر اس کے نیچے ہاتھ پھیرے۔ (درمختار)

مسئلہ: وضو اور غسل کے لئے تیمّم ایک طرح کا ہوگا (جو طریقہ اوپر بیان کر دیا ہے) صرف نیت کرے گی۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: جن چیزوں سے وضو اور غسل ٹوٹ جاتا ہے ان سے تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ (تنویر الابصار)

مسئلہ: عورت کا حیض ونفاس سے یا جنابت سے طہارت حاصل کرنے کے لئے پانی نہ ملے تو تیمّم کر کے عبادت کرے ورنہ ایسی حالت میں گزرنے والی نمازوں یا روزوں کی قضا لازم ہوگی اور بلا وجہ تاخیر کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ (درمختار)

مسئلہ: سحری کا وقت اتنا کم ہے کہ ناپاکی (حیض، نفاس، جنابت سے) دور کرنے کے لئے غسل کرے گی تو وقت ختم ہو جائے گا ایسی صورت میں استنجاء اور وضو کر کے سحری کھالے۔ اگر پانی موجود نہیں یا کوئی شرعی عذر ہے تو تیمّم کر کے سحری کھالے اور عبادت بھی کر سکتی ہے۔ (درمختار)

اذان کا بیان

اذان کا مطلب ہے آگاہ کرنا، خبردار کرنا، اور دعوت دینا۔ اور چند مخصوص کلمات کے ذریعے مخصوص اوقات میں لوگوں کو عبادت کی دعوت دینا ''اذان'' کہلاتا ہے۔

مسئلہ: عورت کی اذان اور اقامت (تکبیر) مکروہ تحریمی ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: عورت کسی نماز کے لئے اذان اور اقامت نہیں کہے گی ورنہ گنہگار ہوگی۔ (بہار شریعت، عالمگیری)

مسئلہ: عورت کواذان کہنے کی تو اجازت نہیں لیکن جواب دے سکتی ہے بلکہ زیادہ باعثِ ثواب ہے کہ حضور مکرم علیہ السلام نے فرمایا اے گروہ خواتین جب تم بلال کواذان واقامت کہتے سنوتو تم بھی وہ ہی کلمات سے جواب دو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکی لکھے گا اور ہزار درجہ بلند فرمائے گا اور ہزار گناہ مٹادے گا۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہنے سے بُرے خاتمہ کا خوف ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ: جنبی عورت، حیض والی اور نفاس والی عورت پر اذان کا جواب دینا واجب نہیں۔ اسی طرح پیشاب کرتے وقت غسل کرتے وقت، عمل مباشرت کی صورت میں، نماز پڑھتے ہوئے، علم دین سیکھنے اور سکھانے والی پر بھی جوابِ اذان ضروری نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ جوابِ اذان کا طریقہ: تمام کلمات ویسے ہی کہے جائیں صرف چند کلمات میں ترمیم ہے۔ کلمۂ شہادت میں حضور مکرم علیہ السلام کے نام پر درود شریف پڑھے اور انگوٹھے چومنا مستحب ہے۔ پہلے نام پر انگوٹھے چومے اور "قُرَّةُ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه" کہے اور دوسرے پر "اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِالسَّمْعِ وَالْبَصَر" کہے حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاح پر "لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" کہے۔ (درمختار، عالمگیری) فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کی جگہ صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہے۔

نماز کا بیان

نماز اسلام کا سب سے اہم، افضل واکرم فریضہ ہے۔ عبادات میں سے سب سے افضل نماز ہے۔ قرآن پاک میں تقریباً سو سے زائد مرتبہ نماز کا ذکر اور بجا آوری کی تاکید ہے۔ اور اس کو ادا کرنے میں سستی و کاہلی منافقت کی علامت اور اس کا چھوڑنا کفر کی نشانی بتائی گئی ہے۔ یہ وہ فرض عظیم ہے جو اسلام کے ساتھ ہی وجود میں آیا لیکن اس کی تکمیل اس شبستانِ قدس میں ہوئی جس کو معراج کہتے ہیں۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (روم ۴) اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

مسئلہ: نماز ہر عاقل، بالغ، مسلمان مرد وعورت پر دن میں پانچ وقت فرض عین ہے اس کی فرضیت کا انکار کرنا کفر ہے، اس کی اہمیت کو ہلکا سمجھنا گمراہی ہے۔ شرعی عذر کے بغیر چھوڑنا گناہِ کبیرہ ہے۔ نماز خالص بدنی عبادت ہے۔ اس سے نیابت جاری نہیں ہوسکتی (یعنی کسی کی طرف سے دوسرا نہیں پڑھ سکتا) یہ دین کا ستون ہے۔ اس کے بغیر دین قائم نہیں رہتا، نماز سفر وحضر میں بھی معاف نہیں۔ مردوں کے ساتھ خواتین کو بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔

مسئلہ: بچہ سات سال کا ہو جائے تو اس کو نماز سکھائی جائے اور دس سال کا ہو جائے تو نہ پڑھنے پر مار کر بھی پڑھوائی جائے۔ (ابوداؤد، ترمذی) مار سے مراد ہلکی پھلکی ضرب ہے نہ کہ شدید۔

مسئلہ: نماز میں نہ نیابت ہے نہ مال بطور فدیہ۔ یعنی کسی کی نماز رہ جائے نہ تو دوسرا آدمی اس کی نماز پڑھ سکتا ہے اور نہ ہی کچھ مال بطور فدیہ ادا کر کے نماز کا حق ادا کروا سکتا ہے۔ ہاں اتنی اجازت ہے کہ بوقتِ وصال ورثاء کو صدقہ بطور فدیہ نماز ادا کرنے کی وصیت کر جائے۔ اگر بغیر وصیت کے بھی فوت ہوگئی تو ورثاء اپنی طرف سے کچھ فدیہ ادا کر دیں تو شاید یہ اللہ قبول فرما کر ذمہ سے بری فرما دے۔ (درمختار)

نماز کی شرائط

یاد رہے کہ شرائط وہ اعمال ہیں جن کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اور یہ شرائط چھ ہیں:

(۱) **طہارت** : نماز کی پہلی شرط طہارت ہے۔ اس کا مطلب یہ کہ عورت کا بدن، کپڑے نماز والی جگہ، ہر قسم کی نجاست سے پاک وصاف ہو۔ (عورت کے پاک وصاف ہونے کے مسائل گذشتہ صفحات حیض ونفاس کے باب میں بیان ہو گئے ہیں وہاں سے مطالعہ کریں۔)

(۲) **ستر عورت** : (یعنی وہ شرعی اعضاء جن کا چھپانا ضروری ہو ستر عورت کہلاتا ہے) یعنی نماز میں عورت ہاتھ، کلائی، پاؤں ٹخنوں تک اور چہرے کو کھولنا جائز ہے باقی ان کے علاوہ تمام اعضاء کا چھپانا ضروری ہے۔ (درمختار)

مسئلہ: سر کے لٹکتے ہوئے بال، گردن، اور کان بھی چھپانا ضروری ہیں۔ (درمختار)
مسئلہ: اگر حالتِ نماز میں کان، بال، بازو وغیرہ کا چوتھا حصہ بھی کھل جائے۔ (ایک رکن سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنے کی مقدار کے برابر) کھلا رہے تو نماز نہیں ہوگی۔ (درمختار)
مسئلہ: عورت کا چہرہ اگر چہ ستر عورت میں نہیں یعنی چھپانا نماز میں ضروری نہیں لیکن فتنے وغیرہ کا اندیشہ ہو کہ غیر محرم آدمی دیکھ لے گا تو چہرہ کھولنا منع ہے۔ (درمختار)
(۳) قبلہ رخ ہونا: نماز کی تیسری شرط خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا ہے۔
مسئلہ: اگر کوئی عورت اتنی اشد بیمار ہے کہ خانہ کعبہ کو رخ نہیں کر سکتی اور دوسرا کوئی ایسا شخص یا عورت بھی پاس موجود نہیں جو رخ قبلہ کی طرف کراوے تو اس شرعی عذر کی وجہ سے جس طرف رخ کر کے نماز پڑھ لے تو اس کی نماز ہو جائے گی۔ دوبارہ لوٹانا بھی ضروری نہیں۔ (بہارشریعت)
مسئلہ: مرد اور عورت چلتی ٹرین، ہوائی جہاز وغیرہ میں فرضی، نفلی، واجبی ہر نماز ادا کر سکتے ہیں۔ لیکن فرض نماز میں قبلہ کا رخ معلوم کر کے پڑھے۔ اگر کوئی رخ بتانے والا بھی موجود نہیں تو پھر اپنے ذہن کو غالب گمان کی طرف پھیرے کہ اس طرف کعبہ ہے۔ تو اپنے اس اندازے سے رخ کر کے نماز پڑھ لے۔
مسئلہ: اگر کسی عورت نے قبلہ سے منہ پھیر لیا لیکن سینہ قبلہ کی طرف ہے تو اس پر واجب ہے کہ فوراً قبلہ کی طرف منہ کرے تو اس کی نماز ہو جائے گی۔ (درمختار)
(۴) نماز کا وقت ہونا: ہر نماز اس نماز کے وقت میں پڑھی جائے، صحیح وقت میں پڑھی جائے۔ جیسے اذان وقت سے پہلے نہیں ہوتی اسی طرح نماز بھی وقت سے پہلے نہیں ہوتی۔ (اوقات نماز اگلے صفحات پر درج ہیں ضرور یاد کرلیں)۔
(۵) نماز کی نیت: دل سے پکے ارادے کو نیت کہتے ہیں۔ محض جاننا نیت نہیں بلکہ ارادہ کرنا ضروری ہے۔ (تنویرالابصار)
مسئلہ: ہمارے ہاں مشہور ہے کہ نماز کی نیت زبان سے کرنا ضروری ہے ورنہ نماز نہیں ہوتی یہ سراسر غلطی ہے۔ زبان سے کہہ لینا مستحب ہے چاہے یہ نیت عربی میں کہے یا کسی دوسری

زبان میں۔لیکن صیغہ ماضی کا بولنا ضروری ہے کہ ''میں نے نیت کی'' یہ نہ کہے کہ نیت کرتا ہوں۔(درمختار)

مسئلہ: کبھی بھولنے سے لفظ زبان سے دوسرا نکلتا ہے جبکہ نیت پہلے کی تھی۔جیسے کہ کوئی نماز عصر پڑھنا چاہے تو زبان سے کہے میں نے ظہر کی نیت کی تو اس کی نماز عصر والی ہوگی نہ کہ ظہر والی۔کیونکہ اللہ تعالیٰ تو دلی مراد دیکھتا ہے۔(درمختار، ردالمختار)

(۶) تکبیر تحریمہ: حضور مکرم علیہ السلام ہر نماز کو ''اللہ اکبر'' سے شروع فرماتے۔نماز کی یہی پہلی تکبیر ''تکبیر تحریمہ'' کہلاتی ہے۔

مسئلہ: نماز جنازہ میں تکبیر تحریمہ رکن ہے۔باقی سب نمازوں میں شرط ہے۔(درمختار)

مسئلہ باریک لباس کا

جیسے کہ پہلے گزر گیا کہ کان، بال، بازو، چوتھائی حصہ کھل جائے تو نماز ہوتی نہیں اسی طرح باریک لباس کہ پہنے ہوئے بھی عورت ننگی ہے۔جس سے جسم کے اعضاء واضح دکھائی دیں۔(جیسا کہ آج روشن خیال دور میں یہ وباء عام ہو چکی ہے) یا ایسا باریک دوپٹہ جس سے سر کے بال نظر آئیں اس سے ہرگز نماز نہیں ہوتی۔(اس مسئلے پر خواتین خاص الخاص توجہ دیں)

مسئلہ: پٹرول پاک ہے اور اس سے کپڑے دھونا جائز ہے البتہ بدبودار کپڑے سے نماز نہ پڑھنی چاہئے۔(فتویٰ)

مسئلہ: قبلہ رخ ہونا شرط ہے۔کسی اجنبی اور غیر معلوم جگہ پر نماز پڑھنے کا موقع آجائے تو جہتِ قبلہ معلوم کرنا ضروری ہے۔اگر کسی عورت نے شرم کی وجہ سے کسی سے نہ پوچھا جبکہ بتانے والا کعبہ کی جہت سے واقف شخص یا عورت موجود تھی اور ایسے ہی نماز پڑھ لی تو نماز نہیں ہوگی۔البتہ نماز پڑھ لینے کے بعد معلوم ہوا کہ جہت درست تھی تو نماز ہو جائے گی۔

(درمختار، ردالمختار)

ہاں اگر کوئی جہت بتانے والا نہ تھا تو پھر اپنی مکمل کوشش کر کے جہت کعبہ معلوم کرے

جس طرف دل راغب ہو اسی طرف منہ کر کے نماز پڑھے تو ہو جائے گی۔ (فتاوی ہندیہ)

نماز کے فرائض

نماز کے ارکان سات ہیں۔ فرائض وہ اعمال ہیں جن کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں چاہے کسی ایک فرض کو ہی چھوڑ دیا جائے۔

(۱) تکبیر تحریمہ (۲) قیام (۳) قرأت (۴) رکوع (۵) سجدہ (۶) قعدہ اخیرہ (۷) سلام پھیرنا۔

ارکان اور شرائط میں فرق

شرائط: وہ اعمال جو خارج نماز ہوتے ہیں یعنی ان تمام چیزوں کا نماز شروع کرنے سے پہلے پورا کرنا ضروری ہے۔ اگر نماز سے پہلے ان کا اہتمام نہ کیا تو نماز شروع کرنا ہی جائز نہیں ہوگی۔ اور ارکان وہ اعمال ہیں جن کا نماز شروع کر کے پورا کرنا ضروری ہے۔ اور دوران نماز اگر ان کو چھوڑ دیا تو پڑھی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔

(۱) تکبیر تحریمہ: نماز کا پہلا رکن تکبیر تحریمہ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کرنا۔ نماز میں تو بہت مرتبہ اللہ اکبر کہا جاتا ہے مگر شروع نماز میں پہلی مرتبہ جو اللہ اکبر کہتے ہیں اسے تکبیر تحریمہ کہتے ہیں۔

(۲) قیام: قیام کا مطلب ہے کھڑے ہونا، فرض نماز میں قیام (کھڑے ہونا) فرض ہے۔ اگر کسی عورت، مرد نے بغیر کسی شرعی عذر کے بیٹھ کر نماز پڑھی تو اس کی نماز نہیں ہو گی۔ ہاں نفل نماز بغیر عذر کے بھی بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے/عورت بھی پڑھ سکتی ہے مگر ثواب آدھا ملے گا۔

مسئلہ: بعض خواتین ذرا سا بخار یا نزلہ یا معمولی سی تکلیف میں بیٹھ کر نماز پڑھتی ہیں حالانکہ ایسی مریضہ، سیڑھیوں سے اتر لیتی ہے۔ راستہ طے کر لیتی ہے۔ کافی دیر کھڑے ہو کر گفتگو بھی کر لیتی ہے مگر نماز بیٹھ کر پڑھتی ہیں۔ ان کی نماز نہیں ہوتی۔ حکم شرع یہ ہے کہ جتنی دیر

کھڑے ہونے کی طاقت ہے کھڑے ہوکر نماز پڑھے۔
مسئلہ: فرض نماز، وتر نماز، سنت مؤکدہ کھڑے ہوکر پڑھنا ضروری ہے۔
(۳) قرأت: نماز کا تیسرا فرض تلاوت قرآن ہے۔ اس کا مطلب ہے مطلقاً قرآن کریم کی تلاوت فرض ہے۔ یعنی نماز میں کچھ نہ کچھ قرآن پاک پڑھنا فرض ہے ورنہ نماز نہیں ہوگی جیسے کہ فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ ملا کر پڑھنا یا کوئی آیت وتر اور سنت اور نوافل کی ہر ہر رکعت میں قرآن شریف پڑھنا ضروری ہے۔
مسئلہ: عورت کو جس طرح پردہ کا حکم ہے اسی طرح اپنی آواز کو پست رکھنے کا حکم ہے مگر اتنی آواز میں تلاوت کرنا کہ اپنا پڑھا ہوا خود کو بھی سمجھ آئے یہ ضروری ہے۔
(۴) رکوع: نماز کا چوتھا فرض رکوع کرنا، اس کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اتنا جھکے کہ ہاتھ گھٹنے تک پہنچ جائے۔

عورت رکوع میں زیادہ نہ جھکے کہ پیٹھ اور کمر برابر ہوجائے بلکہ اتنا جھکے کہ ہاتھ گھٹنے کو پہنچ جائیں اور ہاتھ سے زور بھی نہ دے۔ پاؤں بھی سمیٹ کر رکھے۔ (عالمگیری)
(۵) سجدہ: سجدہ کہ ناک اور پیشانی زمین پر لگائے اور خود کو زمین پر گرادے کہ محسوس ہو جیسے زمین سے چمٹ گئی۔ مرد کی طرح پاؤں پیٹھ نہیں اُٹھائے گی۔ (فتاوٰی رضویہ)
(۶) قعدہ آخیر: آخری التحیات کو کہتے ہیں۔ پوری التحیات بمع درود و دعا کی مقدار بیٹھنا فرض ہے اسی مقدار کو قعدۂ آخیر کہتے ہیں۔
(۷) خُرُوْجِ بِصُنعِہٖ: نماز سے باہر نکلنا خروج بصنعہ کہتے ہیں۔ یہ سلام پھیر کر ہو یا کسی دوسرے عمل سے ہو فرض ادا ہوجائے گا۔ لیکن افضل و اعلیٰ صرف سلام پھیرنا ہے۔ اس کے علاوہ کسی عمل سے کرے اگرچہ فرض ادا ہوجائے گا لیکن دوبارہ لوٹانا واجب ہے۔
مسئلہ عورت کی تکبیر تحریمہ: مرد کی طرح ہاتھ کانوں کی لَو تک نہیں بلکہ صرف کندھے تک اُٹھائے اور دوپٹے کے نیچے کرلیں اور سینہ کے اوپر ہاتھ باندھے ہاتھ اُٹھاتے وقت انگلیاں ملاکر سیدھی قبلہ رو ہونی چاہئیں۔
مسئلہ: اتنی آواز میں تکبیر تحریمہ کہے کہ خود سن لے۔ (نورالایضاح)

مسئلہ: قدموں کے درمیان کم از کم چار انگل کا فاصلہ ہو۔ (عامہ کتب فقہ) حتی الوسع جسم سمیٹ کر رکھے۔

مسئلہ: اسی طرح ٹانگوں کا قیام میں کھولنا، سجدہ میں مقعد اٹھانا ستر عورت (پردہ) کے خلاف ہے۔

نماز میں ہلنا: نماز پڑھتے ہلنا خشوع وخضوع کے منافی ہے نماز کا ادب قائم نہیں رہتا بعض خواتین ادب واحترام سمجھ کر حرکت اور ہلتی رہتی ہیں یہ مکروہ ہے۔ حضور اکرم نے اسے یہودیوں کا طریقہ فرمایا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی زوجہ حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا کو ایسے حرکت کرتے دیکھا تو سختی سے جھڑکا۔ (درمنثور)

عورت کا رکوع اور سجدہ: عورت رکوع میں اتنا جھکے کہ ہاتھ گھٹنے تک پہنچ جائے اور ہاتھ سے گھٹنے کو زور نہ دے اور سجدہ میں بازو کروٹوں سے ملا دے اور پیٹ رانوں سے اور رانوں کو پنڈلی سے اور پنڈلی زمین سے۔ (عالمگیری)

ساڑھی میں نماز: ساڑھی دو قسم کی ہوتی ہے۔ (۱) ایک وہ کہ اس کا بلاوز اتنا چھوٹا ہوتا ہے کہ کمر واضح ہو رہی ہوتی ہے۔ ایسی ساڑھی تو پہننا ناجائز وحرام۔

(۲) دوسری وہ جس کا بلاوز مکمل ہوتا ہے۔ اگر مکمل جسم چھپا ہے تو اس سے نماز درست ہے۔ (نور الایضاح)

ناخن بڑھانا اور نماز: ناخن بڑھانا مکروہ ہے اور خلاف فطرت ہے کیونکہ اکثر بڑھے ہوئے ناخنوں میں ایسی چیز جمع ہو جاتی ہے جو ناخن کے اندر پانی جانے سے روکتی ہے جس سے نہ تو وضو ہوتا ہے نہ غسل۔ لیکن اگر ناخن صاف ہے اور عورت صاف رکھتی ہے تو نماز صحیح ہوگی۔ البتہ ناخن بڑھانا اسلامی فطرت کے خلاف ہے۔ (فتاوی)

نماز میں کپڑے سمیٹنا: سجدے میں جاتے، رکوع سے اٹھتے یا بیٹھتے اپنے کپڑوں کو سمیٹنا، ان سے کھیلنا، یا ان کی طرف نگاہ جمائے رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (عامہ کتب فقہ)

رکوع، سجدہ سے کھڑے ہوتے وقت اتنی اجازت ہے کہ بائیں ہاتھ کے ساتھ کپڑا درست کر لے نہ کہ دونوں ہاتھوں سے۔ (فتاوی)

میاں بیوی کا ایک مصلّی پر نماز پڑھنا: دونوں کی ایک وقت کی نماز ہو یا ایک وقت کی نماز امام کی اتباع میں پڑھیں تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (درمختار۔ ردالمحتار۔ عالمگیری)

نماز کے واجبات

۱۔ تکبیر تحریمہ خود فرض ہے لیکن اس میں لفظ ''اللہ اکبر'' کہنا واجب ہے۔

۲۔ پوری سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔ اگرچہ فاتحہ بھی قرآن کریم کی ایک سورۃ ہے اور تلاوت نماز میں فرض ہے لیکن ترتیب کے دائرہ میں ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔

۳۔ فرض کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ ملانا یا تین چھوٹی آیات یا تین کے برابر ایک آیت کا ملانا واجب ہے۔ اسی طرح سنت مؤکدہ اور غیر مؤکدہ، نفل اور وتر کی ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد تلاوت قرآن واجب ہے۔ (مذکورہ بالا مقدار برابر)

۴۔ سورۃ فاتحہ کا دوسری کسی سورۃ یا آیت سے پہلے پڑھنا واجب ہے۔

۵۔ ہر رکعت میں ایک ہی مرتبہ الحمد شریف پڑھنا واجب ہے۔

۶۔ قرأت کے فوراً بعد رکوع کرنا واجب ہے۔

۷۔ ایک سجدہ کے بعد بلا فصل دوسرا سجدہ کرنا واجب ہے۔

۸۔ تعدیل ارکان (یعنی رکوع، سجدہ، قومہ، جلسہ اور دیگر ارکانِ نماز اطمینات سے ادا کرنا۔

۹۔ قومہ واجب ہے یعنی رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا۔

۱۰۔ جلسہ واجب ہے یعنی دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔

۱۱۔ قعدۂ اولیٰ۔ پہلا التحیات واجب دوسرا فرض ہے۔ چاہے نفل نماز ہو۔

۱۲۔ فرض، وتر، سنن مؤکدہ میں قعدۂ اولیٰ میں صرف التحیات (عبدہ ورسولہ) تک پڑھنا اور اس کے بعد درود شریف نہ پڑھنا واجب ہے۔

۱۳۔ دونوں قعدوں میں تشہد پورا پڑھنا، یعنی التحیات عبدہ ورسولہ تک پڑھنا درمیان سے آخر سے کوئی حرف، لفظ نہ چھوڑنا۔

۱۴۔ سلام پھیرتے وقت لفظ السلام علیکم دوبارہ کہنا واجب ہے۔

۱۵۔ وتر نماز میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے۔
۱۶۔ دعائے قنوت کے لئے ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہنا واجب ہے۔
۱۷۔ نمازِ عیدین کی چھ تکبیرات واجب ہیں۔

مسئلہ: حضورِ قلب: نماز پڑھتے ہوئے یہ دھیان اور خیال ہونا ضروری ہے کہ وہ نماز کا کونسا رکن ادا کر رہی ہے۔ اسی کو حضورِ قلب کہتے ہیں۔ (بحر)

مسئلہ: الحمد کے بعد پوری سورت نہ پڑھے تو کم از کم تین آیات پڑھے یا ایک آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو اس کی تلاوت کرے۔ (درمختار)

سجدۂ سہو

مسئلہ: نماز کے ان تمام واجبات میں سے اگر کوئی واجب رہ جائے یا فرائض میں سے کسی فرض کو ادا کرنے میں تاخیر ہو جائے تو سجدۂ سہو کرنا لازم ہے۔

طریقہ: آخری التحیات عبدہ ورسولہ تک پڑھ کر دائیں طرف سلام پھیرے پھر دو سجدے کرے پھر شروع سے التحیات مکمل دعا تک پڑھ کر سلام پھیر دے۔ تو نماز مکمل ہو جائے گی۔

مسئلہ: فرض نماز میں کوئی فرض ترک ہو جائے تو سجدۂ سہو سے تلافی نہیں ہوگی وہ دوبارہ نماز پڑھے۔

۲۔ واجبات میں سے کوئی واجب قصداً چھوڑ دیا تو سجدہ سہو نہیں بلکہ نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔

۳۔ ایک نماز میں چند واجبات چھوٹ جائیں تو آخر میں ایک ہی سجدۂ سہو کافی ہوگا۔

نماز کی سنتیں

۱۔ تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھانا (عورت ہاتھ صرف کندھوں تک اٹھائے گی اور چادر کے نیچے سینہ کے اوپر باندھے گی)
۲۔ ہاتھوں کی انگلیوں کو اپنے حال پر چھوڑنا (نہ بالکل سیدھی نہ بالکل جھکی)

۳۔ بوقت تکبیر سر نہ جھکانا (جیسے کہ تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے ساتھ سَر بھی جھکا لینا ادب سمجھا جاتا ہے)
۴۔ تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے ہاتھ اٹھانا۔
۵۔ تکبیر تحریمہ کے بعد فوراً ہاتھ باندھ لینا۔
۶۔ پھر سب سے پہلے سبحانك اللهم پھر اعوذ بالله پھر بسم الله پڑھنا سنت ہے۔
۷۔ فاتحہ کے بعد آمین کہنا (لیکن آہستہ آواز سے کہ صرف خود سن سکے چاہے تنہا ہو یا جماعت کے ساتھ)
۸۔ رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا اور انگلیاں نہ پھیلانا۔
۹۔ رکوع وسجدہ میں کم از کم تین مرتبہ تسبیح کہنا۔
۱۰۔ رکوع وسجدہ میں جانے اور سجدہ سے اٹھنے کے لئے اللہ اکبر کہنا۔
۱۱۔ رکوع سے سمع الله لمن حمده کہتے ہوئے اٹھنا۔
۱۲۔ سجدہ میں ہاتھ، ناک، پیشانی، گھٹنے زمین پر لگانا۔
۱۳۔ عورت کے لئے سجدہ سمٹ کر کرنا۔
۱۴۔ تشہد کی طرح جلسہ کرنا (یعنی ایک سجدہ سے اٹھ کر مکمل بیٹھنا پھر دوسرا سجدہ کرنا۔
۱۵۔ دوسری رکعت یا ہر رکعت جس کے بعد قیام کرنا ہے وہ قیام پنجوں کے بل کرنا۔
۱۶۔ تشہد میں دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر بائیں سُرین پر بیٹھنا۔
۱۷۔ تشہد میں ہاتھ رانوں پر رکھنا، انگلیوں کو اپنے حال پر چھوڑنا، اور انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس رکھنا۔
۱۸۔ شہادت پر اشارہ کرنا (اشھد ان لا کے لا پر شہادت کی انگلی کھڑی کرنا اور الہ پر رکھ دینا۔
۱۹۔ قعدہ اخیرہ میں درود شریف اور دعائے ماثورہ (جو قرآن وحدیث سے منقول ہو) پڑھنا۔
۲۰۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ دو بار کہنا۔
۲۲۔ ظہر، مغرب اور عشاء کے فرضوں کے بعد مختصر دعا کر کے سنتوں اور نوافل کے لئے

جلدی کھڑا ہو جانا سنت ہے ورنہ سنتوں کا ثواب کم ہو جائے گا۔ (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ: عورت تکبیر تحریمہ میں ہاتھ کندھے تک اٹھائے اور چادر کے نیچے سینہ کے اوپر باندھ لے گی یہی اس کا ستر ہے اور حجاب ہے۔ (ترمذی)

مسئلہ: عورت رکوع وسجدہ مرد کی طرح نہیں کرے گی بلکہ رکوع تھوڑا سا جھک کر ہاتھ گھٹنے تک لگائے اور زور بھی نہ ڈالے اسی طرح سجدہ میں مکمل سمٹ کر سجدہ کرے کہ تمام اعضاء بدن زمین کو چھو جائیں۔ (عالمگیری، فتاوی رضویہ)

مسئلہ: سجدہ میں صرف ناک کا لگنا ضروری نہیں بلکہ ہلکا سا دبا کر ہڈی زمین پر لگائے۔ (درمختار)

مسئلہ: آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر آنکھ کھلی رکھنے میں خشوع وخضوع نہ رہتا ہو تو بند کرنے میں حرج نہیں۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: نماز میں ادھر ادھر دیکھنا اگرچہ نماز فاسد نہیں کرتا لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔ حدیث مبارکہ ہے کہ آنکھیں پھیر پھیر کر دائیں بائیں دیکھنے سے خدا کی رحمت بکھر جاتی ہے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

مسئلہ: ہر رکعت میں ایک ہی سورت پڑھنا سنت ونوافل میں جائز ہے لیکن فرائض میں ممانعت ہے اور مکروہ تنزیہی ہے۔ (بہار شریعت، نورالایضاح)

سورۃ فاتحہ کے علاوہ کسی سورۃ کو خاص کر لینا بھی مکروہ ہے۔ (مراقی الفلاح)

اگر کسی کو اور سورۃ یاد نہ ہو تو ایک ہی پڑھ سکتی ہے مگر ساتھ ساتھ یاد کرتی رہے۔ (فتوی)

مستحباتِ نماز

۱۔ حالت قیام میں سجدہ کی جگہ پر نظر رکھنا۔

۲۔ رکوع میں قدم کی پشت پر دیکھنا۔

۳۔ سجدہ کی حالت میں ناک پر نظر رکھنا۔

۴۔ قعدہ میں سینے پر یا گود میں نظر جمانا۔

۵۔ پہلے سلام میں دائیں کندھے اور دوسرے میں بائیں۔
۶۔ تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ چادر کے نیچے رکھنا کندھے کو دیکھنا۔
۷۔ جہاں تک ممکن ہو کھانسی، جماہی (اداسی کو روکنا)
۸۔ نہ رکے تو بائیں ہاتھ کی پشت منہ پر رکھنا اور قیام کی صورت میں دائیں ہاتھ کی پشت منہ پر رکھنا۔

مفسدات نماز

نماز کو توڑنے والی چیزیں۔
۱۔ قصداً، عمداً یا سہواً نماز میں بولنا، یا کسی کے کلام کا جواب دینا۔ سلام کرنا یا جواب دینا اچھی یا بُری خبر سن کر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ یا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهِ یا اِنَّا لِلّٰهِ وغیرہ کہنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔
۲۔ قرآنی مخصوص الفاظ جن کے اُلٹ پڑھنے سے گناہ کبیرہ یا کفر لازم آئے نماز توڑ دیتا ہے۔
مسئلہ: جیسے کہ سورۃ فاتحہ میں نستعین کو نستاعین پڑھنا۔ اَنْعَمْتَ کو اَنِعَمْتَ پڑھنا اللّٰہ اکبر میں الف لمبا کر کے پڑھنا جیسے کہ اکبار نماز توڑ دیتا ہے۔
نوٹ: خواتین اسلام غور کریں کہ قرآن کریم کے غلط، الٹا سیدھا پڑھنے سے گناہ تو جو ملے سو ملے ہماری نمازیں بھی غارت و ضائع جاتی ہیں۔ اس لئے اپنے قرآنی تلفظ کو درست کریں اور بچوں کو قرآن کریم کے زیور سے آراستہ کریں تا کہ دنیا بھی رحمت اور آخرت بھی رحمت بن جائے۔
۳۔ نماز میں کسی درد، تکلیف، دکھ، رنج کی وجہ سے آواز نکالنا یا درد کی وجہ سے آواز (ہائے، اُف، اوہ) کے ساتھ رونا بھی شروع کردے تو سب صورتوں میں نماز ٹوٹ جائے گی۔
مسئلہ: مریض سے اکثر ایسے الفاظ بے اختیار نکل جاتے ہیں لہٰذا ان کی نماز نہیں ٹوٹتی۔
۴۔ دانتوں میں چنے کے برابر کوئی شے پھنسی ہوئی تھی اگر نکال کر کھا گئی تو نماز ٹوٹ

جائے گی اگر چنے کے دانے سے کم مقدار ہو اور نگل جائے تو نماز فاسد نہیں ہو گی۔

۵۔ نماز میں عملِ کثیر (ایسا کام جو ایک ہاتھ سے بار بار کیا جائے یا ایک دو بار دونوں ہاتھوں سے کیا جیسے کہ کپڑے درست کرتے رہنا، کمر باندھنا یا کچھ کھا پی لینا، یا کسی شے کو دونوں ہاتھ سے اٹھا کر پھینک دینا یا اپنی طرف کھینچ لینا) ان تمام صورتوں میں نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

۶۔ کسی ایک رکن میں تین بار بدن کھجلانا (خارش وغیرہ کرنا) نماز توڑ دیتا ہے۔

(عالمگیری)

۷۔ نماز کی جگہ سے تین قدم برابر آگے پیچھے ہو جانا چاہے کسی کے دھکیلنے سے ہو نماز ٹوٹ جائے گی۔

۸۔ نماز کی حالت میں سانپ بچھو یا زہریلا کپڑا نظر آئے اور اس سے نقصان کا خطرہ بھی ہو تو نماز کی صورت میں ہی اسے مارنا مباح ہے نماز فاسد نہیں ہو گی۔ اگر بغیر کسی خطرہ و نقصان کے مارا تو نماز مکروہ ہو گی۔ (عالمگیری)

۹۔ نمازی کے آگے سے گزرنا کبیرہ گناہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو اگر اس گناہ کبیرہ کا علم ہو جائے تو چالیس دن یا مہینہ یا سال بھی کھڑا رہنا پڑا تو گزرنے سے کھڑا رہے۔ (ترمذی)

لیکن عوام میں مشہور ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے کی وجہ سے نمازی کی نماز ٹوٹ جاتی ہے یہ سراسر غلطی ہے۔ اس میں نمازی کا کیا قصور۔ سزاوار تو گزرنے والا ہے لہٰذا یاد رہے کہ نمازی کی نماز اس سے نہیں ٹوٹتی ہاں آگے سے گزرنے والا گنہگار ہے۔

مسئلہ: مسجد حرام (بیت اللہ شریف) میں نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے یعنی مجبوری کی صورت میں کوئی گناہ نہیں۔ (کیونکہ مجبوری کی صورت میں رش کی وجہ سے دائیں بائیں ایسی جگہ میسر نہیں کہ گزر رہے لہٰذا صفوں کے درمیان سے گزر سکتا ہے سکتی ہے۔ (ردالمحتار)

سُترہ

خواتین گھروں میں ایک جگہ منتخب کریں، جہاں سوائے نماز کے کوئی دوسرا فعل سرانجام نہ دیا جائے۔ اگر ایسی جگہ میسر نہ ہو تو پھر بھی زیر استعمال کمروں میں ایک پاک

وصاف گوشہ منتخب رکھیں۔لیکن اکثر گھروں میں ایسی جگہ شاید ممکنات میں سے نہ ہوتو ایسی صورت میں حکم شرع کے مطابق ''سُترہ'' قائم کیا جائے یعنی نمازی کے سامنے یہ ایک نیزے کی صورت ہے۔جس کی کم ازکم اونچائی ایک ہاتھ اور زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ (4 1/2) فٹ اور انگلی برابر موٹا۔

اگر ایسی شے میسر نہ ہوتو گھر سے کوئی شے کرسی، موڑا، ہینڈ بیگ، گدی وغیرہ سامنے رکھ کر نماز پڑھے تاکہ گزرنے والا بھی گنہگار نہ ہو۔(ردالمحتار)

نوٹ: مشہور ہے کہ نمازی کے آگے جوتا پڑا ہوتو نماز نہیں ہوتی۔جبکہ ایسی بات نہیں نماز میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔ ہاں اگر جوتی کی خوبصورتی، ڈیزائننگ، کی وجہ سے توجہ اس کی طرف مبذول ہونے کا خطرہ ہوتو ہٹا دینا افضل ہے۔

نماز وتر

حدیث شریف میں ہے کہ حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک اور نماز کو زیادہ فرمایا ہے اور وہ نماز وتر ہے، عشاء اور صبح کے درمیان پڑھو۔

مسئلہ: نمازِ وتر تین رکعات ہیں۔حضور مکرم ایک سلام سے تین رکعات ادا فرماتے۔

(ابوداؤد وحاکم)

سیّدہ عائشہ کی روایت کہ تین سورتیں حضور مکرم وتر میں پڑھتے سورۃ اعلیٰ پہلی میں، دوسری میں الکفرون اور تیسری میں قل ھو اللہ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، دارمی)

یہ حدیث مبارکہ بھی وتر کے تین رکعت ہونے پر دال ہے۔ایک روایت میں ہے کہ نماز وتر مثل نمازِ مغرب کے ہے۔(طحاوی) تمام اصحابہ اکرام، خلف وسلف کا اجماع ہے کہ وتر تین رکعات ہیں۔

مسئلہ: نماز وتر واجب ہے اگر چھوٹ جائے تو قضا لازم ہے۔تہجد کے ساتھ ادا کرنا افضل ہے لیکن جسے نہ اٹھنے کا خوف ہوتو فرائض عشاء کے ساتھ ہی پڑھے۔

پڑھنے کا طریقہ: نیت کرے تین رکعات نمازِ وتر منہ طرف قبلہ شریف کے اللہ اکبر۔

نیت دل کے ارادے کا نام ہے زبان سے کرنا ضروری نہیں۔ عام نماز کی طرح دو رکعت ادا کرے التحیات عبدہ و رسولہ تک پڑھ کر کھڑی ہو جائے اور فاتحہ کے بعد سورۃ پڑھ کر پھر دوبارہ ہاتھ اٹھا کر کندھے تک لے جائے اللہ اکبر کہتی ہوئی، پھر دوبارہ سینے پر باندھ لے اور پھر دعائے قنوت پڑھے، پھر رکوع سجدہ کر کے سلام پھیر دے۔

مسئلہ: جسے دعائے قنوت یاد نہ ہو وہ یہ دعا پڑھے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ یہ بھی جسے یاد نہ ہو وہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ تین مرتبہ پڑھ لے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: جو عورت دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے اور رکوع کرے تو دوبارہ واپس قیام میں نہ آئے بلکہ رکوع و سجدہ کر کے آخر میں سجدہ سہو کرے پھر سلام پھیرے تو اس کی نماز وتر مکمل ہو جائے گی۔

دعائے قنوت: اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نُؤْمِنُ بِكَ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَ نُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَ نَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ۔ اَللّٰھُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَ نَسْجُدُ وَ اِلَیْكَ نَسْعٰی وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوا رَحْمَتَكَ وَ نَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ط

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے اور خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

مسئلہ: نمازِ وتر شرعی عذر کے بغیر بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں۔ (درمختار)

طریقہ نماز

نماز کے بارے متعلقہ مسائل گذشتہ صفحات میں بیان ہو چکے۔ نماز پڑھنے سے پہلے ان مسائل کا جاننا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ نمازی کا بدن، کپڑے، نماز کی جگہ پاک ہو۔ نماز کا وقت بھی ہو گیا ہو پھر باوضو ہو کر قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑی ہو جائے۔ دونوں پاؤں کے درمیان عاجزانہ طریقہ سے فاصلہ ہو کم از کم چار انگل کا فاصلہ ہو۔ (ٹانگیں چوڑی اور کھول کر کھڑے ہونا نہ مرد کے لئے جائز نہ عورت کے لئے) پھر جو نماز پڑھنا ہو اس کا ارادہ و نیت کرے (زبان سے نیت کرنا مستحب ہے دل کا ارادہ ہی نیت ہوتا ہے)

مسئلہ: اگر زبان سے نیت کرنا ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ "میں نے نیت کی چار رکعت نمازِ ظہر فرض یا سنت کی" واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ طرف قبلہ شریف کے اللہ اکبر۔ نیت کرنے کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے عورت کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھائے گی اور پھر سینے کے اوپر ہاتھ باندھ لے۔

مسئلہ: ہاتھ چادر کے نیچے سے سینہ پر باندھنا افضل اور اعلیٰ ہے۔ اگر چادر کے اوپر رکھ کر باندھ لے تب بھی درست ہے لیکن افضل طریقہ پر عمل کرنا چاہئے۔

مسئلہ: عورت اگر کسی مسجد یا عیدگاہ وغیرہ میں امام کے پیچھے نماز پڑھے تو نیت میں "منہ طرف قبلہ شریف کے" اس کے بعد یہ بھی کہے پیچھے اس امام کے اللہ اکبر چاہے امام مرد ہو یا عورت۔

ثناء: سینے پر ہاتھ باندھ لینے کے بعد ثناء پڑھے سُبْحٰنَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ط

ترجمہ: پاک ہے تو اے اللہ۔ میں تیری حمد کرتی ہوں۔ تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

مسئلہ: عورت اگر کسی کی امامت میں ہے خواہ مرد کے پیچھے خواہ عورت کے پیچھے تو ثناء پڑھنے کے بعد خاموش کھڑی رہے اور امام کی تلاوت کو غور سے سنے۔ حدیث شریف میں ہے کہ امام کے پیچھے کوئی قرأت نہیں۔ اور قرآن کریم کے حکم سے قرآن کا سننا فرض ہے۔

چاہے نماز ظہر ہے یا عصر ان میں بھی امام کے پیچھے خاموش رہنے کا حکم ہے۔ صرف تسبیحات، اور التحیات وغیرہ پڑھے۔

تعوذ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ میں پناہ مانگتا ہوں/مانگتی ہوں اللہ کی شیطان مردود سے۔

تسمیہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو بہت مہربان ہمیشہ رحمت والا۔

سورۃ فاتحہ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ۝٦

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو پرورش فرمانے والا ہے سب جہانوں کا۔ نہایت رحمت والا بے حد رحم والا ہے۔ مالک ہے روزِ جزاء کا۔ (اے اللہ ہم کو توفیق دے کہ) ہم تیری ہی بندگی کریں اور تجھ سے مدد چاہیں، ہمیں سیدھی راہ چلا۔ ان لوگوں کی راہ پر جن پر تو نے انعام فرمایا نہ ان کی جن پر تیرا غضب نازل ہوا (مراد یہودی) اور نہ (ان کی راہ پر) جو گمراہ ہوئے (مراد عیسائی)۔

پھر سورۃ فاتحہ کے بعد (امام اور مقتدی) مرد ہوں یا عورت دونوں ''آمین'' آہستہ آواز میں کہیں پھر

سورۃ اخلاص: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

ترجمہ: (اے محبوب) کہو وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا اور کوئی بھی اس کا ہمسر (ہم پلہ) نہیں ہے۔

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائے رکوع کرتے ہوئے عورت نہ تو گھٹنوں پر وزن دے نہ انگلیاں کھلی رکھے اور نہ ہی مرد کی طرح مکمل جھکے بلکہ تھوڑا جھکے اور کم از کم تین بار تسبیح پڑھے۔

رکوع کی تسبیح: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم۔ پاک ہے میرا پروردگار عظمت والا۔

اگر عورت عورت کی یا مرد کی امامت میں ہے تو مقتدی عورت صرف رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہے گی۔ (اے ہمارے پروردگار سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں) اسے ''تحمید'' کہتے ہیں اور اگر تنہا نماز پڑھے تو پہلے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے (اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی) پھر رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ دونوں کہے پھر سجدہ کرے اور سجدے میں عورت اپنے بدن کو سمیٹ کر رکھے جیسے کہ گذشتہ صفحات پر نماز کے بیان میں سجدے کی کیفیت بیان ہوئی وہاں سے مطالعہ فرمائیں۔

سجدہ کی تسبیح: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ط پاک ہے میرا پروردگار بہت بلند۔

جلسہ: سجدہ سے اُٹھ کر التحیات کی صورت میں مکمل اطمینان کے ساتھ بیٹھے۔ یاد رہے کہ بعض خواتین اور مرد بھی سجدہ سے مکمل نہیں اٹھتے اگر پورا اٹھیں تو اطمینان کے ساتھ جلسہ نہیں کرتے۔ ایسی کیفیت نماز کو مکروہ کرتی ہے اور نمازی گنہگار ہوتا ہے۔ اس لئے نماز کو برباد ہونے سے بچایا جائے۔

پہلی رکعت کو مکمل کرنے کے بعد کھڑی ہو جائیں اور قیام میں بسم اللہ، سورۃ فاتحہ اور کوئی سورت یا کم از کم تین آیات تلاوت کریں اور پہلی رکعت کی طرح رکوع و سجدہ کریں۔ لیکن اگر آپ امام کے اقتداء میں ہیں تو پھر بسم اللہ، فاتحہ اور سورت نہ پڑھیں بلکہ خاموش کھڑی رہیں۔

قعدہ: دوسری رکعت پوری کرنے کے بعد التحیات میں بیٹھنے کو قعدہ کہتے ہیں۔ اگر چار رکعت اور تین رکعت والی نماز ہو تو پہلے التحیات کو ''قعدۂ اولیٰ'' اور دوسرے التحیات کو ''قعدۂ اخیرہ'' کہتے ہیں اور دو رکعت والی نماز جیسے کہ نمازِ فجر اور نمازِ جمعۃ و عیدین میں ایک ہی التحیات ہوتا ہے اسے قعدۂ اخیرہ کہتے ہیں۔

قعدۂ میں عورت جسم کو سمیٹ کر بیٹھے اور دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر بیٹھے مرد کی طرح پاؤں کھڑا رکھنا منع ہے۔

تشہد: قعدہ میں بیٹھ کر پھر پڑھے۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ○ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

ترجمہ: التحیات تمام قولی عبادتیں۔ والصلوٰت تمام فعلی عبادتیں۔ والطیبات تمام مالی عبادتیں۔ اللہ کے لئے ہیں۔ سلام ہو تم پر اے نبی اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

مسئلہ: اگر نماز دو رکعت والی ہے تو التحیات کے بعد درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دیں اگر چار رکعت یا تین رکعت والی ہے تو التحیات، عبدہ ورسولہ تک پڑھ کر کھڑی ہو جائیں۔

درود شریف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر صلوٰۃ (اپنی شایانِ شان) بھیج جس طرح تو نے صلوٰۃ بھیجی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ و برتر ہے۔ اے اللہ۔ تو برکت عطا فرما حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو۔ جس طرح تو نے برکت دی حضرت ابراہیم کو اور حضرت ابراہیم کی آل کو۔ بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ و برتر ہے۔

دعا: درود شریف کے بعد مذکورہ دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھ سکتے ہیں۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ○ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ○

ترجمہ: اے میرے پروردگار۔ مجھ کو نماز کا پابند بنا دے اور میری اولاد کو بھی۔ اے ہمارے

پروردگار میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے پروردگار مجھ کو میرے ماں باپ کو اور سارے مسلمانوں کو بخش دے۔ اس روز جبکہ (عملوں کا) حساب ہونے لگے۔

دوسری دعا: رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ○

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار تو ہمیں دنیا میں بھی خیر عطا فرما اور آخرت میں بھی خیر عطا فرما اور ہمیں بچا دوزخ کے عذاب سے۔

پھر نماز ختم کرنے کے لئے ایک بار دائیں پھر ایک مرتبہ بائیں طرف سلام پھیریں۔

سلام: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ ط تم پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت۔

مسئلہ: عورت اگر امام کی اقتداء میں ہے امام مرد ہو یا عورت تو سلام پھیرتے ہوئے دائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرے۔ کہ میں ان کو بھی سلام کہہ رہی ہوں اور بائیں طرف پھیرتے ہوئے بھی فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرے اور امام جس طرف ہو (دائیں یا بائیں) تو اسی سمت سلام پھیرتے امام کی بھی نیت کرے۔ اگر بالکل امام کے پیچھے کھڑی ہے تو دونوں طرف سے نیت کرے۔ امام عورت بھی سلام پھیرے دونوں طرف کی مقتدی عورتوں اور فرشتوں کی نیت کرے۔

بسم اللہ شریف کے احکام

مسئلہ: جانور ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا فرض ہے اگر چہ پوری پڑھنا فرض نہیں۔ (طحطاوی)

مسئلہ: نماز کے علاوہ کسی سورت کو شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا۔ وضو کو شروع کرتے وقت۔ نماز کی ہر رکعت کے شروع میں اور ہر اہم کام سے پہلے بسم اللہ پڑھنا سنت ہے۔ (طحطاوی)

مسئلہ: کسی بھی سورت کے درمیان سے تلاوت شروع کرتے وقت (خارج نماز) بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے۔ اسی طرح نماز میں سورۂ فاتحہ سے پہلے ہر رکعت میں بسم اللہ پڑھنا مستحب اور فاتحہ کے بعد سورۃ سے پہلے پڑھنا جائز و مستحسن ہے۔ (طحطاوی)

مسئلہ: ہر حرام کام، جوا، شراب، زنا، چوری، ڈاکہ کے وقت بسم اللہ کو حلال سمجھ کر پڑھنا کفر ہے۔ (طحطاوی، عالمگیری)

مسئلہ: ناپاک مرد وعورت تلاوت کی نیت سے بسم اللہ پڑھیں تو یہ حرام فعل ہے۔ بنیت برکت پڑھ سکتے ہیں جبکہ جگہ پاک ہو غسل خانہ وغیرہ میں جائز نہیں۔

نماز کے بعد دعائیں اور اذکار

نماز سے فارغ ہو کر ذکر واذکار اور وظائف میں مشغول ہونا اتباعِ سنت ہے۔

ا۔ ذکر اوّل: ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰہ" ۳۳ مرتبہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" اور ۳۴ مرتبہ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" پھر ایک مرتبہ یہ کہے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّی مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ میں معافی مانگتی ہوں اللہ سے جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے اور میں توبہ کرتی ہوں اس کی بارگاہ میں۔

پھر ایک مرتبہ یہ کہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے حمد ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۲۔ ذکر دوم: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَآدَّ لِمَا قَضَیْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ ط

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ اے اللہ جو شے تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک دے اسے کوئی دینے والا نہیں اور تیری قضاء فیصلہ کو کوئی پھیرنے والا نہیں اور تیرے مقابل کسی مالدار کو اس کا مال نفع نہیں دے گا۔

آیت الکرسی: اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۵ۚ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ط لَہٗ

مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ط یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ج وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ج وَ لَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا ج وَ ھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ○

ترجمہ: اللہ (وہ ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے اور (کارخانۂ عالم کو) قائم رکھنے والا ہے۔ نہ اس کو اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے۔ کون ہے جو اس کے اذن کے بغیر اس کی بارگاہ میں شفاعت کرے۔ وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے۔ اور وہ احاطہ نہیں کر سکتے اسی معلومات میں سے کسی شے کا مگر جتنا وہ چاہے۔ سما رکھا ہے اس کی کرسی (اختیار و طاقت و قدرت) نے آسمانوں اور زمینوں کو۔ اور ان کی حفاظت (زمین و آسمان کی) اس پر بھاری نہیں (اس کو تھکاتی نہیں) اور وہی بہت بلند بڑی عظمت والا ہے۔

استغفار: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

ترجمہ: میں اس اللہ سے مغفرت چاہتی ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ اور قائم ہے اور اسی کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں۔

نوٹ: ان ذکر و اذکار کے بعد جو چاہے دعا پڑھے۔ لیکن چند مسنون دعائیں درج ذیل ہیں:

دعائے اوّل: اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَیْكَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکْتَ یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: اے اللہ، تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے اور تیری ہی طرف سلامتی لوٹتی ہے ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ اور سلامتی والے گھر میں ہمیں داخل فرما۔ تو بڑی برکت والا ہے اے جلال و بزرگی والے۔

دعائے دوم: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ (نسائی شریف)

ترجمہ: اے اللہ میں کفر اور محتاجی اور عذاب قبر سے تیری ذات کی پناہ مانگتی ہوں۔

دعائے سوم: رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

دعا مانگنے کا طریقہ

سب سے پہلے پڑھے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَ عَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ" پھر اس کے بعد مذکورہ بالا دعائیں پڑھے یا جو آپ کو آتی ہو وہ مانگے لیکن حمد و صلوۃ کے بعد اپنی مغفرت و بخشش کے لئے، پھر اپنی تمام مشکلات اور تمام مسائل اللہ کی بارگاہ میں پیش کر کے عرض کرے پھر والدین کے لئے دعا کرے، پھر آل اولاد، رشتہ داروں کے لئے پھر اپنی کسی عزیزہ یا سہیلی کے لئے پھر تمام مسلمانوں کے لئے دعا کرے۔

مسئلہ: عربی میں دعا نہ آئے تو اپنی زبان میں مانگیں۔

مسئلہ: دعا جائز کام کی ہو نا جائز کام کے لئے نہ ہو۔

مسئلہ: دعا میں الفاظ عاجزانہ ہوں نہ شکوہ و شکایت والے اور نہ ہی کفریہ انداز والے ہوں۔

سجدۂ تلاوت

مسئلہ: قرآن کریم میں کل چودہ سجدے ہیں۔ (عالمگیری۔ درمختار)

مسئلہ: ہر مسلمان مرد و عورت عاقل و بالغ پر آیت سجدہ پڑھنے اور سننے سے واجب ہوتا ہے۔ (کبیری، عالمگیری)۔

مسئلہ: حیض و نفاس کی صورت میں آیت سجدہ پڑھنے سے سجدہ واجب نہیں ہوتا (شامی) ایسی عورت عبادت کی نیت سے آیت سجدہ پڑھے تو گنہگار ہوگی ہاں بغرض تعلیم قرآن پڑھ سکتی ہے۔

مسئلہ: سجدۂ تلاوت کی وہی شرائط ہیں جو نماز کی شرائط ہیں یعنی طہارت، ستر عورت (جسم کا مکمل ڈھانپنا) استقبالِ قبلہ۔ (یعنی قبلہ کی طرف رخ کرنا) اگر کوئی مرد اور عورت حالتِ نماز میں کسی سے آیت سجدہ سن لے تو نماز کے بعد اس کا سجدہ کرے۔ یاد رہے کہ نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو نماز میں ہی سجدہ کرے اور اگر ایک ہی آیت سجدہ جو کہ نماز سے

پہلے پڑھی اور پھر نماز میں بھی وہی آیت پڑھی تو دونوں آیتوں کا ایک ہی سجدہ کافی ہوگا (نماز میں)۔

مسئلہ: نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو نماز میں فوراً سجدہ کرنا واجب ہے اور تاخیر کرنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر خارج نماز آیتِ سجدہ پڑھی تو اس میں دیر کرنا مکروہ تنزیہی ہے، جلد ادا کرنا اولیٰ ہے۔ (درمختار، شامی)

مسئلہ: ایک ہی آیت سجدہ کئی دفعہ پڑھی اگر ایک ہی مجلس میں کئی دفعہ پڑھی تو سب کے لئے ایک ہی سجدۂ تلاوت کافی ہوگا۔ اگر ایک آیت سجدہ مختلف مقامات پر پڑھی تو سب کا علیحدہ علیحدہ کرنا ہوگا۔

مسئلہ: دورانِ تلاوت آیت سجدہ یا سجدہ کے مخصوص الفاظ چھوڑ دینا مکروہ ہے۔

مسئلہ: آیت سجدہ آہستہ آواز سے پڑھنا کہ حاضرین تک آواز نہ جائے یہ بھی مستحب ہے لیکن نمازِ فرائض وتراویح میں ایسا نہ کرے۔

فضیلت سجدہ: جو شخص (مرد و عورت) یہ چودہ سجدے ایک ہی مجلس میں پڑھے اور سب سجدے اسی مجلس میں بجالائے تو اللہ تعالیٰ اس کی مہم کے لئے کافی ہوگا اور اس کے مقصد کو پورا کرے گا۔ (تنویر، درمختار)

سجدۂ تلاوت کا طریقہ: کھڑے ہو کر بغیر تکبیر تحریمہ اور رکوع کے سجدہ کرے اور سجدے کی تسبیح پڑھے اور تکبیر کہتی ہوئی بغیر سلام پھیرے کھڑی ہو جائے۔ یہ افضل طریقہ ہے اگر بیٹھے بیٹھے سجدہ کیا اور پھر بیٹھ گئی تب بھی سجدہ ادا ہو جائے گا سجدۂ تلاوت صرف ایک ہی ہوتا ہے۔

نماز قصر

مسافر کی نماز: **مسئلہ:** شرعی سفر آج کل تقریباً ۹۲ کلومیٹر ہے۔ اتنے سفر کا ارادہ ہو تو اپنے شہر کی حد (چونگی) کراس کر کے چار رکعت والی فرض نماز دو دو رکعت پڑھے گی فجر اور مغرب پوری پڑھے گی۔ (درمختار)

مسئلہ: پندرہ دن سے کم رہنے کی نیت ہوتو مسافر تصور ہوگی اور نماز قصر ہی کرے گی اگر وہاں جا کر پندرہ یا پندرہ سے زائد دن رہنے کی نیت ہو جائے تو نماز اسی دن سے پوری پڑھے گی یا اپنے گھر سے ہی پندرہ یا پندرہ سے زائد دن رہنے کی نیت ہوتو ہر جگہ پوری ہی نماز پڑھے گی۔

مسئلہ: محرم کے بغیر (باپ، بیٹا، بھائی، شوہر) سفر کرنا عورت کے لئے جائز نہیں۔ گناہِ کبیرہ کی مرتکب ہوگی۔ چاہے سفر چند منزل یا چند ساعتوں کا ہی کیوں نہ ہو۔ (ہدایہ)

مسئلہ: جس محرم کو خدا، رسول کا ڈر نہ ہو، شریعت کا پابند بھی نہ ہو ایسے محرم کے ساتھ سفر کرنا بھی درست نہیں ہے۔ (ھدایہ)

مسئلہ: عورت محرم کے بغیر سفر نہیں کر سکتی اور محرم کے ساتھ سفر میں اس کی نیت کے تابع ہو گی۔ مثلاً شوہر اگر پندرہ دن سے کم دن رہنا چاہتا ہے تو بیوی نماز قصر کرے گی اگر شوہر پندرہ دن یا اس سے زائد دن رہنا چاہتا ہے تو عورت مسافر نہیں ہوگی۔ (ردالمختار)

ایک اہم مسئلہ: آج کل جدید دور میں خواتین ملازمت، بزنس کرتی ہیں اور بعض خواتین روز کئی میلوں کا سفر کرتی ہیں تو جس کاروبار، ملازمت یا بزنس میں عورت کی عزت نفس محفوظ نہیں یا کاروبار غیر شرعی، غیر اسلامی امور کا حامل ہو تو عورت کے لئے حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ آج کل (بزنس ادارے ہوں یا بعض تعلیمی مراکز کہ جہاں) عورت خود کو بنا سنوار کر غیر اسلامی لباس میں زیب تن ہو کر۔ روشن خیال بن کر لوگوں کو دعوتِ نظارہ اور دعوت گناہ دیتے ہوئے جائے تو خود عقل سلیم اُسے جائز قرار نہیں دیتی چہ جائیکہ مسافر بن کر نماز کے قصر کرنے کا سوچا جائے اور وہ تعلیمی مراکز جہاں مرد وعورت کو کوئی اخلاقی تعلیم نہیں بلکہ موسیقی اور رقص وسرور کا درس دیا جائے۔ فن فیئر کے نام پر عیاش گلوکاروں کو بلا کر نوجوان لڑکے لڑکیوں کو مغربی شاکلش بنایا جائے تو فتویٰ کسی اور سے نہیں آپ خود اپنے آپ سے مانگیں کہ جس تعلیم سے اخلاق، اعمال طبیعت اور مزاج بگڑ جائے۔ اسلامی اور انسانی اقدار تباہ و برباد ہو جائیں کیا وہ علم کی آڑ میں جہالت خانہ نہیں۔ جس تعلیم سے عورت کی چادر اتر جائے۔ لباس نہ ہونے کے برابر ہو جائے۔ یا تنگ ہو جائے نظر و زبان میں حیا نہ رہے کیا یہ

اپنے ہاتھوں اسلام کو بے قدر اور سرِ عام خوار کرنے والی بات نہیں ۔ سوچیں اور سمجھیں اور عمل کریں کہ ہم خود کو اور اپنی اولاد کو کس راہ پر چلا رہے ہیں۔

مسئلہ: شادی کے بعد عورت اگر سسرال میں مستقل رہائش پذیر ہو جائے تو وہی اس کا اصلی گھر ہوگا اور نماز پوری پڑھے گی۔ اور اپنے والدین کے گھر پندرہ دن سے کم رہنے جائے (شرعی سفر کی مسافت طے کر کے) تو وہاں نماز قصر کرے گی۔ مسافر عورت کو سفر میں کسی امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقع مل جائے اگر امام مقیم ہونے کی صورت میں پوری پڑھے تو مسافر عورت بھی پوری نماز پڑھے گی ورنہ قصر کرے۔

مسئلہ: ۹۲ کلومیٹر سفر کی نیت سے گھر سے چلی لیکن حالت حیض میں آدھا سفر گزرا اور باقی آدھا سفر پاکی کی حالت میں گزارا تو وہ عورت مسافر نہیں ہوگی نماز پوری پڑھے گی۔ (ردالمحتار) لیکن گھر سے پاک حالت میں چلی کہ راستے میں حیض ہو گیا یا راستے میں پاک ہو گئی اور باقی سفر تقریباً ۹۲ کلومیٹر رہتا ہے تو وہ عورت مسافر ہوگی اور نماز قصر کرے گی۔ (ردالمحتار)

ائیر ہوسٹس اور ٹریول سروسز ملازم خواتین کی نماز: جہاز، ٹریول ایجنسیوں میں یا پائلٹ خواتین نماز قصر پڑھیں گی، فوج اور پولیس ملازم خواتین اگر کسی اہم مشن پر روانہ ہوئیں کہ ان کا سفر ۹۲ کلومیٹر بنتا ہے اور مشن کے دن بھی مقرر نہیں تو وہ نماز قصر کریں گی اور پندرہ دن یا اس سے زائد دن مقرر ہیں تو نماز شروع دن سے ہی پوری پڑھیں گی۔ یاد رہے کہ ایسی خواتین اپنے آفیسر اور کمانڈر کے تابع ہوں گی۔ یعنی اسی کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

عورت کی امامت

عورت کی جماعت جائز ہے۔ بعض فقہاء نے اس کو مکروہ لکھا ہے لیکن کسی بھی کام کے ناجائز اور مکروہ ہونے کے لئے دلیل شرعی درکار ہے۔ لیکن حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی اور بعد میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عورتوں کو نماز باجماعت پڑھایا کرتی تھیں۔ (مستدرک حاکم)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کے لئے مؤذن مقرر فرمایا تھا اور خاتون کو

حکم دیا کہ اپنی حویلی والوں کی امامت کرے۔ (ابوداؤد)

مسئلہ: عورت عورتوں کی نماز باجماعت کرواسکتی ہے چاہے نماز فرض ہو۔ یا صلوٰۃ التسبیح ہو یا نماز تراویح۔ (منہاج الفتاویٰ)

مسئلہ: دورِ حاضر میں عورت کی تربیت، عورت کو اسلامی احکام کی تعلیم اور عمل کی طرف رغبت ضروری ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج جہنم میں کثرت عورتوں کی دیکھی کیونکہ وہ شکوہ وشکایت اور نافرمانی میں سریع اللسان اور عمل میں لاپرواہ وغافل زیادہ ہے۔ اس لئے اگر عورت کو مساجد سے۔ محافل دینیہ اور مجالس روحانیہ سے جتنا روکا جائے وہ دین سے اور زیادہ دور ہوں گی۔ فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ یَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا کہ (احکام دین) کو آسان کرو اور انہیں مشکل نہ بناؤ۔ بشارتیں دو (دین سے) نفرت نہ دلاؤ (دین سے دور نہ کرو)

قضاء نماز کا بیان

کوئی عبادت اس کے مقررہ وقت پر ادا کی جائے تو اسے ادا کہتے ہیں اور مقررہ وقت گزر جانے کے بعد کی جائے تو اسے ''قضا'' کہتے ہیں۔

مسئلہ: فرض نماز کی قضا فرض۔ واجب کی قضا واجب جیسے کہ نماز وتر۔

مسئلہ: نماز فجر کی سنت اگر قضا ہو جائے تو فرض اگر زوال سے پہلے پہلے ادا کرے تو ساتھ سنتِ فجر بھی قضا کرے اگر بعد زوال فرض قضا کرنے تو صرف فرض ہی قضا کرے ان سنتوں کی قضا لازم نہیں۔

مسئلہ: چھوٹی ہوئی نمازوں کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ عمر بھر میں جب بھی پڑھ لے بری الذمہ ہو جائے گی۔ (درمختار)

مسئلہ: جس دن یا جس وقت کی نماز قضا ہوئی۔ اسے پڑھتے وقت اسی دن اور اسی وقت کی نیت کرے۔ مثلاً کسی کی جمعہ کے دن کی نماز فجر رہ گئی ہو تو قضا کرتے وقت نیت یوں کرے۔ دو رکعت نماز فرض فجر یوم جمعہ واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ طرف قبلہ شریف کے اللہ اکبر۔

مسئلہ: جو رکعتیں ادا میں سورت ملا کر پڑھی جائیں وہ قضا میں بھی سورت ملا کر پڑھی جائیں اور جو ادا میں بغیر سورت ملائے پڑھی جائیں وہ قضا میں بھی بغیر سورت ملائے پڑھی جائیں۔

مسئلہ: حالتِ اقامت میں رہ جانے والی نماز سفر میں قضا کرے تو پوری ہی پڑھے گی اگر حالتِ سفر میں رہ جانے والی نماز وطن واپسی پر قضا کرے تو قصر ہی پڑھے گی۔

مسئلہ قضائے عمری کا طریقہ: کسی کی چند ماہ یا چند سال کی عبادت (نماز) رہ گئی ہو تو اس کی چند صورتیں ہیں۔ (۱) کہ تمام رہ جانے والی نمازوں کے اوقات اور تعداد یاد ہے یا نہیں، اگر اوقات وتعداد یاد ہے تو ہر نماز کی اسی وقت اور اسی دن کی نیت سے قضا کرے یعنی دو رکعت نماز فجر قضا (فلاں دن) فلاں میں اس دن کا نام لے۔ واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ طرف قبلہ شریف کے اللہ اکبر۔ اگر وقت وتعداد (نماز یاد نہیں تو یوں کہے مثلاً دو رکعت نماز فجر اوّل قضا.......... اس طرح ہر نماز کے ساتھ اوّل قضا کہے کیونکہ جو قضا ہوتی جائے گی وہ ادا میں شامل ہو جائے گی اور بعد والی قضا اوّل قضا بنتی جائے گی جب مکمل یقین ہو جائے کہ اتنی مدت کی قضا نمازیں پوری ہو چکی ہیں تو معاملہ قبولیت کی نیت سے اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دے اور آئندہ قضا ہونے سے بچا جائے۔

مسئلہ: قضا نماز کا وقت مقرر نہیں لیکن طلوعِ آفتاب، زوالِ آفتاب اور غروب آفتاب کے اوقات نکال کر کسی بھی وقت قضاء نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ افضل طریقہ یہ ہے کہ ہر نماز کے ساتھ اسی وقت کی قضا نمازوں کی ادائیگی کی جائے۔ مثلاً کسی کی ظہر کی دس نمازیں رہتی ہیں تو آج کی ظہر ادا کرنے سے پہلے یا ادا کرنے کے بعد سابقہ دس نمازیں اپنے اپنے وقت اور دن کی نیت سے ادا کی جائیں۔

قضائے عمری کا مسئلہ: بعض لوگوں (مردوں، عورتوں) میں یہ بات مشہور ہے کہ رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو ایک دن کی پانچ نمازیں وتر سمیت پڑھ لی جائیں تو عمر بھر کی قضا نمازیں ادا ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح بعض خواتین میں مشہور ہے کہ شب برات یا شب قدر میں دو رکعت نفل قضا عمری کی نیت سے ادا کریں تو عمر بھر کی قضائیں ادا ہو جاتی ہیں یہ قطعاً غلط اور باطل عقیدہ ہے۔ رمضان المبارک، شب برات یا شب قدر کی فضیلت مسلم

ہے لیکن اس نیت سے قضائیں معاف نہیں ہوتیں۔ ہر نماز کی قضا الگ الگ کرنا ہوگی۔

مسئلہ: کسی بے نمازی نے توبہ کی تو جتنی نمازیں عمر بھر میں قضا ہوئی ہیں سب کی قضا کرنا واجب ہے۔ توبہ سے نمازیں معاف نہیں ہوتیں۔ البتہ نہ پڑھنے سے جو گناہ ہوا تھا وہ توبہ سے معاف ہو گیا۔ اب ان کی قضا نہ کرنے پر پھر گنہگار ہوگی۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: آخری لمحے تک استعداد و طاقت ہونے کی صورت میں نماز پڑھے اگرچہ اشارے سے پڑھے۔ اگر اشارے پر بھی قادر نہ رہے تو اپنے ورثاء، اعزاء و اقارب کو ہر نماز کا فدیہ دینے کی وصیت کرے۔ اگر وصیت کرنا بھول گئی تو اس کے ورثاء، اعزاء خود بطور صلہ رحمی اس کی طرف سے فدیہ ادا کریں۔ ہر نماز کا فدیہ سوا دو سیر گندم یا آٹا، یا اس کی قیمت ہے۔

نفل نمازوں کا بیان

نفل پڑھنے کا بہت ثواب ہے۔ دن رات جتنی چاہے نفل نماز پڑھے۔ مگر مکروہ وقت کا خیال رکھے یعنی طلوعِ آفتاب کے وقت، زوال آفتاب کے وقت، غروبِ آفتاب کے وقت کوئی نماز، سجدہ جائز نہیں۔

ا۔ نماز تحیۃ الوضو: رسول اکرم علیہ السلام نے فرمایا جو مسلمان (مرد و عورت) اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑا ہو کر خوب دل لگا کر دو رکعت نماز نفل پڑھے اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔ (مراقی)

مسئلہ: حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے سرکار دو عالم علیہ السلام نے پوچھا تم کیا عمل کرتے ہو؟ کہ میں نے تمہاری جوتیوں کی آہٹ جنت میں سنی تو عرض کیا حضور دو کام میں میری پابندی ہے ایک تو ہر وقت باوضو رہتا ہوں ٹوٹنے کے بعد فوراً دوبارہ کر لیتا ہوں اور بعد وضو دو رکعت نفل پڑھ لیتا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

مسئلہ: نیت یوں کرے کہ نیت کی میں نے دو رکعت نماز تحیۃ الوضو منہ طرف قبلہ شریف کے اللہ اکبر۔ (درمختار)

(۲) نماز اشراق: بعد نمازِ فجر اپنی جگہ سے نہ اٹھے اسی جگہ تلاوت و ذکر و اذکار اور

تسبیحات پڑھتی رہے۔ سورج نکلنے کے تقریباً بیس ۲۰ منٹ بعد نماز اشراق کی نیت سے دو یا چار رکعت ادا کرے تو اسے ایک حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ اگر مصلّٰی سے اٹھ گئی اور کام کاج کرنے کے بعد نماز اشراق پڑھی تو تب بھی ادا ہو جائے گی لیکن ثواب کم ہوگا۔ (ترمذی)

(۳) نماز چاشت: سورج کافی تیز ہو جائے یعنی بلندی پر آ ئے کہ ہر طرف دھوپ پھیل جائے تو نماز چاشت ادا کی جائے۔ اس کی دو رکعت سے بارہ رکعت مشروع ہیں۔ حدیث شریف میں رسول اکرم علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص چاشت کی دو رکعتوں کو ہمیشہ پڑھتا رہے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (ترمذی ج۱)

چار رکعتیں پڑھنے والا عبادت گزاروں میں لکھا جاتا ہے۔ چھ رکعات پڑھنے والے سے دن بھر کے فکرات دور کر دیئے جاتے ہیں اور آٹھ رکعت ادا کرنے والا (مرد و عورت) پرہیزگاروں میں لکھا جاتا ہے اور بارہ رکعتیں ادا کرنے والے کا گھر جنت میں بنا دیا جاتا ہے۔ (طبرانی)

نماز تہجد: اس نماز کی کم از کم دو یا چار رکعتیں۔ اوسطاً آٹھ اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں سب نہ ہوں تو دو ہی رکعتیں سہی (ردالمحتار و عالمگیری)

مسئلہ: یہ نماز اللہ تعالیٰ کو سب نفل نمازوں سے محبوب ہے۔ حضور مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ نماز تہجد کو اپنے اوپر لازم کر لو اگرچہ تھوڑی ہو۔ اس لئے کہ سابقہ امتوں کے صالحین کی عادت تھی۔ یہ نماز اللہ کے قریب کرنے والی ہے۔ گناہ سے روکنے والی۔ گناہوں کو مٹانے والی اور مرض کو جسم سے ہٹانے والی ہے۔ (سیوطی)

مسئلہ: اس نماز کا وقت عشاء کی نماز کے بعد (کچھ دیر سو جانا افضل ہے) صبح صادق طلوع ہونے کے وقت تک ہے یعنی اذان فجر پر تہجد کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

نماز تراویح: ماہ رمضان میں مردوں اور عورتوں کے لئے بیس رکعات تراویح بعد نمازِ عشاء ادا کرنا سنت مؤکدہ ہے۔

مسئلہ: بیس رکعات تراویح سنت سے ثابت ہے تمام خلفاء راشدین، کبار صحابہ اکرام اور ائمہ و مجتہدین کے نزدیک نمازِ تراویح بیس رکعت ہیں۔ بعض مرد اور عورتیں آٹھ تراویح ادا

کر کے چلے جاتے ہیں شاید یہ سمجھ کر کہ یہ بھی سنت ہے ایسا عمل سراسر غلط فہمی پر مبنی ہے۔ بیس کا نصف دس ہوتا ہے نہ کہ آٹھ۔ دس رکعت بھی پڑھے تو ثواب دس کا ہے لیکن کامل ثواب بیس رکعات میں ہی ہے۔ آٹھ یا دس رکعات کو سنت نہ سمجھے۔

مسئلہ: عورت عورتوں کو باجماعت نماز تراویح اور نماز عید پڑھا سکتی ہے۔ (منہاج الفتاویٰ)

چند ضروری ادبی مسائل

مسئلہ: دو پانی کھڑے ہوکر پیئے جائیں۔ (۱) وضو کا بچا ہوا (۲) آبِ زمزم شریف ان کے علاوہ باقی ہر پانی بیٹھ کر پیئے۔ (مشکوٰۃ)

مسئلہ: دن کے ابتدائی حصہ میں، مغرب اور عشاء کے درمیانی وقت میں اور عصر کے بعد سونا مکروہ ہے۔ (عالمگیری، بہار شریعت)

مسئلہ: قبلہ کی طرف پاؤں کر کے سونا جائز نہیں ہے۔ شمال جنوب کی طرف پاؤں کر کے سونا جائز ہے۔ (اس مسئلہ میں مسلمان بہت زیادہ بے احتیاطی کا شکار ہیں۔ خواتین خود بھی احتیاط کریں اور اپنے بچوں کو بھی تعلیم دیں تاکہ قبلہ کا تقدس باقی رہے۔

مسئلہ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب رات کی ابتدائی تاریکی (مغرب کے شروع وقت میں) میں اپنے بچوں کو گھروں میں سمیٹ لو کیونکہ اس وقت شیاطین ادھر ادھر نکل پڑتے ہیں پھر جب ایک گھڑی رات چلی جائے تو بچوں کو چھوڑ دو (یعنی سونے کے لئے) اور بسم اللہ پڑھ کر دروازوں کو بند کرو اور بسم اللہ پڑھ کر اپنے مشکوں کے منہ باندھ دو اور برتنوں کو ڈھانک دو۔ اور سوتے وقت چراغ بجھا دو اور سوتے وقت گھروں میں آگ مت چھوڑا کرو۔ یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب سویا کرو تو اس کو بجھا دیا کرو۔

(بخاری، مسلم وابوداؤد)

مسئلہ: رات کو اگر ڈراؤنا خواب دیکھو تو بائیں طرف تین دفعہ ہلکا سا تھوک دو اور اعوذ باللہ پڑھو اور کروٹ بدل کر سو جاؤ اور کسی سے خواب بیان نہ کرے تو انشاء اللہ اس خواب سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ (مشکوٰۃ)

مسئلہ: جھوٹا خواب بیان کرنا حرام ہے اور کبیرہ گناہ (خواتین اس مسئلہ میں بہت سریع اللسان ہیں کہ ہر قسم کا خواب ہر کسی کو بتا دیتی ہیں یاد رکھیں خواب بتانے سے ایک تو تاثیر ختم ہوتی ہے دوسرا خواب کی تعبیر کے لئے صرف اور صرف کسی عالم دین سے رجوع کرنا چاہئے اس کے علاوہ اجازتِ شرع نہیں۔

مسئلہ: عورت کا سارا بدن سر سے لے کر پاؤں تک ستر (چھپانے کی چیز) ہے۔ کسی غیر محرم کے سامنے بدن کا کوئی حصہ کھولنا جائز نہیں۔ سوائے ہاتھ پاؤں کے کہ ضرورت کے تحت جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: بالغہ عورت کو غیر محرم کے سامنے چہرہ کھولنا اور سر کے کچھ حصہ سے دوپٹہ ہٹا دینا جائز نہیں۔ بعض جگہ نئی دلہن کی منہ دکھائی کی رسم کرتے ہیں کہ کنبہ والے اور رشتہ دار لوگ کر دلہن کا منہ دیکھتے ہیں اور کچھ رقم منہ دکھائی دیتے ہیں غیر محرم لوگوں کے لئے یہ ہرگز جائز نہیں۔

مسئلہ: مردوں کو عورتوں اور عورتوں کو مردوں کا لباس پہننا جائز نہیں۔ (ابوداؤد)

کیونکہ اس سے شرم و حیا ختم ہوتی ہے اور حیا ایمان کا حصہ ہے تو جس سے شرم و حیا ہی ختم ہو جائے اس کے ایمان کا کوئی اعتبار نہیں۔ (عرش)

مسئلہ: عورتوں کے لئے چوڑی دار، تنگ پاجامہ شلوار یا تنگ لباس یا باریک لباس جس سے جسم کے اعضاء واضح طور پر معلوم ہوں یہ سب حرام و ناجائز ہیں (کیونکہ بے حیائی و عریانی کی علامت ہے) کیونکہ اس سے پنڈلیوں اور رانوں کی بناوٹ ظاہر ہوتی ہے عورتوں کے لئے کھلے، ڈھیلے ڈھالے لباس استعمال کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ: عورتوں کے لئے سونا چاندی، ہیرے جواہرات کا زیور، انگوٹھی چھلے وغیرہ کا استعمال جائز ہے اس کے علاوہ لوہے پیتل کی دھات کا استعمال جائز نہیں۔

نوٹ: بعض مرد و خواتین انگلیوں کے پورے یا سائیڈ ماکس خراب ہونے کی صورت میں لوہے کے چھلے وغیرہ استعمال کرنے کو علاج سمجھتے ہیں یہ صرف بدشگونی ہے اور شرعی حیثیت کوئی نہیں۔ یہاں تک حکم ہے کہ اپنی بچیوں کو پہنانے سے بھی باز رہو ورنہ ان کے اخلاق

بگڑنے کے ذمہ دار آپ ہوں گی۔ (درمختار ورد المحتار و عالمگیری)

مسئلہ: شریعت میں اجازت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دولت دی ہے تو اچھا لباس اور قیمتی کپڑے عورتوں و مردوں کے لئے استعمال کرنا جائز ہے لیکن ساتھ ہی حکم شرع ہے کہ فخر تکبر پیدا نہ ہو۔

مسئلہ: دانتوں کو ریتی سے رگڑ کر خوبصورت بنانے والی بھنوؤں کے بال نوچ کر باریک بنانے والی، ان سب عورتوں پر حدیث شریف میں لعنت آئی ہے۔ (بخاری شریف)

اگر بھنویں اتنی بدنما ہیں کہ رشتہ آنے میں رکاوٹ بنے یا شوہر کے متنفر ہونے کا باعث بنے تو پھر بضرورت بنا سکتی ہیں۔

مسئلہ: بچیوں کے کان چھدوانا جائز ہے لڑکوں کے لئے ناجائز۔ اسی طرح عورتیں اپنی چوٹیوں، بالوں میں سونے چاندی، پھول، کلپ وغیرہ لگا سکتی ہیں مگر گھر کے اندر، اگر شادی شدہ ہے تو شوہر کے لئے، کنواری ہے تو صفائی وطہارت کی عادت ڈالنے کے لئے تاکہ نیک رشتے پیدا ہوں مگر غیر محرم کے لئے زینت کرنا حرام۔

مسئلہ: اپنے والدین، خاوند، بھائی بہن کے سامنے ننگے سر بیٹھ سکتی ہے مگر باپردہ ہونا افضل (دوسری) کاجل اور سرمہ زینت کے لئے لگانا جائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: ہر ہفتہ نہا دھو کر بدن سے غیر ضروری اور شرعی بالوں کو (بغل اور زیر ناف) صاف کرنا مستحب ہے۔ ورنہ پندرہ دن بعد اور زیادہ سے زیادہ چالیس دن تک صاف کرنا ضروری ہے ورنہ گناہ ہے۔ عورتوں کو خاص طور پر اس کا خیال رکھنا چاہئے کیونکہ اس طرح گندگی اور پھوہڑ پن سے شوہروں کے دلوں میں نفرت پیدا ہوتی ہے۔ (درمختار)

مسئلہ: بچھونے یا مصلّے یا دسترخوان یا تکیوں یا مسندوں یا رومالوں پر اگر کچھ لکھا ہوا ہو تو ان کو استعمال کرنا جائز نہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: میت کے گھر والوں کو یا کسی عزیز و دوست کو اظہارِ غم کے لئے کالے رنگ کے کپڑے پہننا جائز نہیں ہے۔ (عالمگیری) کیونکہ یہ نصاریٰ (عیسائیوں) کا طریقہ ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: بچے کو نشہ آور چیز، سیرپ وغیرہ دینا کہ آرام سے سویا رہے اور تنگ نہ کرے یہ بھی غیر مناسب ہے اور عورتوں کے سر گناہ ہے۔ (فتویٰ) اگر کوئی قابل ڈاکٹر، حکیم تجویز کرے تو بضرورت استعمال کریں۔

مسئلہ: بلا اجازت کسی کی چیز لے لینا گناہِ کبیرہ ہے۔ بعض عورتیں اپنے شوہر کی یا رشتہ دار کی کوئی شے بلا اجازت لے لیتیں ہیں یہ گناہِ کبیرہ ہے لیکن شوہر یا سہیلی ایسی کہ بغیر اجازت شے استعمال کرنے سے ناراض نہیں ہوگی تو پھر لے لینا جائز ہے لیکن احتیاط اسی میں ہے کہ اجازت ہونی چاہئے کیونکہ زبان پر انکار نہ سہی مگر ممکن ہے دل ہی دل میں برا محسوس کرتا ہو یا کرتی ہو۔ (عامہ کتب فقہ)

چند ضروری عصری مسائل

۱۔ کیا مرد اور عورت دونوں کما سکتے ہیں؟

جس طرح مرد کما کر اپنی ضروریات اور خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اسی طرح عورتیں بھی جائز طریقوں سے کما کر اپنی کمائی سے ضروریات کی تکمیل اور نیک کاموں میں خرچ کر سکتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا ط وَ لِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ط وَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ○ (النساء آیت ۳۲)

مردوں کے لئے ان کی کمائی سے حصہ ہے اور عورتوں کے لئے ان کی کمائی سے حصہ ہے اور اللہ سے اس کا فضل مانگو۔ وہ سب کچھ جانتا ہے۔

مسئلہ: عورت کی کمائی کا طریقہ جائز ہو۔ بے پردہ، اور بے ہودگی سے نہ نکلے اسلامی اقدار کے خلاف کمائی نہ ہو ورنہ اس کا نکلنا گھر سے حرام ہے۔ (فتویٰ)

۲۔ کیا مرد اور عورت کے لئے زیب و زینت حلال ہے؟

☆ اچھے اچھے کپڑے پہننا، بالوں میں تیل، کنگھی کر کے، اپنے بدن کو آراستہ کرنا اپنے کو زینت دنیا مرد اور عورت دونوں کے لئے حلال ہے۔

☆ اسی طرح اپنے مکانوں، دوکانوں کو سجا کر رنگ و روغن کرنا، بہترین فرنیچر دیدہ زیب سامانوں سے سجانا جائز ہے۔

☆ اسی طرح میلاد شریف کرنا، میلاد النبی کے لئے گلی، محلے کو سجانا، مسجد، مدرسہ، مکان میں بہترین ڈیزائننگ کر کے زینت دینا جائز ہے۔ شریعت نے کہیں بھی اس سے منع نہیں کیا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ تمام کی تمام زینت جائز کام کے لئے ہونا جائز و حرام کے لئے نہیں۔ جیسے کہ اچھے لباس میں ملبوس ہو کر مرد کا یا خواتین کا بے پردہ ہو کر فحاشی پھیلانا، غلط رستوں پر چلنا، لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنا حرام و اشد حرام ہے۔ ورنہ شریعت کی طرف سے زینت کی اجازت ہے۔

فرمان الٰہی ہے:

يَٰبَنِىٓ ءَادَمَ قَدْ أَنزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَٰرِى سَوْءَٰتِكُمْ وَرِيشًا

اے اولادِ آدم بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک وہ لباس اتارا کہ تم شرم کی چیزیں چھپاؤ اور ایک وہ لباس کہ وہ تمہاری زینت و آرائش ہو۔ (اعراف آیت۔۲۶)

خلاصہ کلام یہ کہ اللہ تعالیٰ نے زینتوں، آرائشوں کو ہرگز کہیں منع نہیں فرمایا لیکن شرط یہ ہے کہ جائز و حلال طریقہ پر ہونہ کر حرام و ناجائز طریقوں پر۔

مسئلہ: علامہ صاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ زینت کے لئے لباس پہننا مذموم و بُرا نہیں بشرطیکہ زینت جائز ہو تکبر و گھمنڈ کے لئے نہ ہو (عریانی و فحاشی کا لباس تو ہر اعتبار سے ناجائز و حرام ہے خواہ مرد ہو یا عورت) اور کم قیمت لباس پہننا بھی مذموم و بُرا نہیں بشرطیکہ اپنی مفلسی و غربت کو ظاہر کرنا مقصود نہ ہو۔ (صاوی علی الجلالین)

۳۔ شرعی پردہ: شرعی پردہ سے مراد کہ عورت کے لئے بدن کے تمام واجب الستر اعضاء چھپانا ضروری و لازم ہے بالخصوص چہرے کا نقاب و پردہ ضروری ہے کیونکہ چہرہ ہی فتنہ کا احتمال رکھتا ہے۔ ہر وہ عمل جو عورت کی بے پردگی اور بیہودگی کا سبب ہے وہ ناجائز و حرام ہے۔ مثلاً باریک لباس پہننا کہ جسم کے اعضاء نظر آئیں (حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ عورت لباس پہنے ہوئے بھی برہنہ ہوگی) چوڑیاں

اور پازیب ایسی پہننا کہ چلتے ہوئے چھنک اور آواز پیدا کریں ناجائز ہیں۔عورت کا بلاضرورت اجنبی مرد سے گفتگو کرنا، مصافحہ کرنا جائز نہیں۔عورت کا ٹخنوں سے اوپر شلوار پہننا جائز نہیں (جبکہ آج فیشن کے طور پر تنگ، باریک اوراونچی شلوار کا استعمال ہوتا ہے) پرفیوم اور خوشبو لگا کر باہر نکلنا اور تقریبات میں شریک ہونا بالکل غیر مناسب ہے، بوائے کٹ بنوانا حرام ہے۔حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایسی عورت پر اللہ اور اس کے فرشتوں کی لعنت ہے۔

مسئلہ: انسانی بالوں کے علاوہ نائلون یا دیگر دھات کے بال (وِگ) لگانا جائز ہے،عورت اس کی چوٹی بنا سکتی ہے لیکن ان تمام صورتوں میں زینت حلال ذرائع سے ہو۔

اسقاطِ حمل: حمل گرانا انسانی قتل کی طرح ہے۔شروع ایام یعنی چار ماہ سے پہلے پہلے حمل گرانا گناہِ کبیرہ اور چار ماہ بعد قتلِ انسان کے معنی میں ہے۔صرف چند وجوہ کی بنا پر اسقاطِ حمل جائز ہے اوّل وجہ کہ عورت کمزور و لاغر ہے حمل کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتی، یا کوئی بیماری لاحق ہے کہ عورت کی موت واقع ہو سکتی ہے۔یا پہلے شیر خوار بچہ موجود ہے کہ اس کی رضاعت پوری نہیں ہوگی اسی طرح ''مانع حمل'' حمل کو روکنے والی ادویات استعمال کرنا وہ بھی مذکورہ بالا وجوہات کی بنا پر جائز ہے علاوہ ازیں شریعت میں اجازت نہیں۔آج کل مانع حمل ادویات تو ایک زہر ہے جس کی وجہ سے عورت پر موٹاپا چسٹ کا لٹک جانا، dates تاریخ میں بے قاعدگی پیدا ہو جانا، طبعی وفطرتی نسوانی خواہش میں انتہا درجہ کی کمی واقع ہونا، پٹھوں کا کمزور ہو جانا، دماغ وقلب میں اثر انداز ہونا تمام ان ادویات کے استعمال کا نتیجہ ہے۔

مسئلہ: مذکورہ گفتگو کا خلاصہ یہ کہ ایک ہے حمل کو روکنا اور ایک ہے حمل گرانا دونوں الگ الگ چیزیں ہیں شریعت میں حمل روکنے کی تو ایک حد تک شرعی اور جائز طریقوں سے اجازت ہے اس کے لئے مانع حمل گولیاں یا انجکشن کا استعمال خطرناک حد تک مشتبہ اور مضر صحت ہے۔ چھلّے اور رنگ کا استعمال بھی انتہائی مشکوک ہے کہ عورت کے فرج داخل میں زخم، سوزش، خون کا جاری ہونا، ماہواری میں بے قاعدگی پیدا ہو سکتی ہے لیکن کنڈوم کا استعمال کسی حد تک جائز

ہے لیکن حمل گرانا چاہے رحم میں بچے کے اعضاء بنے ہوں یا نہ بنے ہوں گناہ کبیرہ ہے سوائے مذکورہ بالا شرعی عذر کے۔

ٹیسٹ ٹیوب بے بی: اگر ایک شادی شدہ جوڑا بے اولاد ہو تو وہ کسی ڈاکٹر سے طبی امداد طلب کر سکتا ہے تاکہ پتہ لگایا جا سکے کہ اولاد نہ ہونے کا سبب کیا ہے؟ اور یہ سب علاج کے ذریعے سے دور کیا جا سکتا ہے۔ اس علاج کے زمرے میں ٹیسٹ ٹیوب بے بی دورِ حاضر کی ایک جدید ایجاد ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ مرد (شوہر) کے نطفہ و تخم اور بیوی کے بیضے رحم مادر سے باہر ٹیسٹ ٹیوب میں آمیزش کے ذریعے بارآوری کی جاتی ہے اور پھر اس کے بعد جنین کو بیوی کے رحم میں پہنچا دیا جاتا ہے۔ لیکن اس میں نہایت اہم شرط یہ ہے کہ میاں بیوی کے علاوہ کوئی تیسرا فریق اس معاملے میں شریک نہ ہو۔

شادی سے قبل ایک دوسرے کو دیکھنا: قرآن و حدیث کی رُو سے ممانعت تو نہیں لیکن حتی الوسع احتیاط بھی ضروری ہے تاکہ کوئی نیا فتنہ و فساد برپا نہ ہو جائے۔ ایک نظر عورت کو دیکھنے میں اس کی شرم و حیا اور اپنی غیرت و وقار کو ملحوظ رکھا جائے۔ (فتویٰ)

مسئلہ: پرفیوم، عطر یا دیگر خوشبو، جھانجر وغیرہ پہن کر باہر نکلنا کہ لوگ متوجہ ہوں حدیث شریف میں ایسی عورت کو ''ایسی اور ویسی'' یعنی زانیہ کہا گیا ہے۔ (ترمذی)

مسئلہ: ہر وہ عمل جو یہود و ہنود کی تہذیب کا حصہ ہو اور غیرت اسلامیہ کو للکار ہو تو ہر مسلمان مرد اور عورت پر حرام ہے کہ اسے عمل میں لائیں۔ یہاں تک شریعت کا حکم ہے کہ اگر شوہر اپنی بیوی کو غیر شرعی کام کرنے کا حکم دے (مثلاً بال کٹوانا، آڑھی مانگ نکالنا، غیر شرعی لباس پہننا، پرفیوم و عطر لگا کر باہر لے جانا، وغیرہ) تو بیوی پر اطاعتِ شوہر لازم نہیں۔

منگنی کے بعد عیدی بھیجنا: عید خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے مؤمنین کو ایک تحفہ ہے اور اس تحفہ میں سب کو شریک کر لینا بھی باعثِ اجر ہے۔ لیکن تحفہ اچھا، قابلِ قدر و تعریف ہو نہ کہ بے ہودہ قسم کا۔ (فتویٰ)

جہیز دینا: جہیز ماں باپ کی طرف سے اپنی بیٹی کو ایک تحفہ ہوتا ہے کہ نئے گھر کی شروعات کر رہی ہے۔ ہر چیز میں آسانی ہو یہ والدین کی محبت کی علامت ہے۔ اس لئے جہیز کو لعنت کہنا

غلط ہے۔ ہاں اس قدر دیں کہ والدین مجبور نہ ہوں، مقروض نہ بنیں۔ لینے کی بجائے دینے کی نوبت نہ آئے۔ اپنی استعداد و صلاحیت کے مطابق کام کرنا چاہئے۔ یاد رہے کہ جہیز دینا تو اچھی بات ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے اپنی نورِ نظر سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھی حتی الوسع جہیز عطا فرمایا تھا لیکن لڑکے والوں کا مطالبہ کرنا یہ غلط بات ہے۔ (کتب عامہ) جہیز کی نمائش کرنا کہ برادری والوں کو دکھایا جائے یہ بھی منع ہے۔

۴۔ غیر برادری میں شادی کرنا: شرقِ وسطی میں یہ بھی ایک وبال جان ہے کہ غیر برادری میں رشتہ نہیں کرنا۔ از روئے شرع لڑکی اور لڑکے کو گھر بوڑھا کرنے سے اولیٰ ہے کہ اچھا رشتہ ملے تو فوراً شادی کر دی جائے۔ اگر چہ پہلا حق شرع نے خاندان کا رکھا ہے لیکن خاندان یا برادری میں مناسبت نہیں تو غیر برادری میں رشتہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(کتب عامہ)

۵۔ شادی کے موقع پر بینڈ بجانا: از روئے شرع جائز ہے لیکن ہر کام میں اعتدال اور میانہ روی ہونی چاہئے۔ کہ محلّہ دار تنگ نہ ہوں۔ از روئے حدیث حکم ہے کہ نکاح کا اعلان کروا گر چہ دف کے ساتھ ہو۔ (ابن ماجہ کتاب النکاح)

مسئلہ: بوقتِ رخصتی دلہن کا چاول پھینکنا اور دولہے کا ہاتھ رنگ کر دیوار پر لگوانا یہ سب غیر اسلامی رسوم ہیں بلکہ ہندوانہ رواج ہے بلکہ چاول تو رزق ہے اس کی بے قدری گناہِ کبیرہ ہے حدیث میں ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مکان پر تشریف لائے تو روٹی کا ایک ٹکڑا پڑا دیکھا آپ نے اسے اٹھایا، صاف کیا اور تناول فرمایا اور ارشاد فرمایا اے عائشہ اچھی چیز کا احترام کرو یہ چیز یعنی روٹی جب کسی قوم سے بھاگتی ہے تو لوٹ کر نہیں آتی۔ (ابن ماجہ)

مسئلہ: مہندی، مایوں، ابٹن وغیرہ کسی حد تک شرع میں اجازت ہے کہ عورت ہاتھوں پر مہندی لگائے، لیکن اس میں حدود و قیود لگانا اسی رنگ کے کپڑے، پھول استعمال کرنا، سات آٹھ دن قبل عورت کو مایوں بٹھانا، وغیرہ غیر شرعی کام ہیں پھر ایسے فنکشن میں دھمال، ڈانس کرنا، دوست اپنے دوست کی خوشی کریں، سہیلیاں اپنی سہیلی کی خوشی میں شریک ہوں،

لیکن الگ الگ طریقے سے نہ کہ مرد اور عورتوں کا اجتماع ہو۔ ڈھولک میں مخرب اخلاق، ہیجان آمیز، اور فحش قسم کے گانے گانا منع ہے۔ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ایک عزیز کی شادی میں تشریف لے گئے تو وہاں خاموشی دیکھنے میں آئی تو آپ نے فرمایا کہ اے گروہِ انصار تم نے اپنے معمول میں کوئی خوشی کا اظہار نہیں کیا تو عرض کی گئی حضور آپ کی وجہ سے کہ ناراض نہ ہوں آپ نے فرمایا کہ خوشی کا موقع ہے۔ بجاؤ۔ (یعنی اپنی حد میں رہ کر) اور وہ لوگ اسی طرح مخرب اخلاق عمل اور گانے نہیں گاتے تھے بایں انداز اجازتِ شرع ہے۔ (فتاویٰ)

۶۔ **بیوہ عورت کا نکاح:** بیوہ عورت کا نکاح کرنا یا اس کے ساتھ نکاح کر لینا سو شہیدوں کے برابر ثواب ہے۔ لیکن ضروری ہے کہ نکاح کرنے میں نیت خالص ہو۔ یہود و ہنود بیوہ کو منحوس سمجھتے ہیں۔ دوبارہ نکاح کو حرام و گناہ تصور کرتے ہیں لیکن شریعت اسلام نے اس بے ہودہ رسم کے خلاف ایک انقلابِ عظیم پیدا کیا۔ خود سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آنے والی تمام خواتین بیوہ تھیں سوائے حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے۔

کفریہ کلمات

آج دورِ حاضر میں انسان (مرد اور عورت) اتنے بے لگام ہوتے جا رہے ہیں کہ جو منہ میں آئے فوراً نکال دیتے ہیں یہ سوچے سمجھے بغیر کہ ان کلمات سے ہمارا ایمان باقی رہتا ہے یا نہیں۔ ہم دائرۂ اسلام میں شامل ہیں یا نکل چکے۔ زیادہ تر خواتین گھروں میں ایسے ایسے کلمات بولتی ہیں کہ جن سے ایمان جیسی عظیم دولت لٹ جاتی ہے۔ نکاح کی گرہ ٹوٹ جاتی ہے مگر اس سے بے خبر یونہی زندگی بسر کر رہی ہوتی ہیں۔ ایسے کلمات یا تو مذاق سے یا غصہ و غضب سے یا دل لگی سے کرتی ہیں۔

یاد رکھو! بہت سارے ایسے کلمات ہیں جو انسان کو کافر اور نکاح سے باہر کر دیتے ہیں۔ درج ذیل ان کلمات پر ذرا غور کریں اور خود کو اس سانچے میں ڈھالیں اور پرکھیں کہ کیا اس بیماری میں ہم تو مبتلاء نہیں۔ اگر ہیں تو توبہ کریں اور دوسروں کو ان کلمات رزیلہ سے بچائیں اور دنیا و آخرت میں سُرخروئی حاصل کریں۔

اوّل بات

کہ ہر حرام و ناجائز کام پر بسم اللہ شریف کو جائز سمجھ کر پڑھنا کہ حرام حلال ہو جائے یہ کفر ہے۔ جیسے کہ شراب پیتے وقت، جوا کھیلتے وقت زنا کرتے وقت، سود کی رقم لیتے دیتے وقت۔ بسم اللہ پڑھنا کفر ہے۔

مسئلہ: جو مرد اور عورت یہ کہے کہ میں شریعت کو نہیں مانتی یا شریعت کا کوئی حکم نہیں مانتی یا صحیح العقیدہ مسلمان مفتی کا فتویٰ سن کر یہ کہے کہ یہ سب ہوائی باتیں ہیں یہ کفر ہے۔

مسئلہ: شوہر بیوی کو ناجائز کام سے روکے اور بیوی کہے کہ اور دوسری عورتیں بھی تو کرتی ہیں شریعت صرف میرے لئے ہی رہ گئی۔ ایسا کہنا بھی کفر ہے۔

مسئلہ: حقیقت اور شریعت کے مطابق کام کرنے کو کہا جائے لیکن (مرد یا عورت جواب دے کر ہمیں شریعت سے کیا۔ ہم تو برادری کی رسموں پر عمل کریں گے۔ ایسا کہنا حرام ہے۔

مسئلہ: مرد یا عورت کا یہ کہنا کہ تیری شریعت جائے چولہے، بھاڑ میں۔ میں نہیں مانتی یا یہ کہے میں کسی شرع ورع کو نہیں جانتی۔ (یہ اشد کفر ہے)

مسئلہ: کسی عورت کو خدا رسول پر بھروسہ کی تلقین کریں اور وہ کہے کہ بسم اللہ، سبحان اللہ روٹی پیسے کا کام نہ دے گی ہمیں تو بس روٹی چاہئے۔ (اشد کفر ہے)

مسئلہ: کسی کو اپنے ایمان پر ہی شک ہو اور کہتی پھرے کہ مجھے تو اب اپنے مؤمن ہونے پر شک ہونے لگا ہے۔ اس سے دائرہ ایمان سے خارج ہو جائے گی۔

مسئلہ: جو مرد اور عورت ہر دین اور مذہب کو برابر سمجھے۔ کہ سب ٹھیک ہیں۔ خدا کو سب پسند ہیں۔ ایسا کہنے والا کافر ہو جائے گا۔

مسئلہ: آج عورتیں تمام مسالک کو بلکہ (مرد حضرات بھی) حق سمجھتی ہیں کہ سارے مسلک صحیح ہیں کسی پر بھی عمل کرلو جائز ہے۔ (یہ بہت بڑی بے دینی ہے) حق وہی ہے جو قرآن و حدیث کے مطابق ہیں اور "اولئك الذين انعم الله عليهم من النبين والصديقين والشهداء والصالحين)کے مطابق ہو۔

مسئلہ: کسی عورت کو آخرت سے ڈرایا جائے کہ جہنم کا ایندھن زیادہ تر عورتیں ہیں تو جواباً کہے میں دوزخ سے نہیں ڈرتی۔ یا یہ کہے کہ مجھے اللہ کے عذاب کی کوئی پرواہ نہیں۔ (ایسا کہنا کفر ہے)

مسئلہ: کسی کو آخرت سے ڈرائیں تو جواباً کہے جب جائیں گے تو دیکھ لیں گے (ایسا کہنا گمراہی ہے)

مسئلہ: دکھ تکلیف میں اللہ تعالیٰ کی ذات کو نشانہ بنانا، کہ اللہ کو مارنے کے لئے میرا بیٹا ہی ملا تھا یا یہ کہنا کہ تکلیف اور بیماری کے لئے اللہ کو ہمارا ہی گھر نظر آیا (کفر عظیم ہے)

مسئلہ: نماز کی حقیقت کا انکار کرنا کفر ہے۔ کہ کوئی عورت یا مرد کہے کہ بہت نمازیں پڑھ کر دیکھ لیا ہے کوئی فائدہ نہیں۔ کیا کروں پڑھ کر۔ کس کے لئے پڑھوں؟ سب تو چلے گئے، اب دل اکتا چکا ہے۔ (ایسا کہنا کفر ہے) نماز پڑھنا نہ پڑھنا دونوں برابر ہیں ایسا کہنا بھی کفر ہے۔

مسئلہ: کوئی یہ کہے کہ نماز دل کی ہونی چاہئے یہ تو دکھلاوہ ہے اس کا کیا فائدہ؟ (ایسا کہنا گمراہی و بے دینی ہے)

مسئلہ: کھیل، لہو ولعب اور مذاق کے طور پر کفریہ کلمات کہنا بھی کفر ہے۔

مسئلہ: دکھ، درد، تکلیف وغیرہ ختم ہونے پر کہنا کہ رب کو بھی غریب کا خیال آ ہی گیا (گمراہی ہے)

مسئلہ: کسی گناہ و مصیبت کو اسلام کہنا یا یہ کہنا کہ خدا انصاف نہیں کرتا یا یہ کہنا کہ عورتوں پر تو خدا کو بھی قدرت نہیں یا نماز، روزے، قرآن، آذان کا مذاق اڑانا۔ یا نبی کریم علیہ السلام کے بعد کسی کو نبی ماننا یا صحابہ اکرام میں سے کسی کو بُرا بھلا کہنا بہت بڑا کفر ہے۔ بندہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ اگر شادی شدہ ہے تو عورت اس کے نکاح سے نکل جائے گی۔ اس گناہِ کبیرہ سے توبہ کرنا لازم و واجب ہے اور توبہ کرنے کے بعد اسی عورت سے نکاح کرسکتا ہے۔

مسئلہ: دکھ، درد، تکالیف کی وجہ سے موت مانگنا گناہِ کبیرہ ہے یا موت کی دعا کرنا، یا یہ

کہنا کہ رب مجھے تو بھول گیا، یا یہ کہنا کہ رب کی نظر مجھ پر نہیں پڑتی، یا یہ کہنا کہ عزرائیل کو میرا گھر نظر نہیں آتا، یہ تمام کلمات گمراہ کن ہیں۔ بے دینی کا راستہ ہیں اوران پر اعتقاد رکھنا کفر ہے۔

مسئلہ: اللہ تعالیٰ کو ''اوپر والا'' کہنا بھی کفر پر محمول ہے اوّل وجہ کہ یہ ہنود (ہندوؤں) کا طریقہ ہے اوراسلام غیر مسلموں کے طریق پر عمل کرنے سے منع کرتا ہے دوم وجہ کہ اوپر والا ایک جہت اور سمت کی طرف اشارہ ہے اوراللہ تعالیٰ جہتوں اور سمتوں سے پاک ہے۔ اس لئے ایسے کفریہ جملوں سے بچنا چاہئے۔ (فتویٰ) اسی طرح اللہ تعالیٰ کو ''اللہ میاں'' کہنا گناہ پر محمول ہے۔ کیونکہ میاں شوہر کے لئے بولا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ان تمام رشتوں سے بھی پاک ہے۔ خواتین اکثر یہ لفظ وردزبان رکھتی ہیں۔ ایسے لفظ کو چھوڑنا ضروری ولازم ہے۔ (فتویٰ)

مسئلہ: کسی کو ڈھیلی ڈھالی چال میں دیکھنا یا کسی کو بھولی بھالی، سیدھی سادھی عادت وفطرت والی عورت کو دیکھ کر کہنا کہ یہ اللہ کی گائے ہے (معاذ اللہ) یہ کبیرہ گناہ اور گمراہی ہے اور کسی جانور کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس طرح مخصوص کرنا جیسے کہ سواری ہو یہ کفر بلکہ شرک ہے۔ (فتویٰ)

کفریہ کلمات کا شرعی حکم: کفریہ کلمات کا مرتکب مرد یا عورت دائرہ ایمان سے خارج ہے۔ شادی شدہ ہو تو نکاح بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ ایسے شخص یا عورت پر توبہ لازم ہے۔ بعد توبہ کرنے کے کلمہ بھی پڑھے اور نکاح بھی دوبارہ پڑھیں اور ایسے نکاح ٹوٹنے پر عدت نہیں ہوتی۔ فقہائے اسلام نے ایسے شخص یا عورت کو مرتد قرار دیا ہے اور مرتد کی سزا یا تو قید ہے یا سزائے موت۔

(الاربعین) چہل احادیث

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ "اِنَّمَا الاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ" وَ اِنَّمَا لِکُلِّ امْرِیٍٔ مَّانَوٰی۔ (بخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کوفرماتے ہوئے سنا بے شک اعمال (کے ثواب) کادارومدار نیتوں پر ہےاور بلاشبہ ہر شخص کے لئے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی۔

۲۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوسَطُھَا

ترجمہ: نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا کہ تمام کاموں سے بہترین کام وہ جو میانہ روی سے ہو۔

۳۔ عَنْ مَالِکؒ اَنَّ معاذا بْنَ جَبَلَ قَالَ آخِرُ مَا اَوصَانِی بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ حِیْنَ وَ ضَعْتُ رِجْلِی فِی الغَرْزِ اَنْ قَالَ اَحْسِنُ خُلُقَکَ لِلنَّاسِ یَامَعَاذَ بْنَ جَبَلَ

ترجمہ: حضرت مالک فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ کہتے ہیں جب میں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا اور روانہ ہونے لگا تو پیارے نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے مجھے وصیت فرمائی اے معاذ لوگوں کے ساتھ اچھا اخلاق رکھنا۔ (موطا امام مالک)

۴۔ اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَیَّ اَحْسَنُکُمْ اَخْلَاقًا (بخاری شریف کتاب المناقب)

ترجمہ: کہ بے شک تم میں سے مجھے سب سے اچھا وہ لگتا ہے جس کے اخلاق بہت اچھے ہوں۔

۵۔ اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا (ترمذی شریف)

ترجمہ: کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا کہ ایمان والوں میں زیادہ کامل ایمان کے مالک وہ لوگ ہیں جو اخلاق میں زیادہ اچھے ہیں۔

۶۔سلام کرنے کے بارے: عَنْ اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ یَا بُنَیَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی اَھْلِكَ فَسَلِّمْ یَکُوْنُ بَرَکَۃً عَلَیْكَ وَ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِكَ (ترمذی)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سرکار دو عالم علیہ التحیہ والتسلیم نے فرمایا اے بیٹے جب بھی اپنے گھر والوں کے پاس آ ؤ تو انہیں سلام کرو۔ یہ تمہارے لئے اور تمہارے گھر والوں کے لئے باعث برکت ہوگا۔

اپنے پرائے سب مسلمانوں کو سلام کرو:

۷۔ تُقْرِئُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَ مَنْ لَّمْ تَعْرِفْ (مشکوۃ، بخاری، مسلم)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جسے جانتے ہو اسے اور جسے نہیں جانتے اسے بھی سلام کرو۔

نوٹ: خواتین صرف خواتین کو سلام کریں۔

آدمی کی مرتبہ کے مطابق عزت کرو:

۸۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ "اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَھُمْ"

(ابوداؤد)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کی ان کے مرتبہ و مقام کے مطابق عزت کرو۔

مقام انسانیت:

۹۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ مَاھَلَكَ اِمْرُءٌ عَرَفَ نَفْسَہٗ

ترجمہ: رسول اکرم علیہ السلام نے فرمایا جو شخص اپنے مقام کو پہچان جائے وہ ہلاک نہیں ہوگا۔

بسم اللہ کی فضیلت:

۱۰۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّ اللّٰہُ علیہ و سلم کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَمْ یُبْدأْ

بِسْمِ اللّٰهِ فَهُوَا بْتَرُوَ اَجْزَمُ

بسم اللہ شریف بھول جائے تو:

۱۱۔ فَاِنْ نَسِیَ فِی اَوَّلِہٖ فَلیقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّ لَهٗ وَ آخِرَهٗ (ترمذی)

ترجمہ: اگر کوئی شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یوں کہہ لے بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّ لَهٗ وَ آخِرَهٗ

کھانا کھانے کے آداب:

۱۲۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ لِعَمْرِ وَبْنِ سَلْمه سَمِّ اللّٰهَ وَ کُلْ بِیَمِیْنِكَ وَ کُلْ مِمَّا یَلِیْكَ (متفق علیہ)

ترجمہ: نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے عمرو بن ابی سلمہؓ سے فرمایا کہ بسم اللہ شریف پڑھ کر کھاؤ اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور جو سامنے ہو اُس میں سے کھاؤ۔

فضیلت علم:

۱۳۔ مَنْ خَرَجَ فِی طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَرْجِعَ

(مشکوۃ، کتاب العلم)

ترجمہ: جو شخص علم (دین) حاصل کرنے کے لئے نکلا وہ واپس لوٹنے تک اللہ کے راستے میں ہے۔

۱۴۔ اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ اِلَی اللَّحْدِ

ترجمہ: علم حاصل کرو آغوش سے لے کر قبر تک۔

۱۵۔ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ کَانَ کَفَّارَةٌ لِمَا مَضٰی (ترمذی، دارمی، مشکوۃ)

ترجمہ: جس شخص نے علم کو تلاش کیا تو یہ (تلاش) اس کے گذشتہ گناہوں کا کفارہ ہوگی۔

علم قرآن کا درجہ:

۱۶۔ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عَلَّمَهٗ (بخاری)

ترجمہ: سرکار دو عالم علیہ السلام نے فرمایا کہ تم میں بہترین وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور

(دوسروں کو) سکھائے۔

۱۷۔ اِقْرَءُ وا الْقُرْآنَ فَاِنَّهٗ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِّاَصْحَابِهٖ (مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ: کہ قرآن کی تلاوت کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرے گا۔

۱۸۔ اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِالْكِتَابِ اَقْوَامًا وَّ يَضَعُ بِهٖ آخَرِيْنَ (مسلم شریف)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن) کے ذریعے کچھ لوگوں کو سربلند کرے گا اور کچھ کو گرا دے گا۔

۱۹۔ تَعَلَّمُوا الفَرَآئِضَ وَالْقُرْآنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَاِنِّي مَقْبُوْضٌ (ترمذی، مشکوۃ)

ترجمہ: فرائض (علم میراث یا امور دینیہ فروریہ) اور قرآن کا علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ میں دنیا سے جانے والا ہوں۔

فضیلت اربعین:

۲۰۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَنْ حَفِظَ اُمَّتِيْ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا فِيْ اَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيْهًا وَ كُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَّ شَهِيْدًا (مشکوۃ)

ترجمہ: نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا کہ میری امت سے جس شخص نے احکام دین کی چالیس احادیث یاد کیں تو اللہ تعالیٰ اسے فقیہ (عالم دین) اٹھائے گا اور بروزِ قیامت میں اس کی (خصوصی) شفاعت اور گواہی دوں گا۔

علماء کی شان:

۲۱۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَكْرِمُوا الْعُلَمَآءَ فَاِنَّهُمْ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ

ترجمہ: حضور مکرم علیہ السلام نے فرمایا کہ علماء کی عزت کرو بے شک یہ انبیاء کے وارث ہیں۔ (علم کے وارث)

۲۲۔ اِتَّبِعُوا الْعُلَمَآءَ فَاِنَّهُمْ سُرُجُ الدُّنْيَا وَمَصَابِيْحُ الْآخِرَةِ (کنز العمال)

ترجمہ: حضور مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ علماء کی پیروی کرو کیونکہ یہ دنیا و آخرت کے چراغ ہیں۔

طہارت وعبادت:

۲۳۔ پاک رہنے کی فضیلت: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَان۔ (مسلم شریف)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ طہارت و پاکیزگی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

۲۴۔ مسواک کی فضیلت: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اَلسِّوَاکُ مَطْھَرَۃٌ لِلْفَمِ وَ مَرْضَاۃٌ لِلرَّبِّ

ترجمہ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک منہ صاف کرنے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا سبب ہے۔ (مسند احمد، بخاری، نسائی)

۲۵۔ جواب اذان اور بعد اذان درود شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اِذَاسَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّو عَلَیَّ۔ (مسلم شریف)

ترجمہ: نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب تم موذن کو (اذان کہتا) سنو تو تم بھی اسی کی مثل کہو پھر مجھ پر درود بھیجو۔

۲۶۔ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً فَتَحَ اللّٰہُ لَہٗ بَابًا مِّنَ الْعَافِیَۃِ

ترجمہ: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے لئے امن و عافیت کا دروازہ کھولتا ہے۔

مسلم اور کافر کے درمیان امتیاز نماز سے ہے:

۲۷۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الرَّجُلِ وَ بَیْنَ الشِّرْکِ وَالْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ (مسلم)

ترجمہ: مومن اور کافر کے درمیان امتیازی فرق نماز چھوڑنا ہے۔

۲۸۔ نماز کی اہمیت: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ الصَّلٰوۃُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّھُوْرُ (مشکوۃ۔ مسند احمد)

ترجمہ: حضور مکرم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جنت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی طہارت ہے۔

۲۹۔اولاد کو نماز سکھاؤ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مُرُوا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَآءُ عَشْرِ سِنِيْنَ (ابوداؤد، مسند احمد)

ترجمہ: کہ اپنے بچوں کو سات سال کے ہونے پر نماز سکھاؤ (پڑھنے کا حکم دو) اور دس سال کے ہو جائیں تو (نہ پڑھنے پر) انہیں مارو۔ (شدت سے حکم دو)

حکم رسول کی اتباع کرو اور اختلافِ انبیاء سے بچو:

۳۰۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ "مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوْهُ، وَمَا اَمَرْتُكُمْ بِهٖ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَاِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: رسول مکرم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہیں جس بات سے روکا اس سے باز رہو اور جس بات کا میں نے تمہیں حکم دیا اسے حسبِ طاقت بجا لاؤ۔ بے شک تم سے پہلے لوگوں کو انبیاء اکرام سے بکثرت سوال اور ان سے اختلاف نے ہلاک کر دیا۔ (بخاری و مسلم)

اللہ کی بارگاہ میں پاک چیزیں پیش کرو:

۳۱۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ "اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا" (مسلم شریف)

ترجمہ: سرکار دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک (چیزیں) ہی قبول فرماتا ہے۔

مقام تقویٰ کہ مشکوک اشیاء سے پرہیز:

۳۲۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ "دَعْ مَايَرِيْبُكَ اِلٰى مَالَا يَرِيْبُكَ

(ترمذی و نسائی)

ترجمہ: نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا کہ جو چیز تمہیں شک میں ڈالے اسے چھوڑ کر اس چیز کو اختیار کرو جو شک میں نہ ڈالے۔

نیکی اور بدی کی پہچان:

۳۳۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ "اَلبِرُّ حُسْنُ الْخُلْقِ وَالْاِثْمُ مَاجَاكَ فِی نَفْسِكَ وَ كَرِهْتَ اَنْ یُّطَّلِعَ عَلَیْهِ النَّاسُ (مسلم شریف)

ترجمہ: نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا کہ نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تجھے اس پر لوگوں کو مطلع ہونا ناپسند ہو۔

نہ تکلیف دو نہ تکلیف لو:

۳۴۔ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ "لَاضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ"

(ماجہ، دار قطنی، موطا مالک)

ترجمہ: نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا نہ خود نقصان اٹھاؤ اور نہ (دوسروں کو) نقصان پہنچاؤ۔

حسب طاقت برائی روکو:

۳۵۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ "مَنْ رَأی مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْیُغَیِّرْهُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰالِكَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ۔

(مسلم شریف)

ترجمہ: حضور مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص برائی دیکھے اسے چاہئے کہ اس کو ہاتھ سے بدل دے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے (بدلے) اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو دل سے (برا جانے) اور یہ ایمان کا نہایت کمزور درجہ ہے۔

لوگوں کے راز چھپانا:

۳۶۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ وَ مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ (مسلم شریف)

ترجمہ: نبی محترم شافع محشر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیاوآخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

پسندیدہ عمل:

۳۷۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ "اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ اَدْوَمَھَا وَاِنْ قُلَّ (متفق علیہ)

ترجمہ: نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کی بارگاہ میں محبوب عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو۔

دو کمزور چیزیں:

۳۸۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ "اِتَّقُوا اللّٰہَ فِی الْضَّعِیْفَیْنِ الْمَمْلُوْکُ وَالْمَرْأَۃُ

ترجمہ: حضور مکرم علیہ السلام نے فرمایا کہ دو کمزوروں کے بارے اللہ سے ڈرو (ایک) غلام اور (دوسری) عورت۔

نیک بیوی نعمت ہے:

۳۹۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّم "اَلدُّنْیَا مَتَاعٌ وَ خَیْرُ الْمَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْأَۃُ الصَّالِحَۃُ (مسلم شریف)

ترجمہ: نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا کہ دنیا ایک سامانِ (نفع) ہے اور دنیا کا بہترین نفع نیک بیوی ہے۔

صلہ رحمی:

۴۰۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ "لَا یَرْحَمُہُ اللّٰہُ مَنْ لَّا یَرْحَمُ النَّاسَ

(مسلم، ترمذی، مسند احمد)

ترجمہ: نبی کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔